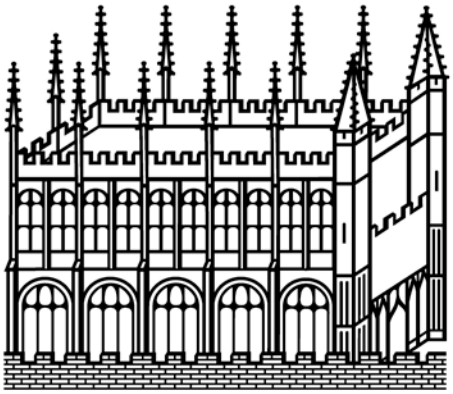


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

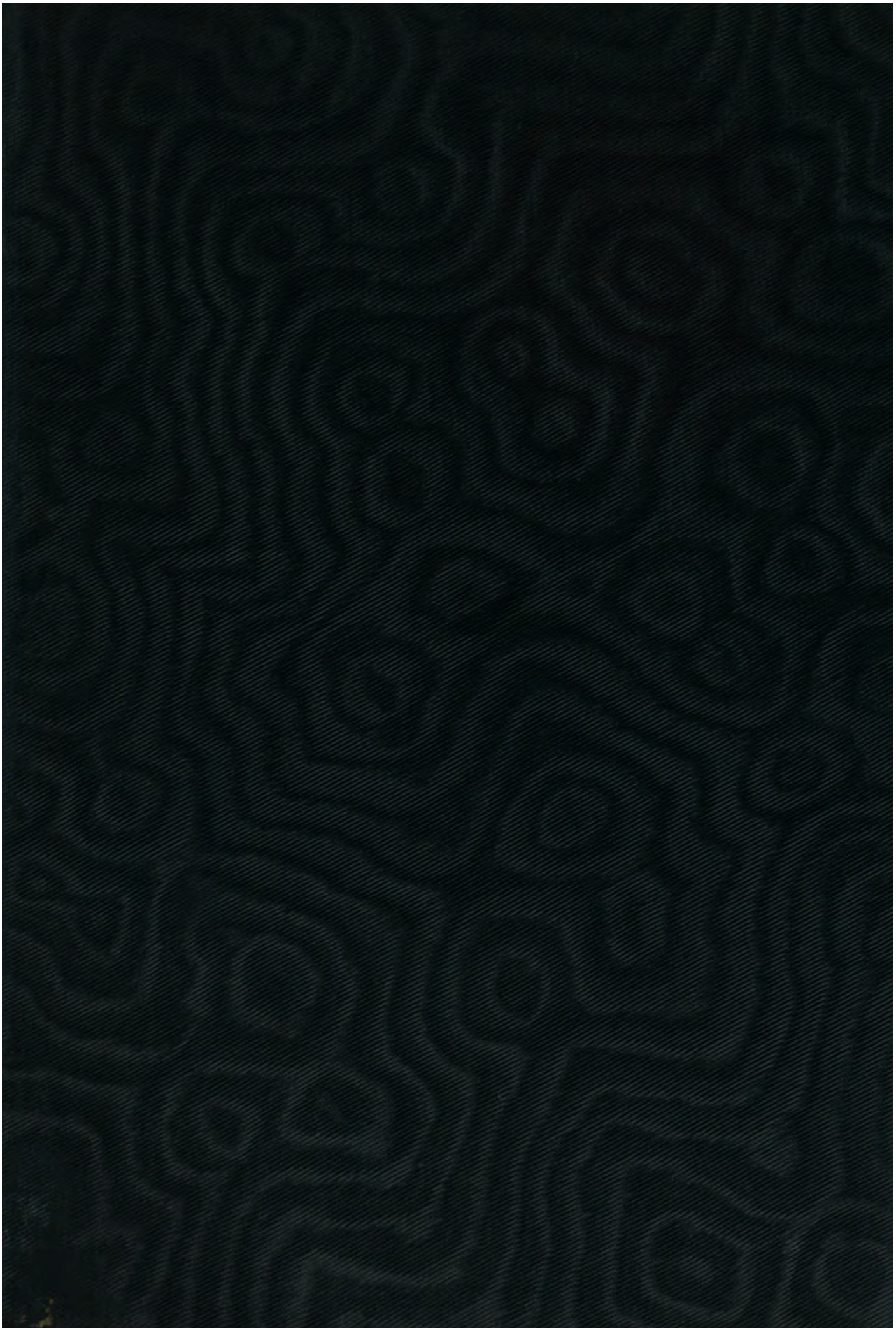
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

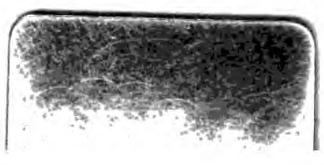
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







نوطرز مرصع قصہ چار درویش اردو میں مسجع لکھا ہے
بستان حکمت ترجمہ انوار سہیلی کا مشہور مولفہ حضرت گویا
ابجاد رنگین — یہ کتاب مجموعہ حکایات دلنشین
بطور پند ہے —
قصہ سیاہ پوش — مطبوعہ مطبع اسدی —
قصۂ قاضی جونپور دل لگی کا قصہ ہے مقابلہ عقل وحمق کا
فسانہ معقول — مصنفہ مولوی سید
غلام حیدر خانصاحب بہادر —
آئینۂ عقول یعنے قصہ قاسم و ہاشم و روح افزا
زوجہ و فرزند خلیفہ بغداد مصنفہ سید غلام حیدر خانصاحب بہادر
قصۂ سورجپور ایک زمیندار کا فسانہ —
طلسم حیرت — جواب فسانہ عجائب نہایت عمدہ نثر ہے
جادۂ تسخیر — از نواب محمد حیدر علیخان بہادر کاغذ سفید
ایضاً — حنائی —
نورتن فسانہ مشہور تصنیف محمد بخش صاحب مہجور —
قصہ اگر گل — مشہور فسانہ ہے —
سیر مقبول — تصنیف مولوی غلام حیدر خانصاحب
اکسٹرا اسسٹنٹ اودھ —
قصہ گوپی چند بھرتھری — مشہور قصہ ہے —
قصہ مجمعہ بادشاہ — مشہور قصہ
جوگن نامہ تصنیف میاں باطن صاحب اکبرآبادی —
قصہ مقتول جفا — معروف باسم تاریخی
فسانۂ غم آمود —
الف لیلہ نظم پہلی جلد تصنیف مرزا اصغر علی خان نسیم
دہلوی ہے اور دوسری اور تیسری جلد منشی ہلوطا رام شایان
کی تصنیف اور چوتھی تا دسویں جلد کی ہر ایک کا رنگ مضمون علیحدہ
پدماوت بھاکھا از تصنیف شاہ ملک محمد جائسی —
پدماوت بھاکھا ترجمہ یہ ترجمہ منشی احمد علی
مرحوم مطبوعہ مطبع شعلہ طور کانپور —
پدماوت — مولوی قاسم علی صاحب بدایونی
نے بھاکھای پدماوت کو شعر بشعہ دوہرہ
بہ دوہرہ نظم فرمایا ہے —

پدماوت نظم مشہور تصنیف عبرت وعشرت —
گلزار نسیم — گویا شنکر نسیم لکھنوی کی
تصنیف سے یادگار ہے —
فسانہ عجائب منظوم —
نلدمن راجہ نل اوردمن کا قصہ منظوم —
ہدیۂ انتظار منظوم از مولوی ممتاز علی صاحب سندیلوی
مجموعہ چہے نامہ و بلی نامہ مشہور قصہ با تصویر —
مثنوی میر حسن — مشہور ہے —
زلیخا اردو تصنیف متخلص بہ فگار ہے مشہور ہے —
شیرین خسرو نظم با تصویر تصنیف منشی گوبند پرشاد صاحب بنصا
بنجارہ نامہ — تصنیفات نظیر ہے —
سراپائے پیری — از منشی ناصر علی صاحب بلگرامی —
لیلی مجنون اردو تصنیف میر تقی مرحوم ہوس تخلص —
بہار دانش منظوم تصنیف طپش —
قصہ سیاہی زادہ — با تصویر —
قصۂ سوداگر بچہ — المعروف بہ بحر دانش
ایک سوداگر بچہ کا قصہ ہے —
شاہنامۂ اردو نظم تصنیف منشی نہالچند —
قصہ سوداگر بچہ —
سنگھاسن بتیسی نظم رنگین لال چمن —
طلسم شایان یعنے داستان امیر حمزہ منظوم —
قصہ شاہ روم مطبوعہ مطبع علوی منظوم —
قصۂ شاہ روم منظوم مشہور قصہ —
قصہ ماہی گیر منظوم —
قصہ شیخ منصور منظوم —
مثنوی ابر کرم — فسانۂ دلچسپ —
مجموعہ قاصد نامہ — ہفت کتاب —
بکٹ کہانی تصنیف مولوی الٰہی بخش بطور بارہ ماسہ
مخبر ہمت — تصنیف منشی جے گوپال
متخلص بہ تاثر مطبوعہ مطبع ثمر ہند
سراپائے تصویر غم تصنیف حکیم
اشرف علیصاحب تخلص بہ تسلی

INDIAN INSTITUTE

بھگت مال - منشی تلسی رام صاحب کی تصنیف ہے
آئینہ مذہب ہنود ازلالہ جے دیال سنگھ -
کایست دھرم درپن - یہ کتاب نہایت عمدہ
قوم کایست کی تاریخی حالات کے بیان مین منشی
نوبت رائے صاحب تحصیلدار فتحپور نے تصنیف کی ہے -
اردو اشٹا بکر یہ کتاب جوگ بشسٹھ وغیرہ اکثر کتب
تصوف کے مشابہ از منشی گیول کشن صاحب متوفی -
سکھ ساگر مشتمل ترجمہ سریمت بھاگوت بارہوان اسکندھ کا بخط فارسی
پریم ساگر بخط ناگری دارد و کالم
پریم سماج حصہ اول آزاد و برہم سماج عقائد قوم بنگالی
ایضاً حصہ دوم -
مسمن ستو ترمع ٹیکا - بخط ناگری دارد و کالم
مین یہ مذہب ہنود کی نادر کتاب طرز جدید سے چھپی ہے

ترجمہ دیبی بھاگوت - یہ ترجمہ دیبی بھاگوت کا
اردو زبان مین بہت نادر جدید طبع ہوا ہے مترجم پنڈت
پیارے لال صاحب -
سریمت بھاگوت اردو ٹیکا ست از لالہ گنپت رائے صاحب
مطبوعہ مطبع لاہور
گیان ساگر تصنیف منشی گردھاری لال صاحب متصوف مین -
گیا مہاتم اردو اسکے مترجم منشی الہی صاحب
پریم ساگر بخط فارسی وسم اسکندھ سریمت بھاگوت کا ترجمہ
شیو پران اردو کلان مصنفہ شیو سنگھ -
ترجمہ سکنتلا ناٹک - کالی داس شاعر
کی تصنیف ہے منشی کاظم علی نے بھاکھا سے
اردو مین ترجمہ کیا ہے -

کتب قصہ جات نثر و نظم اردو

الف لیلہ نثر مرتبہ منشی بلورام شایان جس مین
ایک ہزار ایک رات ہے -
سروش سخن جواب فسانہ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی
باغ و بہار - معروف قصہ چار درویش تصنیف
میر امن دہلوی مرحوم -
فسانہ عجائب نثر از مرزا رجب علی بیگ سرور بالتصویر
فسانہ عجائب نثر - بالتصویر کاغذ عمدہ -
فسانہ عجائب نثر - بغیر تصویر کاغذ فاختہ -
مجموعۂ قصص - سودا گر بچہ وغیرہ -
قصۂ ماہی گیر وغیرہ پانچ قصہ -
طلسم فصاحت فسانہ مرغوب - مصنفہ
مولوی محمد حسین صاحب جاہ -
سہیل یمن قصہ ہے تصنیف مولوی فیع الدین صاحب وکیل
وقائع راجکمار - ایک فسانہ ہے مرآیا ہوش
زادہ طبع پر جوش کنور جگت سنگھ خلف الصدق
مہاراجہ مان سنگھ کے حالات مین -
سنگھاسن بتیسی - نثر راجہ بھوج کے قصے بالتصویر
شبستان عاشقی - قصہ ہیجڑا نثر اردو زبان

بنگالہ بزبان اردو ترجمہ -
بیتال پچیسی نثر راجہ بکرم کے حالات جلد زری مع تصاویر
سچی بہادری - مصنف و مترجم جناب
راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر -
الف لیلہ نثر - ہر چہار جلد مصطفائی کاغذ گنجہ و سفید
ایضاً - کاغذ خانی -
ایضاً - کاغذ سفید رحمی -
گل بکاؤلی - نثر نہالچند شاہجہان آبادی -
طوطا کہانی تصنیف سید حیدر حسین قصہ نہایت دلچسپ
قصہ گل و صنوبر - تصنیف ہم چند -
آرایش محفل - قصہ حاتم طائی -
آرایش محفل - بالتصویر -
داستان امیر حمزہ - نہایت عمدہ زبان
مین بالتصویرات ہے -
گلزار ابراہیم - حضرت ابراہیم ادہم کا قصہ
چشمۂ شیرین - فرہاد و شیرین کا دلچسپ قصہ -
برکالۂ آتش - نادر قصہ ہے تصنیف طوطا رام
متوسلے شایان کا -

خاتمۃ الطبع

پریمیشر کی دیا اور بھگوان کی امداد سے اندرون رسالہ مفید و نافع بانظم دلکش اردو زبان مذہبی اہل ہند نہایت سودمند صاف
مذاق و ہنرمسمی بہ پریم ساگر مصنفہ سخنور خوش خیال ناظم عدیم المثال منشی شنکر دیال صاحب فرحت تخلص بار دوم
مقام کانپور سرسیا گھاٹ مطبع کرمی منشی نولکشور میں بماہ مارچ ۱۸۷۵ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ ہجری
زیور طبع سے آراستہ ہو کر جلوہ نمائے عالم ہوا



پہلا الغرض تخل پر مردہ وہ | شکم سی گرا بچہ مردہ وہ | قضا سی جوار جن کے لا علاج | گئی پیش شا ہنشہ دہر راج
تہ وان جب رد عا پائی وہ | پشیمان وہی دوارکا آئی وہ | وہان آکی انبار ہنر کیا | پی سوخت عزم مصمم کیا
سری کرشن جی ہاتہ مین لیکے ہاتہ | سوی شرق خود لیگئی اپنے ساتہ | گئی دونون اک درہ کوہ مین | چمک آئی ہر ذرہ کوہ مین
اندہیرا انتہا اوس راستی مین تمام | ہوئی محو حیرت وہ عالی مقام | بحکم سری کرشن اہل وفا | سو در شن ہوا رہبر و رہنما
اندہیرا وہ یون چہٹگیا بر محل | ہوا سی بہٹی جیسی ہل کا دل | یکایک سمندر کیی سات طے | ہوئی سب وہ راہ پر آفات طے
سر تیس جے پر جو تہا تخت زر | وہان بہی سری بشن جلوہ گر | ادب سے سر بندگی کر کے خم | کہڑی ہو رہی دونون عالی ہم

سری کرشن جیکا مع راجہ ارجن کی پاتال مین بسن جی کی پاس آنا اونکا اڑ کو نکو منگوا دینا



ندا آئی صد آفرین آفرین | عدو کر دئی ہنی زیر زمین | براہ کرم پہیر وہ بخشی سب | چلی ارجن و کرشن والا گہر

اوہیای نوتمی بیان اولادتہی کرشن چند کا اونکا تمامہ

دئی برہمن کو وہ نقد مراد | رہی دوارکا مین بصد کر و فر | سدا جود و انصاف ہی کام تہا | کیا اوسکو ہمت بلندی نے شاد
لکہا ہی کہ تہی کرشن والا گہر | تولد ہوئی اونکی دس دس پسر | بہم خلق کو نق آرام تہا
پہلٹن ہوئین سب نوعروسان ہنر | بہ کثرت پسر ہر پسر سی ہوئے | گل و برگ و شاخ و شجر سی ہوئے
بہت بہر تعلیم علم نجوم | مقرر تہی اوستاد اہل علوم | بیان کس سی ہو سکتو نکا شمار | کہ تہی سہ کرور اولہا سی ہزار
ہوئی فضل سی یہ پوتی تمام | بخوبی ملا درجۂ اختتام | یہ سب ترجمہ پریم ساگر کا ہی
مقام اسمین کوئی نہ شکن کا ہی | بیان ہے جو شی وارکا نک کا ہی | اگر ذوق و لسی سنی یا سنا | درست نقد مطالب کو پا ہی
رہی ہی تمنای شنکر دیال | رہون گلشن دہان مین بنہال | رہی ہر نفس مجکو یاد ہری | پہلی گلشن اعتقاد ہرے
سخن گار ہی حمد پر خاتمہ | تاریخ طبع زاد مترجم | زبان پر ہو لفظ شیوای آتمہ
یہ پوتی ہی اک تحفۂ بی نظیر | نہ ہو کسطرح دل پسند عوام | دل شاد ہی تم یہ فرحت کہو | ہی پوتی عجب چشمۂ فیض عام

تمام شد

۶۱۸۶۲

چلا بہر طاعت جو وہ بد صفات ۔۔۔ ملی راہ مین نارد نیکذات ۔۔۔ کہا کسکی خدمتگزاری کرون ۔۔۔ بہم رتبہ شہریاری کرون

کہا شیو کی پوجا بہت خوب ہے ۔۔۔ یہی اہل دانش کو مرغوب ہے ۔۔۔ یہ سنکی گیا مثل گل بہول وہ ۔۔۔ ہوا طاعت شب مین مشغول وہ

ہوا ایسا راغب وہ شوریدہ سر ۔۔۔ چڑھانی لگا اپنی سر کاٹ کر ۔۔۔ سدا شیو نی درشن نی ہوئی شاد ۔۔۔ کہا مانگ لی ہمسی نقد مراد

جو شنکل سری گور آئی نظر ۔۔۔ کیا دلمین درد محبت نی گھر ۔۔۔ لگا کہنے تب آہ سرد ناک ۔۔۔ رکھون ہاتھ جسمین ہو جلکی خاک

دعائی اجابت نے آغوش مین ۔۔۔ وہ دریا صفت آگیا جوش مین ۔۔۔ چلا سایہ سان شیو کی دہنا ل وہ ۔۔۔ بلا سا ہوا عائد حال وہ

جناب سدا شیو ہوی بدحواس ۔۔۔ گئی ہانسی سکیتہ مین ہر کی پاس ۔۔۔ نئی بشن جی صورت برہمن ۔۔۔ ہوئی آگی اسسے گرم سخن

حذر کیجیی شیو کی نیرنگ سے ۔۔۔ وہ المست ہین نشہ ننگ سے ۔۔۔ نہین قول و اقرار کا کچہ قرار ۔۔۔ سخن کو نہین پایہ اعتبار

یونہین سب ہی مہربان ہونہین ۔۔۔ کہ ہی عادت ان ترانی اونہین ۔۔۔ عبث تم نہ سر گشتہ ہو اونکی شان ۔۔۔ جو باور نہو خود درکھو سر بہ ثان

ہوا وہ سر آیمہ و منتشر ۔۔۔ رکھا ہاتھ خود اوسنی بالا سر ۔۔۔ جلا سر بسر مثل خاشاک وہ ۔۔۔ زمین پر ہوا تو دہ خاک وہ

گئی بشن جی پھر سدا شیو کے پاس ۔۔۔ گہٹا خوف مفسد ہٹا سب حواس

ادہیای نوسی بیان آزمانیتن نیونون دیوتون کا

قضا را لب سرستی ایک روز ۔۔۔ رکھیشر ہوی آگی رونق فروز ۔۔۔ کہا بشن جی برہما دیو ہین ۔۔۔ نگر کون ذی عقل ذی یو ہین

سری بہرگ جی عالم و نکتہ دان ۔۔۔ گئی سوی برہما بی امتحان ۔۔۔ ادب سے نہ کی بیشت آداب خم ۔۔۔ گئی فرش رکابر پر جا کی جم

ہوا دلمین برہما کی جوش غضب ۔۔۔ گئی بہرگ جی سوی کیلاس تب ۔۔۔ برای بغلگیری میمان ۔۔۔ اوٹہی خود سدا شیو بصد شان

مگر مہنکی شی بہرگ شی تہم گئی ۔۔۔ سر مست خاص پر جم گئے ۔۔۔ ہوا دل مین شیمبو کی جوش غضب ۔۔۔ اوٹہی لیکی ترسول صد تعب

گئی بہروہ بیکنٹہ مین ہر کی پاس ۔۔۔ جہان بشن تی لچھمین جی کی باس ۔۔۔ جڑی لات اک سینہ بشن پر ۔۔۔ دل مہر گنجینہ بشن پر

بصد لطف پیش آئی بہرو نکی نار ۔۔۔ لگی پانون ملنی وہ مل ملکی ہاتہ ۔۔۔ کہا جسم سنگین سی ہی محکوم کا ۔۔۔ ہوا باعث صدمہ پا بزم کا

کہلی جبکہ کیفیت امتحان ۔۔۔ بہری تب سری بہرگ جی شادمان ۔۔۔ رکہو نسی کہا سب سے اعلی ہین بشن ۔۔۔ سدا شیو ہین بالا دو بالا ہین

برہمہ سی دوارکا مین تہا ایک ۔۔۔ نکو کار دانشور و مرد نیک ۔۔۔ کہلا اوسکی گہر غنچہ آرزو ۔۔۔ مگر صاف کمہلا گیا دیکہی بو

چلا وہ سوی درگہہ اوگر سین ۔۔۔ گیا پیش شاہنشہہ اوگر سین ۔۔۔ کہا نیت شہ مین ہی کچہ فتور ۔۔۔ سدا ہی مئی خود پرستی ہی چور

سراسر ہی خواہش بحر گناہ ۔۔۔ نہین جسکو اپنی عزت کی چاہ ۔۔۔ جو اس شہر مین کاش ہتانہ ہین ۔۔۔ تو یون صدمہ در پیش ہتانہ ہین

درشنہ پہ لاشہ کو رکہہ کر گیا ۔۔۔ گیا گہر کو بیزار و مضطر گیا ۔۔۔ اسی شکل سی اپنی طفلان ہٹہ ۔۔۔ در شاہ پر رکہہ گیا بیقرار

گیا ایکدن پیش بلدیو دہیر ۔۔۔ لگا کہنے رو رو کی با چشم تر ۔۔۔ نہین کوئی اس شہر مین ایسا ہای ۔۔۔ وہان اجل سی پسر کو بچای

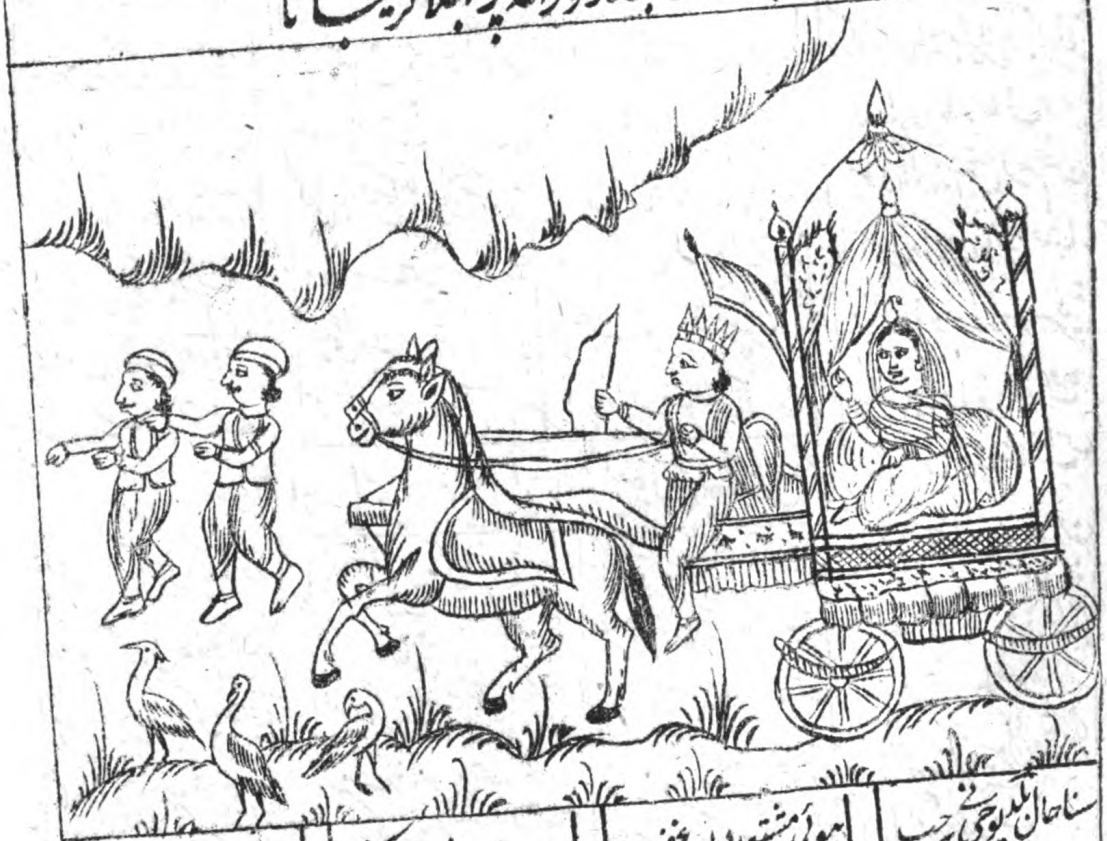
ارا کین ہوی سنکی خامون ست ۔۔۔ لگی کہنے ارجن بصد جوش تب ۔۔۔ عیان ہو جو آثار بار نہم ۔۔۔ تو مجہکو خبر کیجیو آکے تم

ترے گہر یہ مین سر کی بل جاؤنگا ۔۔۔ جلاؤن نہ اونکو تو جل جاؤنگا ۔۔۔ نوین بار دی اوسنی اگر خبر ۔۔۔ تو ارجن وسیدم گئی اوسکے گہر

مکان اوسکا تیرونسی جہیا تمام ۔۔۔ ہوا ایہ رحمت کا سایہ نمام ۔۔۔ مسلح ہوئی خود وہ مردانہ وار ۔۔۔ ہوا کشمکش سی نیارا تی تہی بار

حیوانا گھان دن جنیوات کا | تو موقع یہ ہانہ آگیا گھات کا | ہرال بہر طاعت چلا سر کی بل | سو بھدرا بھی گھر سی گین برجل
ہوئی دفعتہً ارجن آگر دوچار | ہوا ہوگئی رتھہ پہ کرکی سوار

ارجن کا سوبھدرا کو رتھہ پر بٹھلا کر لیجانا



سنا حال بلدیو جی نے جب | ہوئی مشتعل دل مین غضب | ہوا تہا جو یہ شیوہ سرکشی | کیا عزم بالجزم لشکر کشی
ہوئی جب سر پر کرشن چکیو خبر | تو سمجھا بجھا کر کیا رفع شر | گئی سوی بٹھلا یر اکدن جو بہر | جلو مین چلی دیوتا سر بسر
وہان ای بہو بہن ستا دی اعتقاد | گئی اوسکی گھر پر وہ عالی نژاد | بصد لطف عاجز نوازی دای | عطا ہونی کی سرفرازی دای

ادہیای ستاسی بیان بیدستی چارون بید کا

پرتی تہپ نے پوچہا کہ دی دلنواز | بیان کیجیی مجہ پہ جی کا راز | بہلا بید چارون جو ہین مشتہر | بیان کب کرتی ہین اوصاف ہر
کہا آفرین ای فہنیکذات | یہی ہر ہری نارد نی پوچہی بات | کہا خلق ہوتی ہی جب کرد بر | فقط ذات اقدس وہ رہتی ہی فرد
او سیدم وہ نارائن لا جواب | بصد لطف ہوی ہین گر خواب | وہین ہو کی بید اونکی دم بدم | ادا کرتی ہین سر سی داب سجود
کہ ای آفرینندہ پروردگار | شتاب اپنی خلقت کرو آشکار | تر و تازہ گلزار ہستی ہو پھر | وہی طرز وحدت پر ہستی ہو پھر

ادہیای اٹہاسی بیان کاسر رجیس کا

یہ کہتی ہین سنکید یو وحدت گزین | تفاوت سری کرشن و شیو مین نہین | ہم دونون مطلوب طالب ہین | حقیقت مین اکجان دو قالب ہین
ہی جلوہ آرا ہر اک دل مین ہین | معا من ہم وقت مشکل مین ہین | اکاسر تہا فرزند کشتب کوئی | ہوا ہر دو جادہ بنکوئے

ہوئیں یوں جو مستفسر حال وہ | کہا کرشن جی نی احوال وہ | یونہین باری باری سبی صدر سے | ہر اک نی کہی سرگذشت اپنی

ادھیائی چوراسی جگ کرنا بسدیو جی کا

حضور شہنشاہ عالی مقام | سر کرشن تہی رونق بزم عام | رکھا اور دیوتا جملہ آئی وہان | گئی دیو تشریف لائے وہان
ملی سب سے نسی کرشن والا تبار | بٹھالا سر مسند زرنگار | ادب سی جو کی منت نے قیاس | تو نارد نی کہو لی زبان سپاس
کہا تم ہو سرمایہ بر تر سے | گنا ہو نسی ہی ذات اقدس تمہارے | کسی نی کوئی بات پائی نہین | کمند خرد کی رسائی نہین
جو بحر دوئی کی کنارے ہوئے | وہی تمہاری گردون کے تارے ہوئے | لگی کہنے بسدیو عالی جناب | بتادو کوئی شکل رفع عذاب
کہا جگ سی بہتر نہین کوئی شے | کہ ہو جادہ راستی جس سے طے | فقط وان تہی ارشاد نارد کی پر | سر انجام جگ ہو گیا آکی دہر
ہوئی مستعد جب وہ عالی مقام | رکھیشر ہوئی در پی انصرام | دیی جبکہ آہٹ مچا شور و غل | برسنی لگی باغ گردن سی گل
ہوئی رشک گردون وہ دلتسار | خوشی سی اگین ناچنی اپسرا | ہوا جبکہ انجام کار طرب | ہوئی دیوتا شہ سی رخصت طلب
روانہ ہوئی گوال ہمراہ نند | سوے دوارکا آئی شی کرشن چند

ادھیائی پچاسی ۸۵ سی جا کرشن کا پانڈیون اور لانا جیہ بھائیون کو

کسید سر کرشن اہل کرم | گئی پیش بسدیو عالی ہمم | ہوا دفعۃً قول نارد جو یاد | کھڑی ہو گئی وہ بصد اعتقاد
کہا رتبہ جیہ بھائی ملے | یم معصیت سی رہائی ملے | ہوائی ہوا و ہوس جیتون | بس اس مہر الفت کے بس ہو چکے ہون
لگی کہنے شی کرشن عالی صفات | بزرگون کو زیبا نہین ایسی بات | خیال آ یکا کس طرف آج ہے | یہ کیسا گمان ایسا مہا راج ہے
درون محل پہر گئی بانکی یاس | کہا دیو کی نی بصد درد و یاس | اونہین کی تمنا ہی ہر دم مجھے | جہانین جیہ بیٹونکا ہی غم مجھے
سنا جبکہ یہ قصہ جان گزا | گئی کرشن جی سوی تخت اشر | مہاراجہ بل وشی سر کی بل | گئی پیش کش تحفہ بی بدل
کہا ہر نی لادو وہ طفل مریض | کھلی تہی جو گل باغ عالم کی بیچ | گئی سوی پرچابت اکروزہ | ہنسی بی محل کچھ دل افروزہ
کہا اوسنی تم رکھسین جا کی ہو | اسیر ہوا و ہوس جا کے ہو | ملا قصر ہر ناکچہ مین بہر وجود | ہوئی خانہ دیو کی مین نمود
مگر کنس نے مار ڈالا اونہین | سمجھ کر بلا سر سی ٹالا اونہین | دئی راجہ بل نی فرزندوہ | سوی دوارکا آئی خورسندوہ
دئی نادر مہربان کو پسر | عروس طرب نے کیا دلمین گھر

ادھیائی چھیاسی ۸۶ سی آنا ارجن کا اور لیجانا سوبھدرا کو

سوبھدرا سنی کہ خواہر کرشن چند | نکو کا روذی عصمت و ارجمند | وہ ارجن جو تہی صناع وجاہ | ہوئی اونکو اوس بحر عصمت کی چاہ
ہوئی بحر غم سی دلش وہ | گئی دوارکا بنکی در و لیش وہ | ہوئی معتقد بندہ خاص عام | لگا رہنی شام و سحر از دحام
کسی نی بسدیو والا گھر | دی دعوت ارجن کو لی آئی گھر | سوبھدرا نظر آگئین نا گہان | اوڑا طائر صبر و آرام جان

بھگت مال - منشی تلسی رام صاحب کی تصنیف ہے
آئینہ مذہب ہنود ازالہ جے دیال سنگھ -
کایست دھرم درپن - یہ کتاب نہایت عمدہ
قوم کایست کی تاریخی حالات کے بیان میں منشی
نوبت رائے صاحب تعلقدار فتحپور نے تصنیف کی ہے -
اردو اشٹامگر یہ کتاب چوک بشمبھر وغیرہ اکثر کتب
تصوف کے مشابہ از منشی کیول کشن صاحب متوفی -
سکھ ساگر مشتمل بر ترجمہ سریمت بھاگوت بارہوان اسکندھ کا بخط فارسی
پریم ساگر حصہ اول از اردو بریم ساگر عقائد قوم بنگالی
ایضاً حصہ دوم -
مہسن استوتر مع ٹیکا - بخط ناگری دار اردو و کالم
مین یہ مذہب ہنود کی نادر کتاب طرز جدید سے چھپی ہے

ترجمہ دیبی بھاگوت - یہ ترجمہ دیبی بھاگوت کا
اردو زبان مین بہت نادر جدید طبع ہوا ہے مترجم پنڈت
پیارے لال صاحب -
سریمت بھاگوت اردو ٹیکا ست ازالہ گمپت رائے صاحب
مطبوعہ مطبع لاہور
گیان ساگر تصنیف منشی گردھاری لال صاحب متصوف مین -
گیا مہاتم اردو اسکے مترجم منشی الہی صاحب
پریم ساگر بخط فارسی مسلم اسکندھ سریمت بھاگوت کا ترجمہ
شیو پران اردو کلان مصنفہ شیو سنگھ -
ترجمہ سکنتلا ناٹک - کالی داس شاعر
کی تصنیف ہے منشی کاظم علی نے بھاکھا سے
اردو مین ترجمہ کیا ہے -

کتب قصہ جات نثر و نظم اردو

الف لیلہ نثر مرتبہ منشی ہلورام شایان جس مین
ایک ہزار ایک رات ہے -
سبروش سخن بجواب فسانہ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی
باغ و بہار - معروف قصہ چار درویش تصنیف
میر امن دہلوی مرحوم -
فسانہ عجائب نثر از مرزا رجب علی بیگ سرور بالتصویر
فسانہ عجائب نثر - بالتصویر کاغذ عمدہ -
فسانہ عجائب نثر - بغیر تصویر کاغذ فاختہ -
مجموعہ قصص - سودا گر بچہ وغیرہ -
قصہ ماہی گیر وغیرہ پانچ قصہ -
طلسم فصاحت فسانہ مرغوب - مصنفہ
مولوی محمد حسین صاحب جاہ -
سہیل یمن قصہ ہے تصنیف مولوی فیاض الدین صاحب وکیل
وقائع راجکمار - ایک فسانہ ہے سراپا ہوش
زادہ طبع پرجوش کنور جگت سنگھ خلف الصدق
مہاراجہ مان سنگھ کے حالات مین -
سنگھاسن بتیسی - نثر راجہ بھوج کے قصہ بالتصویر
شبستان عاشقی - قصہ ہیہاتا از زبان

بنگالہ بزبان اردو ترجمہ -
بیتال پچیسی نثر راجہ بکرم کے حالات جلد دوم مع تصاویر
پچی بہادری - مصنف و مترجم جناب
راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر -
الف لیلہ نثر - ہر چہار جلد مصطفائی کاغذ گلدستہ سفید
ایضاً - کاغذ خانی -
ایضاً - کاغذ سفید رحمی -
گل بکاولی - نثر نہالچند شاہجہان آبادی -
طوطا کہانی تصنیف سید حیدر حسین قصہ نہایت دلچسپ
قصہ گل و صنوبر - تصنیف ہم چند -
آرایش محفل - قصہ حاتم طائی -
آرایش محفل - بالتصویر -
داستان امیر حمزہ - نہایت عمدہ زبان
مین بالتصویرات ہے -
گلزار ابراہیم - حضرت ابراہیم ادہم کا قصہ
چشمہ شیرین - فرہاد و شیرین کا دلچسپ قصہ -
پرکالہ آتش - نادر قصہ ہے تصنیف طوطا رام
متوسلے شایان کا -

خاتمۃ الطبع

پریمیشر کی دیا اور بھگوان کی امداد سے اندنون رسالہ مفید و نافع بانظم دلکش اردو زبان مذہبی اہل ہند نہایت سود مند صاحب
مذاق و ہنر مسمی بہ پریم ساگر مصنفہ سخنور خوش خیال ناظم عدیم المثال منشی شنکر دیال صاحب فرحت تخلص باردوم
مقام کانپور سرسیا گھاٹ مطبع گرمی منشی نولکشور میں بماہ مارچ ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۶ ہجری
زیور طبع سے آراستہ ہو کر جلوہ نمائے عالم ہوا



پہلا الغرض محل پر مردہ وہ | شکم سی گرا بچہ مردہ وہ | قضا سی جوار جن کی لا علاج | گئی پیش شا ہنشہ دہر راج
نہ وان جب درد عا پائی وہ | پشیمان وی دوارکا آئی وہ | وہان آگی انبار ہر ہر کیا | پی سوخت عزم مصمم کیا
سری کرشن جی ہاتہ مین لیکے ناتہ | سوی شرق خود لیگئی اپنے ساتہ | گئی دونون اک درہ کوہ مین | چمک آئی ہر ذرہ کوہ مین
اندہیرا انتہا اوس راستی مین تمام | ہوئی محو حیرت وہ عالی مقام | بحکم سری کرشن اہل وفا | سودرشن ہوا رہبر و رہنما
اندہیرا وہ یون جیتگیا بر محل | ہوا سی بہٹی جیسی دل کا دل | یکایک سمندر کیی سات طے | ہوئی سب وہ راہ آفات طے
سر سین جی پر جو تہا تخت زر | وہان بہی سری کرشن جلوہ گر | ادب سے سر بندگی کر کے خم | کہڑی ہو رہی دونون عالی ہمم

سری کرشن جیکا مع راجہ ارجن کی پاتال مین بلی راجہ جی کی پاس آنا اونکا لڑکونکو منگوا دینا



ندا آئی صد آفرین آفرین | عدو کر دیی مٹی زیر زمین | براہ کرم پہر وہ بخشی سب | چلی ارجن و کرشن والا گہر
دئی برہمن کو وہ نقد مراد | ادہیای نوتمی بیان اولادتی کرشن چند کا اونجا تمہ | کیا اوسکو ہمت بلندی سی شاد
لکہا ہی کہ شی کرشن والا گہر | رہی دوارکا مین بصد کر و فر | سدا جود و انصاف تہی کام تہا | بہم خلق کو نق آرام تہا
پہلیتن ہو لین سب نو عرون پر | تولد ہوی اونکی دس دس پسر | بہ کثرت پسر ہر پسر سی ہوا | گل و برگ و شاخ و شجر سی ہوا
بہت بہر تعلیم علم نجوم | مقرر تہی اوستاد اہل علوم | بیان کس سی ہو سکتو نکا شمار | کہ تہی سہ کرور اونکی اٹہاسی ہزار
ہوئی فضل سی یہ پوتی تمام | بخوبی ملا درجہ اختتام | بیان اہمین شی راد مکابر کا | یہ سب ترجمہ پریم ساگر کا ہی
مقام اہمین کوئی نہین شک کا ہی | بیان ہر شی دوارکا نک کا ہی | اگر ذوق و لسی سنی یا سنا | سرست نقد مطالب کو پا
یہی ہی تمنای شنکر دیال | رہون گلشن و جہان مین بنہال | رہی ہر نفس مجکو یاد ہری | بہلی گلشن اعتقاد ہرے
سخن کار ہی حمد پر خاتمہ | تاریخ طبعزاد مترجم | زبان پر ہو لفظ شیو لی آتمہ
یہ پوتی ہی اک تحفہ بی نظیر | نہ ہو کس طرح دل پسند عوام | دل شاد سی تم یہ فرحت کہو | ہی پوتی عجب چشمہ فیض عام

تمام شد ۶۱۸۶۲

چلا بہر طاعت جو وہ بد صفات ملی راہ مین نارد نیکذات کہا کسکی خدمتگزاری کرون ہم رتبہ شہریاری کرون
کہا شیو کی پوجا بہت خوب ہے یہی اہل دانش کو مرغوب ہے یہ سنکی گیا مثل گل بہول وہ ہوا طاعت شب مین مشغول وہ
ہوا ایسا غرہ وہ شوریدہ سر چڑہائی لگا اپنی سر کاٹ کر سدا شیو نی درشن نہی ہوی شاد کہا مانگ لی ہمسی تقدیر اد
جو شکل سری گور آئی نظر کیا دلمین درد محبت نی گھر لگا کہنے تب اہیس دناک رکھون ہاتہ جسپر وہ ہو جلکی خاک
دعائی اجابت نے آغوش مین وہ دریا صفت آگیا جوش مین چلا سایہ سان شیو کی بنال بلا سا ہوا عائد حال وہ
جناب سدا شیو ہوی بدحواس گئی ہانسی بیکنٹھ مین ہر کی پاس بنی لبشن جی صورت برہمن ہوی آگی اہیس سے گرم سخن
حذر کیجی شیو کی نیرنگ سے وہ المست ہین نشہ ننگ سے نہین قول و اقرار کا کچہ قرار سخن کو نہین پایہ اعتبار
یونہین سب ہی مہربان ہو نہین کہ ہی عادت لن ترانی او نہین عبث تم نہ سر گشتہ ہو اونکی سنا جو باور نہو خود درکھو سر بپا
ہوا وہ سر آئینہ و منتشر رکہا ہاتہ خود اوسنی بالاسر جلا سر بسر مثل خاشاک وہ زمین پر ہوا تودہ خاک وہ

ادہیای نوسین بیان آزمالیتن تینون دیوتون کا

گئی لبشن جی پہر سدا شیو کے پاس گہٹا خوف منسد ستاک حواس
قضا الب سر ستی ایک روز رکہیشور ہوی آگی ونق فروز کہا لبشن و برہما مہادیو ہین مگر کون دی عقل دی یو ہین
سری بہرگ جی عالم و نکتہ دان گئی سوی برہما بی امتحان ادب سے نہ کی پشت آداب خم گئی فرش رکار پر جا کی جم
ہوا دلمین برہما کی جوش غضب گئی بہرگ جی سوی کیلاس سب برای بغلگیری ہیمان اوٹہی خود سدا شیو بصد عز و شان
مگر منسکی شی بہرگ شی تہم گئی ہوا دل مین تیمہو کی جوش غضب اوٹہی لیکی ترسول صد تاب
گئی بہروہ بیکنٹھ مین ہر کی پاس جہان لبشن تی لچہمین جی کی پاس جڑی لات اک سینہ لبشن پر دل مہر گنجینہ لبشن پر
بصد لطف پیش آئی سبزو نکی پاس لگی پانون ملنی وہ مل ملکی ہاتہ کہا جسم سنگین سی ہی مجکو شما
کہلی جبکہ کیفیت امتحان بہری تب سری بہرگ جی شادمان رکہو نسی کہا سب سے اعلی ہین لبشن سدا شیو ہین بالا دو بالا ہین
برہمن سی دوار کا مین تہا ایک نکو کار دانشور و مرد نیک کہلا اوسکی گہر غنچہ آرزو مگر صاف کمہلا گیا دیکی بو
چلا وہ سوی درگہہ اوگر سین گیا پیش شاہنشہہ اوگر سین کہا نیت شہ مین ہی کچہ فتور سدا ہی مئی خود پرستی سی چور
سراسر ہی غواص بحر گناہ نہین جسکو اپنی عزت کی چاہ جو اس شہر مین کاش تہانہ ہین تو یون صدمہ در دیتا نہ ہین
درشنہ پہ لاشہ کو رکہہ کر گیا گیا گہر کو ہیر زار و مضطر گیا اسی شکل سی اپنی طفلان ٹہہ بار درشاہ پر رکہہ گیا بیقرار
گیا اکدن پیش بلد یو دہر لگا کہنے ورو کی باچشم تر نہین کوئی اس نرم مین ایسا ہای وہان اجل سی پسر کو بچای
ارا کین ہوی سنکی خامشون لگی کہنے رحمن بصد جوش شت عیان ہو جو آثار بار نہسم تو مجہکو خبر کیجیو آکے تم
ترے گہر یہ مین سر کی مل جاونگا جلاون نہ اونکو تو جل جاونگا نوین بار دی اوسنی اگر خبر تو ارجن او سیدم گئی اوسکی گہر
مکان اوسکا تیر و نسی جہان تمام ہوا ابر رحمت کا سایہ نمام مسلح ہوئی خود وہ مردانہ وار ہوا کشمکش ہی نیا ایک بار

ہوا ناگہان دل جو شہوات کا	تو موقع یہ ہاتھ آگیا گھات کا	ہر اک بہر طاعت چلا سر کی بل	سو بھدرا بھی اسی گھڑی گئین برحل
ہوئی دفعتہً ارجن آگے دوچار	ہوا ہو گئی رتھ یہ کر کی سوار		

ارجن کا سوبھدرا کو رتھ پر بٹھلا کر لیجانا



سنا حال بلدیو جی نے یہ جب	ہوئی مشتعل دل مین غیظ و غضب	ہوا تہا جو یہ شیوۂ سرکشی	کیا عزم بالجزم لشکر کشی
ہوئی جب سر یکرشن جی کو خبر	تو سمجھا بجھا کر کیا رفع شر	گئی سوی متہلا پر اکدن جو ہر	جلو مین چلی دیوتا سر بسر
وہان آ کے ہمراہ ہمستان دی	گئی اوسکی گہر بروہ عالی نژاد	بصد لطف عاجز نوازی دی اوسی	عطا ہر نی کی سرفرازی اوسی

ادہیای ستاسی بیان بید ستی چارون بیدکا

پری جہت نے پوچہا کہ اے نوا	بیان کیجیی مجہ پر جو ہے یہ راز	متہلا بید چارون جو ہین مشتہر	بیان کب تک کرتی ہین وصاف ہر
کہا آفرین ایسی فہمیدگی	یہی ہر ہری نارد نی پوچہی ہی بات	کہا خلق ہوتی ہی جب کر پر	فقط ذات اقدس وہ رہتی ہی فرد
اوسیدم وہ نارائن لا جواب	بصد لطف ہوئی ہین گرخواب	وہین ہو کی بیدون کی دم سی نمود	ادا کرتی ہین سر سی واسب سجود
کرای آفرینندۂ روزگار	شتاب اپنی خلقت کرو آشکار	تر و تازہ گلزار ہستی ہو پھر	وہی طرز وحدت پرستی ہو پھر

ادہیای اٹہاسی بیان کاسر رحیس کا

یہ کہتی ہین بید یو وحدت گزین	تفاوت سری بشن و شیو مین نہین	بہم دونون مطلوب و طالب ہین	حقیقت مین اک جان دو قالب ہین
ہی جلوہ آرا ہر اک دل مین ہین	معما ہن بہم وقت مشکل ہین نہین	اگر تہا فرزند کشتب کوئی	ہوا ہر و جادۂ نیکوئی

ہوئیں یون جو مستفسر حال وہ | کہا کرشنجی نی احوال وہ | یونہین باری بارسی صدر سب | ہر اک نی کہی سرگذشت اپنی سب

ادھیای چوراسی جب کرنا بسدیو جی کا

حضور شہنشاہ عالی مقام | سر کرشن تہی رونق بزم عام | رکہا اور دیوتا جملہ آئی وہان | پئی دید تشریف لائے یہان

ملی سب سے شی کرشن والا تبار | بٹہالا سر سند زر نگار | ادب سی جو کی منت بے قیاس | تو نارد نی کہولی زبان سپاس

کہا تم ہو سرمایہ بر تر مے | گنا ہو نسی ہی ذات اقدس مے | کسی نی کوئی بات پائی نہین | کمند خرد کی رسائی نہین

جو بحر دوئی کی کنارہ ی ہوئے | وہی تمہاری گردون کے تاری ہوئے | لگی کہنے بسدیو عالی جناب | بتا دو کوئی شکل رفع عذاب

کہا جگ سی بہتر نہین کوئی شے | کہ ہو جادہ راستی جس سے طے | فقط وان تہی ارشاد نارد کی پر | سر انجام جگ ہو گیا آکی دہر

ہوئی مستعد جب وہ عالی مقام | رکہیشر ہوئی درپی انصرام | دیی جبکہ آہٹ مچا شور و غل | برسنی لگی باغ گردون سی گل

ہوئی رشک گردون وہ دلتسا | خوشی سی لگین ناچنی اپسرا | ہوا جبکہ انجام کار طرب | ہوئی دیوتا شہ سی رخصت طلب

روانہ ہوئی گوال ہمراہ نند | سوے دوارکا آئی تہی کرشن چند

ادھیای پچاسی جن ناکرشنکا پانا لینے اور لانا جہہ بھائیونکو

کسیدن سر کرشن اہل کرم | گئی پیش بسدیو عالی ہم | ہوا دفعۃً قول نارد جو یاد | کہڑی ہو گئی وہ بصد اعتقاد

کہا رتبہ جہہ بہائی ملے | یہ معصیت سی رہائی ملے | ہوائی ہوا و ہوس سب جیون | بس اس مہر الفت کے بس سب ہوئون

لگی کہنے شی کرشن عالی صفات | بزرگونکو زیبا نہین ایسی بات | خیال آیکا کس طرف آج ہے | یہ کیسا گمان مہاراج ہے

درون محل پہر گئی مانکی پاس | کہا دیو کی نی بصد درد یاس | جہا نہین جہہ بیٹونکا ہی غم مجہے | او نہین کی تمنا ہی ہرگز مجہے

سنا جبکہ یہ قصۂ جان گزا | گئی کرشن جی سوی تخت اشرا | مہاراجہ بل اوٹہی سر کی بل | گئی پیشکش تحفۂ بی بدل

کہا ہرنی لا دو وہ طفل مریج | کہلی تہی جو گل باغ عالم کی پیج | ہنسی بی محل کی یہ دل افروز وہ | گئی سوی پرچابت اکروز وہ

کہا او سنی تم رامکہین جا کی ہو | اسیر ہوا و ہوس جا کے ہو | بلا قصر ہر ناکہہ مین پہر وجود | ہوئی خانہ دیو کی مین نمود

مکر کنس نے مار ڈالا او نہین | سمجہ کر بلا سر سی ٹالا او نہین | دئی راجہ بل نی فرزندوہ | سوی دوارکا آئی خورسندوہ

دئی نادر مہربان کو پسر | عروس طرب نے کیا دلمین گہر

ادھیای چھیاسی آنا ارجن کا اور لیجانا سوبہدرا کو

سوبہدرا سنی اک خواہر کرشن چند | تنکو کار وذی عصمت ارجمند | ہوئی اونکو اوس بحر عصمت کے چاہ

ہوئی بحر غم سی لرزش وہ | گئی دوارکا نیکی در و تیس وہ | لگا رہنی شام و سحر از دحام

کسی وہ بلبہدر والا گہر | ہوئی معتقد بندۂ خاص عام | اوڑا طائر صبر و آرام جان

کسی وہ بلبہدر والا گہر | یی دعوت ارجن کو لی آئی گہر | سوبہدرا نظر آگئین نا گہان

او سیدم سری اندرہی لی ہرا سر
گرنک نقل دشیر نی وی تی اون
کہا مار اور مخفی تو اصد غضب
جدا کر دیا رکھہ کی گردن سو فرق

منگا کر لی کامدھن اپنی پاس
پی غضب دل ہر اک شی تی اون
گور کو کیار کھہ کی گہر ہی طلب
ہوئی ریکا قدم غم مین غرق

سحر کو سہسر ارجن لیکی فوج
پس از سم دعوت گیا شہریار
مگر کہہ نی رو کا جو اتنا ہی را
او ہی غش غش جبکا آنے لگے

کیار کھہ کی گہر پر لصد ان شاہ اوج
مگر دلمین اک حیرت و انشار
چلا لشکر خون وہ لیکر سیا
زمین و فلک تھر تھرانی لگے

پرسرام کا سر کاٹنا راجہ سہسرارجن کا



پرسرام جی نی سنی جب صدا
سر شہ پہ جا پونچی لیکر گدا
لیا کاندہی پر سی چوبر سا اوتار
تر اشا غضب سے سر شہریار

وہی ہی یہ کر جہتر ای نیکنام
وہی ہی یہ مشہور عالم
روایت کسی کر شن جی نی یہ سب
جلی سب آکین عالی النسب

سر پر کشن و بلدیو و بسدیو شا
چلی سر بسر وہان سی لیکر سیا
پس از غسل تر تہ ہو کے خیمہ زن
رہی وان وہ سر حلقہ انجمن

لئی گور وی اپنی خویش و تبار
ہوئی حاضر خدمت شہریار
ہوئی جمع نند و جسودا وہان
سراسیمہ و مضطر و بیجان

قدم پر گری او نکی بلدیو کے
ملی گوپیون سی لصد کر و فر
کہا ہر نی پابند عادت ہو تمین
کہ خواہان اہل عبادت ہو تمین

تمہین یاد ہی سیر ی شام و سحر
تو مین جوش الفت سی ہیون ہیون
ادھیا تر اسی گفتگو ہو نا کہتی وے پید ور کمن جی سے

کہ سید ن سری کہتی و در پدے
لگین قصر سلطان مین پا مبد خو
ملین آکی خدمتگاران ہر
نچھاور کی سب پہ لعل و گہر

سری کمنی جی پر ہو کر نثار
لگین پوچھنے دونون فی اقتدار
کہو کسطرح ہر نی بیا ہا تمہین
سبب کیا ہوا جس سے جا ہا تمہین

سدامان جی کی چاول سری کرشن جی کا کھانا اور رکمنی جی کا منع کرنا



گیا گھر تو وان دیہی نگ تہی — کہ ساتون فلک شش دو نگ تہی — مکان سر بسر بقعہ نور تہا — ہجوم ملک مجمع حور تہا
تماشا سی فتح رت سی ہوکر ملول — کہان ہین کہان آ ہارستہ بہول — دیا چکر اس چرخ اخضر نی ہی — مرا گھر بہی کیا ہر لیا ہر نی ہے
زن پاکدامن جہنہی فرکی پاس — درون محل لی گئی بی ہر اس — کہا ہنس کر اسی شوہر ارجمند — ہوئی تم پر افضال شی کر شن چند

ادھیای بیاسی جانا کرشن جی کا کر چھتر کی اشنان کو

سنید سر کرشن دریای نور — گئی بزم شاہی مین صد سرور — لشکر بعد مردن ہوئے بیخوف و باک
ندائی اگر جا کی وقت کسوف — در دعا یای اہل وقوف — پی اعتماد اک روایت ہی یہ — پرانون سی تازہ حکایت یہ ہے
کوئی اک رکہیشر تہی گرن نام — پر سرام طفل اونکا عالیمقام — عیان ہوئی تج سعادت وہ — رہی بن مین وقت لاوت وہ
زن رکہ جو تہی رینکا اہل درد — سعادت مین یکتا عباد تمین فرد — بہن اوسکی اک صاحب ہوش تہی — سہسرارجن سی ہم آغوش تہی
گئی رینکا اکیدن اوسکو گہر — پیام ضیافت دیا بی خطر — کہا اوسکی گہر بہر کی دعوت کرو — مری جملہ لشکر کی دعوت کرو
سنایہ تو وہ ہو گئی محو یاس — گئی متشر اپنی شوہر کے پاس — کہا رکمنی یان کوئی شی کم نہین — خوشی سی چلین آئین کچہ غم نہین

جو دیکھا تو پشت ادب کے خم — لگا کہنے در جو دھن ذی ہم — سمری کرشن کی بلا تم ہو یہ — بہار جوانی پہ پھولی ہین یہ
دیا بیم نے مجکو درد و الم — گئی صاف دست و ساعد متلم — سر بیست کی بدعت طرفہ تر — مرا یانون زخمی کیا سر بسر
گئی تب وہ پیش سمری کرشن جی — ہوئی گرم تفتیش حال گزند — کہا کرشن نی خود وہ مغرور ہے — مئی خود پسند ایسی مخمور ہے
براہ دغا لی لیا ملک وزر — کیا سر بسر انکو چو سر سی سر — جواد لجہاد ساعد ید کی صفات — قلم بیم نی کر دئی اوسکی ہات
ارادہ کیا شہ نی جب جوش مین — کرلی اہل خصمت کو آغوش مین — گئی صاف ران شہ حکمران — کہ تہا نا پسند سخن پر وران
جدا شہر کی کیا امین تقصیر ہے — قضا شاید اوسکی گلو گیر ہے — غرض دانتی بلبھدر والا ہم — سوئی دوارکا آئی بیخوف و غم
مگر خون ہوت اوتکی دہان تہا — عذاب نبون عامد حال تہا — سوی نیسار آئی باکر و فر — نہا کر ہوئی پاک مشکل گہر

ادہیای اسی آغاز سداماں چیر ترکا

سداماں تہا اک برہمن مرد پیر — خرد مند و ہشیار روشن ضمیر — مگر سنگ افلاس سی چور تہا — مئی تنگدستی سی مخمور تہا
ملاقات ہم مکتبی ہر سی تہی — رہ و رسم دیرینہ یکدہر سی تہی — ہوا جب نہ بس مبتلای گزند — ہوئی حرف زن زوجہ ارجمند
سمری کرشن سی لالی جا کی مال — کہ ہو شاد عیش سی اتصال — یو ہین زندگی گزرے جا کی — ملاقات کسدن وہ کام آ کی
گئی پہلی پیش اوسنی عذر ست جنہ — یو ہین زندگی گزرے جا کی — ہر نج اوسنی لا کر دئی کچہ پرستاب
بہ تشویش و اندیشہ و خوف بیم — بی نذر شی کرشن عالیجناب — کہ ہری دست بستہ ملازم تمام
ہوئی جب سر بگر کرشن جی کو خبر — گیا دوارکا مین بحال سقیم — مکان دیکہی ایجو بہ خاص و عام
قدم دہو کی پانی سی یا چشم تر — اوٹہی پیشوائی کو باکر و فر — بغلگیر ہو ہو کی بی اختیار — لگی رونی قربت سی زار و نزار
پی ہیزم اکدن گئی سوی دشت — لگا یا سر و سینہ و دوش پر — لگی کہنی یون بہر وہ عالی نژاد — کہو حکم استاد کی کیہ ہی یاد
لگی کرنی ہم تم وہان ملکی گشت — لگی کہنی یون بہر وہ عالی نژاد — کہو حکم استاد کی کیہ ہی یاد
ہوا جبکہ یون ابر ساماں کا غم — بزیر شجر جیب رہی جا کی ہم — ظہور سحر سی ہوئی دل مین شاد — ہوئی حاضر خدمت اوستاد

ادہیای اکیاسی کامیاب ہو نا سداما نکا

سداماں سی بہر کرشن جی کہا — کہان ہین وہ اب تحفہ بی بہا — یہ سنکے وہ شرما کیا مضمحل — بغل مین چہپانے لگا مثل دل
جو کی کشمکش سہر نے بی اختیار — زمین پر گری دانہ خوشگوار — وہ دانہ جو دانو نکو کہانی لگی — تو سب مجرئی مسکرانی لگے
رکہی منہ پہ دو بار بہر بی مشت — لگین یا نیان ہنسنی دی یکی پشت — کیا تیسری بار کا جب کہ عزم — ہوئین کرشنی رونق آرای بزم
کہا اوسکو دونون جہان ملگئے — زمین کانپ اوٹہی آسمان ہلگئے — ادا ہو چکا شیوہ اختصاص — رہی کچہ تو باقی بی ذات خاص
یہ گم کردہ خانمان کون ہے — سزاوار کون و مکان کون ہے — برغبت اوسی بہر کہلایا طعام — کیا سہر نی ناکام کو شاد کام
نگاہ کرم کرکے لاچار پر — سلایا سر فرش زرکار پر — زلیس سہر نی کی تلاش پی دوست — ہوئی چشم سرسی جبین سی اوجھل
اودہر بسو کرمان نے بہی بر محل — سداماں کا گہر کر دیا بی بدل — سحر کو می غم سی سرمست وہ — چلا یا نون چہوکر تہیر ست وہ

خبر سنکی مفسد ہوا جی سی تنگ — اوڑا اوج گردون پہ مثل پتنگ — کیا ہرنی اک تیر آتش جو سر — ہوا شل سر و سینہ و دوش و بر

فلک سی وہ با صد تباہی گرا — سمندر مین مانند ماہی گرا — تری سی نکل کر یہ چابک تری — کیا ہرسی پیر دعوئی ہمسری

وہین اوسنی ہایا سی بی خبر — کوئی شکل سبدیو کی آشکار — برہنس سری کشن والا گہر — جدا کر دیا اوسکا سر کش لی کر

گیا ہانہ سی پہلی نقد شکیب — جو دیکہا تو نہانی العقیدہ فریب — جدا کر دیا اوسکا گردن سے سر

اوتہامی اہتہروان راجا بانڈت بکر برادر تہاشیال کا

برادر تہاشیال کا ڈنت بکر — بنای فریب و سرایا ی مکر — کسی پو بدر نہہ کو ہمراہ لی — چلا خیمہ و فوج و خرگاہ لی

ہوئی ہر جہا اوڈہ کارزار — وہ میدان بنا تختۂ لالہ زار — زبس بہی وہ دریا صفت جو ثمین — اجل نی لیا اونکو آغوش مین

سری کرشن بعد از خصومت سفر — گئی سوی کر جہتر ہاکر و فر — جدا ہو کی بلبہدر والا تبار — خرامان گئی جانب نیمسار

وہان سوت جی بہید خواہین سے — رکہیشر نی جگ نمی و انبوہ جمع — مگر مثل پروانہ تہی گرد شمع

اوسی لحظہ خم کر کی نشست اوسنے — اوٹہی سر کی بل بہر تعظیم سب — مگر سوت جی تہی جواہل شکوہ — ہلی اپنی جا سی نہ مانند کوہ

ہوا دل مین بلدیو کو جوش غضب — کہا کچہ نہین انکو پاس ادب — اوٹہا کر پرچاہ مارا وہین — کیا معجزہ آشکارا وہین

قلم ہو گیا سوت کا تن سی سر — جدا ہو گیا صاف گردن سی سر — رکہیشر ہوئی غرقہ بحر یاس — اوڑی سر بسر سبکی ہوش و حواس

بلا کر سری سوت جی کا پسر — ٹہہرا لا سر سنبہ یاس پر — سکہا کر وہین جز و کل امر او سے — امر کر دیا آخر الامر اوسے

اوتہامی ناماشتی جانا بلدیو جی کا ہستناپور مین

لکہا ہی کہ جب سوت جی کو پسر — ہوئی مسند یاس پر جلوہ گر

سہم کر کی ساز و سر انجام جنگ — رکہون نی کیا ملکر انجام جنگ — فلک سی کیا جسنی باران خون

سر پل سی بلدیو ہرنی مارا اوسکی — ہوا اک مخل آ کی دیو زنون — ہوئی سوی کر جہتر گرم خرام

وہان بہیم درجودہن نا ملا — ہوا من سی جیکہ جگ انصرام — یہ سختی ہتی آمادۂ کارزار



وہین جسم شستپال سی بہر لمین | نمایان ہوا شعلہ آتشین | دہن مین سر یکرشن کی مشہور دم | در آمد ہوا شعلہ برق دم
سری کرشن و بلدیو عالیمقام | گئی دوارکا کو بصد احتشام

ادہیای چہتروان آنا درجودہن کا راجہ جڈشٹر کی ملاقات کو

کیا جب جدشٹر نی آغاز جگ | کہلا سر بسر پردہ راز جگ | بہ تجویز شری کرشن و الابتبار | جداگانہ سبکو ملے کاروبار
برادر تہا درجودہن نکتہ سنج | مقرر ہوا بہر تقسیم گنج | جو یون مال معنت گیا اوسکی ہاتہ | لٹانی لگا اک فضولی کی ساتہ
مگر جانتا تہا وہ اہل مکر | کہ تہا ہاتہ مین حلقہ نقش چکر | یہ تاثیر تہی اوسکی اسی ارجمند | گہٹی ایک سکہ بڑہی چار چند
لہذا وہی کارخانہ رہا | ترقی پہ ہر دم خزانہ رہا | جڈشٹر جو تہی سرو زینک روز | گئی بہر شنان گنگ اک روز
پہری جب بصد حشمت و کروفر | ہوئی جلوہ گر جہر ایپ کی گہر | مودب ہوئی دونون اقبال و بخت | جڈشٹر ہوئی رونق آرائی تخت
مخالف ہر اک دل شکستہ ہوا | فلک سامنی دست بستہ ہوا | خبر سنکے درجودہن نامدار | چلا ہر بابوسی شہریار
مکان جواہر تہا کان طلسم | عیان جسمین ہر سو نشان طلسم | بڑہا جب وہ سرمایہ برتری | ہوا اوسکی دل مین گمان تری
غرض طے تہی اپنی دہن کو تہام | ہوا بیکلی سی وہ گرم خرام | لب صحن ایوان جو تہا فرش آب | زمین اوسکو سمجہا وہ گرداب کا
قدم اوسنے آگی رکہا جلد تر | وہ تر ہو گیا جامہ پر گہر | زن و مرد محفل ہوئی خندہ زن | ہنسی خود وہ سر حلقہ انجمن

ادہیای ستہتروان راجا سنا لب اودہک را جہیسونکا

وہ شرما کی بس آگیا اپنے گہر | ہوا دلمین آمادہ شور شر
لکہا ہی کہ شری کرشن و بلدیو جب | رہی ہستنا پر مین با صد طرب | کوئی دیو سالب بد اقبال تہا | وفادار ہمدرد شستپال تہا
ہوا تہا جو شی رکمنی جی کا بیاہ | کیا تہا اوسی کرشن جی نی تباہ | لہذا ہوا وہ لی انتقام | لگا یو جنی شب کو ہر صبح و شام
سدا شیو ہوئی مہربان سر بسر | کہا اب بہم ہوگی ہر شی تجہی | بنا و بنگارتہ رجہیسے تجہے
جہان چاہی لیجایہو اوسکو تو | اوڑیگا فلک پر وہ مانند بو | غرض مرا کجشش تہہ پہ ہو کر سوار | گیا دوارکا مین بصد افتخار
رعیت کو آزار دینے لگا | خلش سی نیا خار دینی لگا | کبہی ابر باران کو پیدا کری | کبہی جلکی آتش ہویدا کری
بہ تجویز شاہنشہ اہل اوج | گئی شامت و شی پر دمن لیکی فوج | مقابل ہوئی جبکہ دل سیر یہ | کیا تیرہ باطن نی اندہیرا
اندہیرا بپا کر دیا ہر طرف | بلا فوج شاہی مین خنجر بکف | کیا پان مے پر دمن نی جو سر | وہ تاریکی شب کٹی سر بسر
دمک تہا و زیر اوسکا دیو درشت | گدا اوسنی مارا بصد زور و مشت | اودہر دل مین خوش و یو سر کش ہوا | ادہر دم بدم عالم غش ہوا
وہ اعرا بچی رتہ پہ کر کے سوار | پہرا رزگہہ سی بصد انتشار | غرض آئی جب جا رے ہوش مین | تو پہر مثل دریا بڑہی جوش مین
گئی وار دشمن پہ مردانہ وار | دمک کو کیا کشتہ کارزار | ہوئی وان جدشٹر سی خصمت طلب
کہا دوارکا مین ہی طرز فساد | کہ ہی خواب شب پر ہمین اعتقاد | چلی الغرض وان سی بلدیو ہر | ہوی عرصہ جنگ مین جلوہ گر

ادھیای چوتھتر وان راجا ہونا قیدیون کا اور جانا کرشن کا ہستناپور مین

وہ طفل جو آسندہ مہدیو نام — ہوا قیدخانہ کو گرم حرام — اسیران غم کو رہائی ملے — فی سرسی فرمانروائی ملی
گئی پاس آداب سے ہر کی پاس — قدم پر گری مضطر و بدحواس — سر کرشن نے دیکھی درشن اونہین — روانہ کیا سو بھی مسکن اونہین
کہا جای معبود کو جا کی تم — ملو ہستناپور مین آ کے تم — غرض آرجن و بھیم مہدیو دہر — ہوئی ہستناپور کو گرم سفر
جدشٹر بہت خوش ہوئی سنکی حال — مٹی دلسی خلقت کی گرد ملال — اور دہر سب وہ شاہان عالی النسب — ہوئی رونق آرای بزم طرب

پچہتر وان راجا شیشپال کا اور جگ کرنا راجہ جدشٹر کا

بی انتظام و سرانجام کار — ہوئی جمع سب راجہ نامدار — بہم جبکہ سب ہو چکا ساز جگ — جدشٹر ہوئی گرم آغاز جگ
عجب دھوم اوج فلک پر مچی — رکھون نی بہم ہو کی بیدیرچی — ملک نغمہ بیدخوانی مین تہی — فلک عالم شادمانی مین تہی
وہ آواز ناقوس چنگ و رباب — غرض محفل عیش تہی انتخاب — ہوا آخر شکر جگ اختتام — ہوئی بارش گل مچی دھوم دھام
بتجویز سہدیو ہمت بلند — اداشہ نی کی طاعت کرشن چند — وہ شیشپال ہد باطن پر حسد — ہوا شرم سی گرم گفتار بد
زمین پر سر کرشن جی ان فقط — لگی کہنے بی راجہ نیک خو — سبب خط کا فرمانی مو بہ مو
کہا جبت پیدا ہوا بد شعار — تو نہین اسکی ہین انکھین اور ہاتھ پاؤ — یہ ہی مالک و دولت و مال و گنج
اگر میش دشمن یہ ہو نیک چشم — کہین دونون ہاتھ اور گئی ہک چشم — غرض اوسکی مادر بصد درد و سوز — کئی جانب دوارکا ایک روز
گیا سیری آگی جو بہرے نشان — تو راس آئی تقریر سیارہ دان — بی امن جان مجسی کی التماس
کہا منوار راہ الطاف لو — کرونگا خطا مین معاف اسکی سو — کرونگا سراوسکا قلم مثل قط
مگر مدعی یون ہین بکتا رہا — لہذا وہی کہیتا ہو نہین خط — زیادہ نظر آگیا سو سی ایک
لیا کرشن نے سر سودرشن کا کاٹ — کئی خط زمین پر جو باطر نیک — دکہایا اوسی بحر حمت کا گہاٹ

پرستش کرنا راجہ جدشٹر کا سر کرشن جی سنگاسن پر بیٹہلا کر



سنا جب یہ منصوبہ بد دل پسند — چلی لی کی لشکر سری کرشن چند — بیان کیا کروں فوج شاکا کا جال — کہ تعداد جسکی ہے محال

جڈھ ستر ہوئی مضطر و درد مند — کہ بیدا ہوئی دل مین سو اس چند — مٹا جبکہ دل ہی کمان غنیم — قدم پر گری آ کے سہدیو و بھیم

ادھیائی تہتر وان راجا جراسندہ کا

کہا ہی کرشن جی یکبرگی — سر بزم شاہی آئی ونق فروسی — جڈھ ستر نی باہم کیا ذکر جنگ — کہ تھی اونکو شاہم و سحر فکر جنگ

کہا ہرنی لازم یہی بیشتر — کرو کشور سر بلند انکو سر — غرض حکم سلطان سر بخیف دیم — چلی ارجن انکل سہدیو و بھیم

گئی چار سو چار نا چار وہ — ہوئی چارون سر گرم پیکار وہ — بہت تا جوار کر لیے دستگیر — پھری بعد بفرت وہ روشنضمیر

کہا تب یہ اودھو نی ای نیکنام — جراسندہ سی لیجئے انتقام — غرض ارجن و بھیم کو لیکی ساتھ — مگدہ دیس پہونچی وہ ناتھو کے ساتھ

حزامان سوی قصر شمن گئے — گئی پر یہ شکل برہمن گئے — بنہا کر گل ترکا مالا اونہین — جراسندہ نی انہ بٹھالا اونہین

کہا تم کوئی صاحب رزم ہو — سر سرفرازان ذی عزم ہو — کوئی دیوتا ہو کہ باصد بہر آس — پی کر فن آئی ہو میرے پاس

یہ بی وجہ تقلید عالی نہین — لباس بشر شر سی خالی نہین — کہا ہرنی ای مسند آرای فیفر — سدا تجسی ہی ہی ریای فیفر

جہانہین جو جاری کیا فیفر عام — ہوا شہر راجہ بہل کا نام — ہوا راجہ ہر چند ہر چند زار — رکہا مستقل اوسنی پای قرار

رہا تنگدستی مین ہی مست خیر — کہ خود بک گیا بہر آرام غیر — نہین اب کوئی متساجت برار — لہذا ہم آئی ہین امیدوار

جو سچ پوچہی کرشن ہر میر نام — یہ ہین ارجن و بھیم عالی مقام — براہ کرم کیجئی ہمسی جنگ — یہی آرزو ہی یہی ہی ترنگ

کہا تم تو خود ہو چکی ہو فرار — مجہی جنگ ثانی مین ہی ننگ عار — نہین یا دا رجن کو مرکیا فین — بنی تھی یا اک وقت مین شکل زن

بہم دونون باصد دلشتی ہوے — یہ کہکر وہ سر گرم کشتی ہوے — بہم دونون باصد دلشتی ہوے

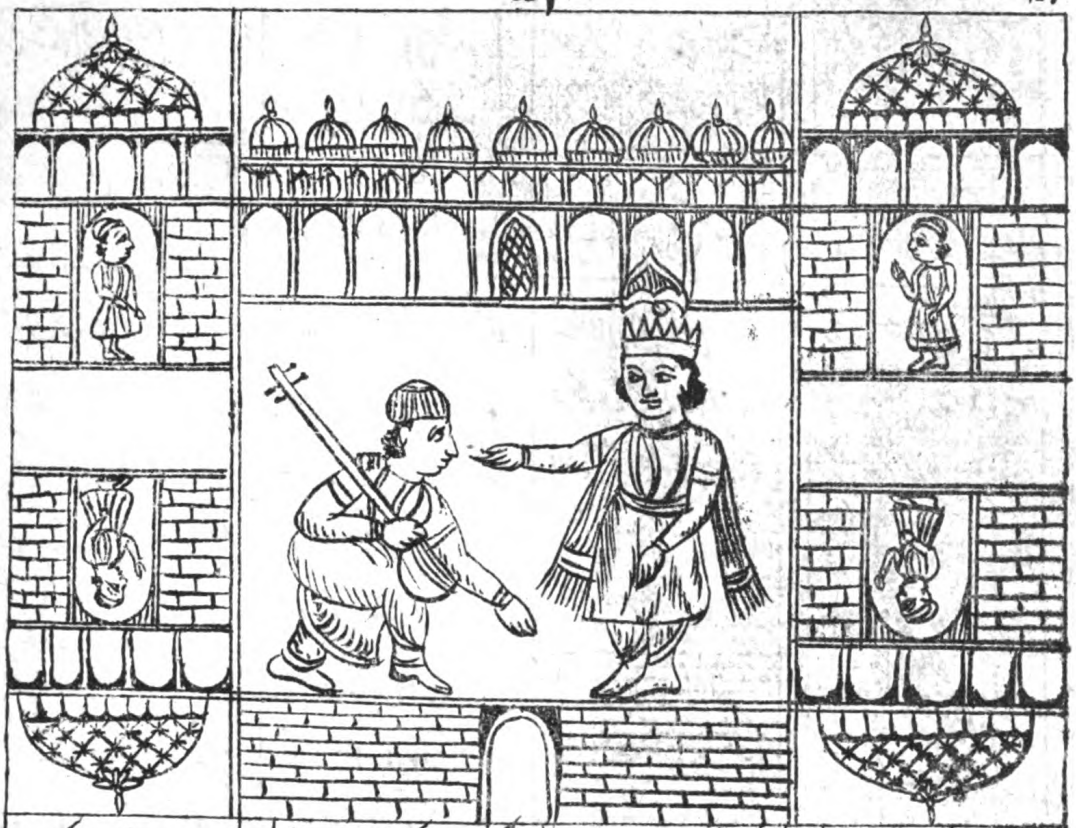
گذر جب گئی بست و ہفت اونکو توڑ — دو جانب ہوا صدمہ درد و سوز — ہری ہرنی اک دن اشارہ کیا — پر کاہ خشک اک دوپارہ کیا

غرض بہیم نی دل مین تاڑا اوسی — کسی بیچ سی دی بچہاڑا اوسی — دوبارا کیا اوسکو مثل صدف — بپا شور عشرت ہوا ہر طرف

دبا اوسکی فرزند کو تاج و تخت — پی عدل کی ہرنی تا کند بخت

لڑنا بہیم اور جراسندہ کا





مہرا پردہ راز کہلتا نہین | یہ مل چشم مردم سی تلتا نہین | کہی جب سر مگر شن جی نی یہ بات | تو رخصت ہوئی نارد نیکذات

ادھیای اکہترواں قا صد آنا جراسندہ کی قید یونکا

کیسید لسر مگر شن والا گہر | سر سندر زر پہ تہی جلوہ گر | وہان اک برہمن ہوا باریاب | ملی او نکی شی کرشن عالیجناب
در فن محل بر محل لے گیے | قدم چھو کی خود سر کی بل لگیے | کہا برہمن نے مین ہون نا مہ بر | خبر کہنے آیا ہون با چشم تر
ہزارون سر فراز تاج و سریر | کئی ہین جراسندہ نی دستگیر | یہ ہی آپ سی التماس ادب | بلی نوش دارو پی جان بلب
شتاب او نکی مطلب اری کرو | براہ گرم غمگساری کرو | او سید م سری نارد نبک رو | ہوئی محفل ہرہین او نق فروز
لگی پوچہنے کرشن جی حال پانڈ | ہوئی گرم تفتیش احوال پانڈ | کہا انکو اب جگت کی فکر ہے | پی الصرام آپکا ذکر ہے
سر مگر شن جی ہاتہ مین لیکر ہاتہ | لگی مشورہ کرنی او دہو کی ساتہ | کدہر جایئے پہلی ای فی شعور | کہ درپیش ہین دونون کار ضرور

ادھیای بہترواں جانا کرشن کا ہستنا پور مین او دہو کی ساتہ

کہا تب او دہو نے ای فی ہنر | چلو ہستنا پور مین پیشتر | نکدہ دیس مین جلکی ہمراہ بہیم | کرو تخت و تاراج ملک غنیم
رہا قید غم سے جو ہون شہریار | رہین آپکی دلسی خدمتگزار | پی شرکت جگت معمور وہ | چلین جانب ہستنا پور وہ

بنا سنگدل دفعۂ شکل کوہ | کیا پیش بلبھدر عالی شکوہ | بصد زور و بازو وہو الکینہ خواہ | شجر کو لگا پھیلنے مثل کاہ
ہوئی دل مین بلبھدر کے خشمناک | کیا مثل شبنم اوسی فرش خاک

ادھیای ۶۹ ونھتروان بیاہا جانا سری شامب کا

زبان قلم سے ہی اظہار نیک | کہ نہی لچھمنا دخت رجو دہن ایک | شہ کجکلاہان عالی نسب | گئی بزم شادی مین حسب الطلب
سہری شامب سے سہر کی نور نظر | ہوئی محفل عیش مین جلوہ گر | جو نکلی وہ گل لیکی ہیولونکا رائے | اوڑی مثل پورنہ پہ کرکی سواے
چلی کوروی لیکی فوج دلیر | لیا راہ مین سر بسر تہہ کو گھیر | بصد زور و بازو کیا دستگیر | رکھا صورت فور مردم اسیر
کہا اب کہان ہے وہ جنگ و جدل | وہ شوخی گستاخی بی محل | کہا آکی نارونی ای بادشاہ | نہ ہو طفل بیجرم سی کینہ خواہ
یہ ہی طفل شی کرشن عالیجناب | دلیری یہی مقتضای شباب | سوی دوارکا آکی دی پھر خبر | کہ ہی قید غم مین وہ نور نظر
بحکم شہ اوگرسین اہل زور | چلی فوج شاہی بصد زور و شور | لگی کہنی بلبھدر والا گہر | کہ خود جاکی لکر دنبگی ہم رفیقہ شہر
صف آرائیونکی ضرورت نہین | ہر آئینہ شکل کدورت نہین | چلی الغرض شاد و مسرور وہ | گئی جانب ہستنا پور وہ
قدم پر گری کوروی بر محل | ادا رسم تعظیم کی سر کی بل | کہا مورد قہر شاہی نہو | عجب غرق بحر تباہی نہو
جو کی ذمنی حرکت خلاف ادب | شہ اوگرسین اس سی ہین بر غضب | ہوئی کوروی کی جبین پر جبین | کہا نام کو شہ کو غیرت نہین
می خود پسندی سے مدہوش ہے | حقیقت مین احسان فراموش ہے | کیا اوسنی کیا دوارکا مین عمل | اکڑ کر کہا نی لگا ہمکو بل
اوسی لحظہ بلبھدر نے ہل ہی کھینچ | لیا ہستنا پور کو ہل سی کھینچ | کہا کچھ نہین ہی انہین ہانس کنگ | کرون غرقہ آب دریای گنگ
غرض سب رعیت ہوئی غمزدہ | کیا شامب سے شہ نی دختر کا بیاہ | اوسیجا غرض کہہ دیا شہر کو | فرو کر دیا آتش قہر کو

ادھیای ستروان جانا سری نارد کا دوارکا مین

کسیدن سری نارد ذی ہنر | گئی جانب دوارکا بی خطر | کہا دیکھین کیا قدرتین ہر مین ہین | کہان ہین کدہر کون سی گہر مین ہین
گئی خانۂ رکمنی مین شتاب | ادب سی اوٹھی کرشن عالیجناب | قدم بوست سی اپنی دہونے لگے | غبار کف پا کو کہونی لگے
وہ سولہ ہزار ایک سو آٹھ گہر | پہر گہر تفتیش اسرار ہر | مگر انکو ہر رنگ مین ہر ملے | ہر اک جا وہ نور منور ملے
نظر آیا جسدم یہ نارد کو حال | ہوئی غرقہ قلزم انفعال
کہا کرشن نی ہنسکی ای اہل شور | کرو تم نہ صہبای حیرت کو نوش

آنا سری نارد کا سری کرشن جی کی پاس

کہا آپکا ہی وہان ذکر خیر — مگر کیا کرین ہی وہ پابند غیر — ملین گوپیان ہیروہ تروایدیو — پریشان و آوارہ کو بکو
کوئی بولی دریای غم مہر کے آہ — نہین ہر کو ہم نوجوانونکی چاہ — گئی جب سری دھکاجی کی یاد — تو ہم گوپیونسی ہو کب اعتقاد
کہا تب یہ ہلدہر نی باصد طرب — چلو آج صحرا کو ہنگام شب — غرض قرب بلدیو عالی وقار — گئین فرط شادی سی کر کے منگار
مہیا ہوا پھر وہ سامان عیش — نظر آیا لطف شبستان عیش — مقدر جو رس آگیا بی ہر اس — کیا سب نے بلبھدر سے ملکی راس
یونہین دو مہینے باالطف عشرت — نہ کچھ ذکر غم تھا نہ کچھ فکر طیش — گئی ہلدہر اکدن کنار جمن — دوبارا ہوا افتخار جمن
کہا آپ نے ریاسی یون بی ہر اس — پی غسل ہر اکی آمیری پاس — سنا جب اوسنی یہ طرز سخن — لیا کھینچ موسل ہی بحر جمن
نہائی اوسیدم وہ دریا جود — ہوئی قدرت کاملہ اک نمود — اوسیدن ہی ان کی خمیدہ ہی بحر — بلون پر ہی شور آب دیدہ ہی بحر
ہوئی سب سے رخصت باصد ضطراب — گئی دوارکا کو وہ عالی جناب

ادھیای سر ۶۷ ٹھوان ماراجا نارا یہ باسدیو حاکم بنارس کا

بنارس مین اک صاحب تخت تھا — فلک حشتام و جوان بخت تھا — بنا صورت بشن عالی مقام — کیا مشتہر باسدیو اپنا نام
گئی اوسنی دو دست چوبی بہم — چتر بیج بنا راہمین برق دم — سوار گرڑ مثل باد صبا — لئی ہاتہ مین سنکھ و چکر و گدا
کسیدن ہوی کرشن عالیمقام — بصد جوش نخوت یہ بھیجا پیام — بدل ڈالو نام اپنا بی ننگ ہو — بلوا کی یا بر سر جنگ ہو
سنی ہرنی جب نامہ برسی خبر — چلی سوی کاشی بصد کر و فر — مقابل ہوا رہمیں بہ شعار — ہوا گرم ہنگامہ کارزار
وہ چکر سودرشن جو تھا بر قدم — گئی اوسنی دو دست چوبی قلم — کیا جب کہ سر دہروہ دہڑ سی گرا — او کہڑکر شجر صاف جڑ سی گرا
سود کچھ اوسکا فرزند تھا اہل شر — ہوا طاعت شیوسی بر زور زر — بہم حکم شیوسی کیا ساز جنگ — ہوا خود وہ سرگرم آغاز جنگ
کمی پر جو دشمن کی تھی عقل خام — اولٹ کر لگا منتر مرتیو نام — ہوئی اگن ہی رہمیں اک نمود — اوڑی جانب وار کا مثل دود
جو کی اوسپہ چکر سودرشن نے جست — گریزان ہوئی خود وہ کہاکر شکست

ادھیای ار ۶۸ ٹھوان ماراجا دوبدہ میمون کا

دوبدہ ایک میمون پر شور تھا — جو دستور سگریو پر زور تھا — ہوا جبکہ بوا سر اہل فوج — چلا خون بہا لینی مانند موج
گیا دوارکا مین جو وہ کج نگاہ — لگا کرنی جد نشیون کو تباہ — کسیکو کیا اب دریا مین غرق — کسی کا جدا کر دیا تن سی فرق
کسیکو شجر پر پٹکتا تھا وہ — سر سنگ پر دہر پٹکتا تھا وہ — غرض فتنہ رفتہ بصد شور و شر — وہ بیٹھا سر قصر سی کرشن پر
خواصین نہایت ہوئین درد مند — کی صورت چشم در گہر کی بند — گیا کوہ ریوت پہ وہ بد نہاد — نظر آئی بلبھد والا نژاد
بہ ہمراہی نازنینان چند — نہاتی تھی وہ سرور ارجمند — شجر سی وہ اترا جو اندو ہناک — لباس ری کر دی سبکی چاک

۲۰

کل آئی نہ اوسکو تو باصد ہزار حسرت
وہ پہونچا جناب سید اشیو کی پاس
کہا بابا صبر ابھو جتا نہیں
مرا زور تہامی سی تہمتا نہیں

اب آپ ور آزمائی کرینگے
مری در دل کی دوائی کرینگے
بتا دو کوئی ورنہ مرد جری
بہم ہو جسی طاقت ہمسری

کہا کرشن اوتار ہوگا نمود
لڑیگا وہی تجھسی ورپا جو د
دیا پرچم اک اوسکو پہر نشان
کہا ہی یہ کافی پی امتحان

گری جب نہین پر یہ خود سایہ وار
سمجھنا کہ ہم جیم ہوا آشکار
قدم جیو کی سرکش گیا گھر کو پھیر
رہا مقدم کرشن کا منتظر

ہوئی اسکی گھر دختر سبز فام
تو اوکہا کہا اہل دانش نے نام
نی کسب آئین و علم و ہنر
وہ دختر گئی کوہ کیلاس پر

سری گوری شیونی با صد طرب
سکھایا اوسی علم و حلم و ادب
تہمارانی اک روز تہمن شیو کی پاس
مگر محو عشرت ہوئین بی ہراس

اوسی خواہش ہمکناری ہوئے
نی شوہر اک بیقراری ہوئے
کہا ای فلک وہ بہی نیگار روز
ملیگا مجھی شوہر دل فروز

کہا تب یہ گوری نی انی سی
ملیگا تجھی خواب مین اک شبہ
ہوا الغرض یا رہوان جبکہ سال
ہوئی رشک گلشن وہ نخل جمال

اکڑ کر روش پر جو چلنے لگو
دل سرو مہدی سا ملنے لگے
ہوا گل کو ہر دم بتاتی نہی وہ
صبا چٹکیو نمین اوڑاتی تہی وہ

پدر نی دیا اوسکی رہنے کو باغ
لسی صورت بود و ازک دماغ
ہوئی ایکشب کو جو سرگرم خواب
نظر آئی اک صورت لاجواب

کمٹ سر پہ تابان بصد تق برق
بدن شب بجر ہناکت مین غرق
ہوئی نازنین محو بوس و کنار
مگر دفعۃً چونک اوٹھی بیقرار

نہ وہ لطف صحبت نہ وہ بزم عشرت
ہوا رایگان عزم بالجزم عشرت
کوئی چیز یکہا تہی وحشت ورنہ
کہا اوس سی احوال غم ناگزیر

وہ تہی عاقل و صنا عز و جاد
کہ تہمین سا ردہا اوسکی پشت پناہ
لگی کہینچنی شکل شاہان عصر
نقاویر عالم پناہان عصر

وہ ضاکی پسند آئی اوسکو نہ خاک
نی صورت غم وہ اندوہناک
غرض شکل حد نشان کہینچ کر
مرقع کیا اوسکے پیش نظر

بہ انداز شائستہ و طرز نیک
پسند اوسمین تصویر کی اوسنی ایک
کہا اوسنی ای سرو خوش کلام
پسر تر دین کا ہی اثرہ رنام

اوسیدم وہ ہمراز فرخندہ خو
سوی دوارکا اوڑگئی مثل بو
اوڑا کر پلنگ اوسی آنرو در کا
اوس آہوی الفت کو گہر مین رکہا

غرض دونون مہجور باہم ہوئے
وہ افسانہ غم کہانی ہوا
حواس پریشان فراہم ہوئے
بہم لطف باغ جوانی ہوا

ہوئی جبکہ آگاہ دربان در
وہ پرچم لگا بکہنے ذی شکوہ
تو افتادہ خاک بہا مثل کوہ

تو کی سب نے سلطان کو جا خبر
لیا فوج سی قصر دختر کو گہیر
جو دیکہا تو وان دونون ہمدرد
بہم راغب نخچہ نرد تھے

نکل آئی انرو در وا لاگہر
غرض سبکو دی چابکی سی شکست
کیا سر بسر شہسوار و نکو پست

کیا حلقہ مارین اونکو بند
غرض جبکہ عمدا ہوئی بس بہم
ہوا جلوہ افروز مجلس مین وہ

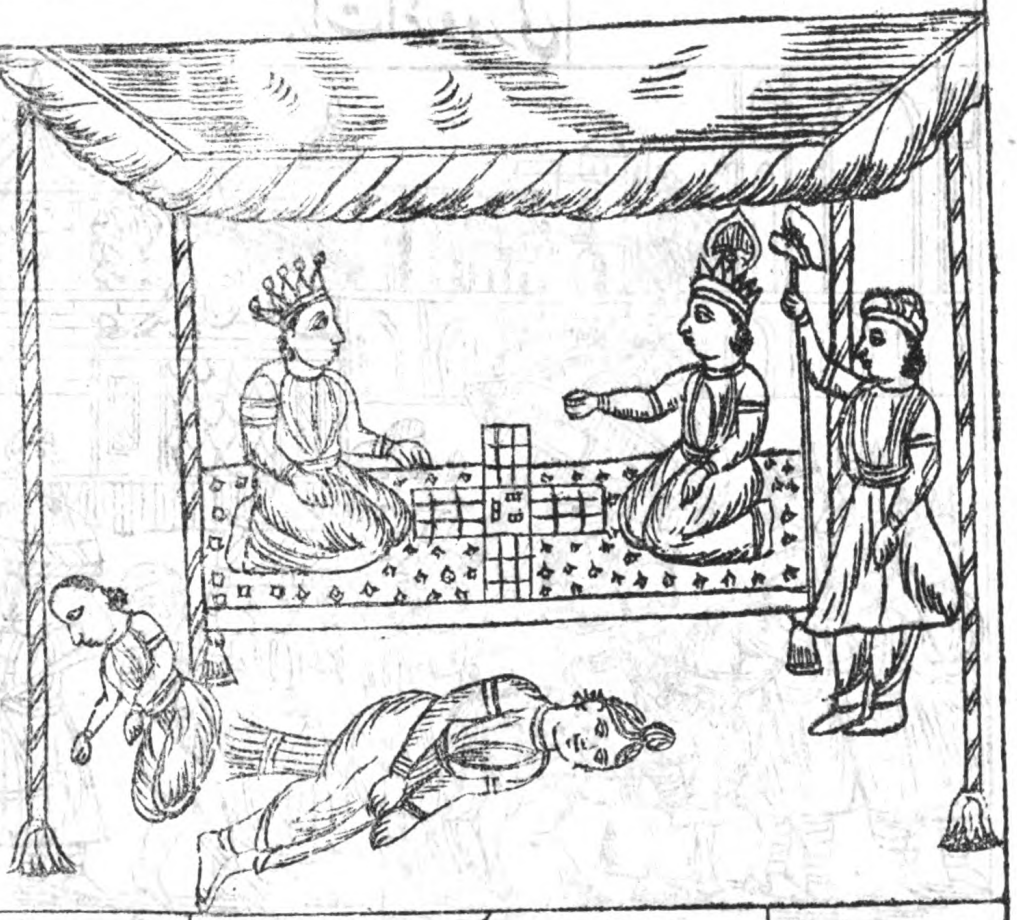
گئی نارد انرو در سلطان کی پاس
انہین دی تشفی و انہین ہم دیا

ادھیای ۶۴ جو ٹھہون جنگ ہونا سر کرشن جی سے

کسی نے زنار دنی جا کر اودہر
کی ہر سی انرودجی کی خبر
اوسیدم بجا کم شہ اہل اوج
چلی کرشن بلدیو جی لیکی فوج

چھکی جام غم سی گئی چھٹی چھوٹ | وہ جگ ہر طرح سی گیا اونکا ٹوٹ | غرض لیکی سب لشکر مال زر | سوی دوارکا آی بلدیو در

مارا جانا کلنگ اور رکم کا بلبھدر جی کی ہاتہ سی



اوہیای ترسٹھوان سرکشی کرنا بانا سر کا

کوئی راجہ سر و بالا تہا بل | کیا جسنی تخت اندری مین عمل | پسر اوسکا بانا دل افروز | رہا مستعد طاعت شیو مین روز

ہوئی اوسکی کیلاس بون ترنگ | ترانا اوڑانی لگا لیکی چنگ | جناب سدا شیو ہوئی مہربان | کہا بس تمنای دل کر بیان

کہا میری قبضی مین شاہی رہی | بہم حکم عالم پناہی رہی | سدا شیو نی خوش ہو کی بی انتہا | عنایت کی دست قدرت ہزار

زلبس وہ سرکش ہوا کی ہاتہ | لگا پانون پسیلانی خلقت کے ساتہ | ہوا بادشاہ زمین و فلک | ہوئی تابع حکم جن و ملک

مگر بوجہ ہاتہون کا تہا بار دوش | کہ تہا اوسمین ور جوانی کا جوش | بہ تنگ آئی ہاتہون سی بدشیوہا | کہ خم صورت شاخ پر میوہ تہا

بڑہا صورت موج دریای شور | پہاڑون سی کرنی لگا جا کر دور | سب غم سی وی تہا جو ہ سنگ | لگا توڑنی رکمہ کی چھاتی پہ سل

پہلا آخر سس اونکا محل مراد | ہوئی اوسی انرودر والا نژاد | رکم کو ہوئی ملزم دل مین جاگہ | کہ ہو دخت فرزند سی اسکا بیاہ
لگی بہی جو لو اوسکی پروانہ وار | تو بہو نجی لگن ازدہ افتخار | بہان شمع سان گو کہ پروانہ تہے | پر انکار مطلق بہی زیبا نہ تہی
سری کرشن و بلبہدر والا صفات | چلی فرط شادی سی ہجکر برات | رکم نے رکہایا می اقدس پہ سر | تصدق کئی آکی لعل و گہر

برات انرودر کی



بہیرہ یہ صدقی کیا مال نقد | کیا دخت فرزند کا اوس سے عقد
یہ وی کرشن کو بہیکمک نی خبر | سوی دوارکا تم ہوگرم سفر
ادہر سب سلاطین و رئی زمین | ہوئی دریی کاوش و بغض کین
جماتحتہ نرد کا پہر جو رنگ | رکم گرم بازی ہوا بی دورنگ
کیا یک بیک اونکا پاسی پاس | ہوئی سب شش و پنج مین ہر اس
کلنگ ایک تہا راجہ صفات | رکم سی لگا کہنی ہنسکر یہ بات
ہوئی جنکی بلبہدر سی چشمنک | کیا دونون اون مفسدون کو ملا

دل بی نوا سی نوا سی کی ساتہ | ہوا گرم الفت دلاسی کی ساتہ
مبادا عیان کچہ ہو شکل فتور | کہ ہین جمع شاہان نزدیک و دور
دیا طیش غم رکم ناکام کو | بلایا شبستان مین بلرام کو
غرض ہاری بلبہدر جی چند بار | ہوا مدعی اونکی گردن کا ہار
جو تہی دلمین آمادہ جنگ وہ | ہوئی لال غصی سی بدرنگ وہ
کہ کہیلو کسی مرد ہمدرد سی | یہ واقف نہین تختہ نرد سی
کف پاسی پاسی وہ ہاری ہین | جو جیتی بجی دل سی ہاری ہین

سری ست بھامان نکو کار نہیں | زمین کی حقیقت مین او تار نہیں | للین کہنی ہری سی بصد اضطراب | اسی غرق خون کیہی اب بیشتاب
غرض ہرنی کا ماسو درشن سی ہم | جدا کر دیا جامہ تن سی سر | ہوا قتل جب مفسد بیسنہ ریش | مطابق ہوا قول لشن بیش
عنایت کیا اندر کو جاکی تاج | دیا خور کو کنڈل بصد اہتماج | جو تھا اوسکا اک طفل فرخندہ بخت | کیا اوسکو رونق دہ تاج و تخت
جو محبوس نہین دخت الاتبار | لیا ساتھہ اونکو بصد افتخار | غرض دام کا بین کیا اوسی عقد | ٹلا یاز روگو ہر و مال نقد
ادا جب ہوئی رسم شادی تمام | ہوئی سوی بالا وہ گرم خرام | لگی کہنی اوسدم یہ نار دشی ہر | کہ در اجہ اندر کو تم خبر
کلپ برچہہ دین ہمکو بی قیل و قال | رہین تا وہ باغ جہانین نہال | مگر صاف سر پر تب نی انکار کی | شجر کی لیی ہر سے تکرار کی
کیا گو ہزار اہل گلشن نی شور | شجر کو لیا کرشن جی نی بزور | سری اندر تب لی کی فوج عظیم | ہوئی در پی جنگ بیخوف و بیم
بہ نمایش نارد ذی ہنر | مٹا شور و غوغا ہوا فتح سر | سری ست بھامان ہے ہو کر نہال | کیا اپنی گہر مین وہ نخل کمال

ادہیای اکسٹھوان گفتگو ہونا کرشن رکمنی جی سی

کسیدن سری رکمن باوقار | جناب ہری سی تہین ہمکنار | وہ چمکی ہوئی اختر آسمان | شب مہ مین کیفیت کہکشان
کہا ہرنی ہنسکر کہ ای اہل ناز | عبث تمنی مجکو کیا سرفراز | کہان ہم کہان شاہ خوشحال وہ | کہی صاحب دولت و مال وہ
جو سچ پوچہیی ہم تو شایق نہتی | کبہی ایسی رتبہ کی لائق نہتی | تمہارے رونق خانہ غیر ہو | سری طرح پروانہ غیر ہو
نہ ہم اہل دولت نہ ذی خاندان | ہمین ایسی نسبت سی نسبت کہان | سری رکمنی سنکی بی اختیار | لگین روی مانند ابر بہار
سری کرشن ای ہی آغوش مین | او نہین لای بیرجا بہ ہوش مین | کہا بدگمان مجہسی پیاری ہو | چلو بس بس اب مجہ زاری نہو
ہنسی ہی یہ باتین ستاتی نہی ہم | فقط جوش دل آزماتی نہی ہم | وہ بولین براہ پرستندگے | نہین ہون مین کچہ لائق بندگے
کہان زیب نسبت سری سی ہو | حقیقت مین تم لچھمین نا تہہ ہو | غرض دونون سرمایہ ہوش وہ | ہوئی جوش دل ہی ہم آغوش وہ

ادہیای باسٹھوان بیاہا جانا پرمن کا اوہ راجا نارم کا

لگہا ہی کہنی کرشن بنیاد عشر | شبستان مین بنی لگی دلہو عشر | کوئی شمع رو اونپہ ہوتی نثار | کوئی گرد پہرتی تہی پروانہ وار
کوئی نلموی سہلاتی ہی سر کی بل | کوئی دست بستہ لیی مور چہل | لیسر اکی اک لاکہہ اسٹہہ ہزار | ہوئی صاحب دولت افتخار
رکمنی کسی روز یا صد ادب | کیا رکمن پردمن کو طلب | بی فضل ماضی ہوا عذر خواہ | رکہا اپنی گہر مین بصد عز و جاہ
کہا رکمنی سی یہ ہی محمود ہن | کہ دختر ہو ہمصحبت پردمن | قرابت بڑی ہی ورہو سب نفاق | مکمل ہو سر رشتہ اتفاق
سہان کرکی بہر اس راد کو وہ | کیا لیکی ہمشیرہ زادی کو وہ | سوا مبر مین جسدم پڑا ہار گل | تو پژمردہ سب ہو گئی جز و کل
چلی جب سری پردمن کی سہاہ | تو مد مقابل ہوئی صد راہ | طریق عدم اونکو دکہلا کے وہ | ہوئی داخل دار کا اکی وہ

وہین دم بخود دل کی جمعیتی رہی — ابھی تک ہین وہ آگ جو جیتی رہی — سنجم سری اندر عالم پناہ — روانہ ہوئی فوج ابر سیاہ

کیا ہر قدم تیر ارجن نی سر — گریزان ہوا لشکر ابر قہر — وہان می تہا اک اچیت پرست — سدا بادۂ خود پرستی مست

لگا جلنے اوسکا جو صحرا مین گہر — ہوا آتش درد سی نوحہ گر — کہا کرشن جی دیکہی اس حال — یہ کہکر بلائی ردای امان

اوسی لیکی ارجن گئی کے ہر پاس — کہا ہی یہ اک بندۂ پر ہراس — غرض تا غم سی بچایا اوسی — سرفراز و ہمدم بنایا اوسی

گیا سوی صحرا وہ خوش کی عمل — کہلایا وہان اک حسین پل پول — وہ گلزار جادو مکان طلسم — جو تہی مخزن سحر و کان طلسم

سری کرشن و کا نندری اہل جاہ — رہی او ہمین تا عرصۂ چند ماہ — بہرا ہی ارجن نیک روز — ہوئی اپنی گہر آگی رونق فروز

جو تہی متہرا بنداون ارجمند — سوا مہر مین او سکی گئی کرشن چند — گلون مین گلی ملکی ڈالا جو ہار — چلی کرشن جی رتہہ یہ کر کی سوار

یو نہین بہدرا کو جو لی آئی گہر — یو نہین لچہمنا لی ہری ہر نی ہر — نگن چیتیا اک راجہ نامدار — کیا او سنی یون لمین قول و قرار

کرنا تہی جو یکبار مین گاو سات — وہ ہو لائق دختر نیکذات — ہوا سکی ہر مرد دانا دلیل — مگر نا تہہ نی جا گی نا تہی وہ بیل

دیا دخت سیتا کو سلطان نی پیاہ — پہری کرشن گہر کو بصد عز و جاہ — یہ تہین آٹہون ہر ہفت آراستہ — کہ شد رہو خود حسن پیراستہ

سرفراز و سر حلقۂ و سربلند — مہارانی وقصر سی کرشن چند

ادیمای ساتہوان مارا جانا بوما سر راجہیں کا

جلا آتش اک وقت مین دل سن و جیب — زمین نی کیا تہا تب غم سی تپ — برنج و سری کشن نا رد مہیش — ہوئی حلقہ زن دیو و تا گرد میش

زمین نی کہا مجکو بخشو بسیر — جو ہو حاکم کشور بحر و بر — ترقی پر اقبال یاور رہے — وہی خلق پر حملہ آور رہے

کہا تیرا ہوگا پسر نیک نام — دلیر و جوانمرد عالی مقام — کہی تو جو خود بہر قتل پسر — سر گیرشن جی کاٹ لین اوسکا کر

کیا دیو دتون نی جو قول و قرار — ہوا الفل بوما سر نامدار — فلک اوسکی در پر گدائی مین تہے — ملک سر بسر جبہہ سائی مین تہے

گئی سرنگون کجکلاہان عصر — گرفتار کین دخت شاہان عصر — وہ گلچہرہ سولہ ہزار ایک سو — قفس مین ہیسین صورت صید نو

اوڑا سوی بالا و بالا نشین — مہاراجۂ اندر کا تاج رزن — رکہا چہپین کر اوسنی بالای سر

کسیدن سر گیرشن عالی مقام — چلو باغ سر پر دکہادین تمہین — نہال کلب بر جہہ لادین تمہین

غرض ہو گی نشست گر پر سوار — چلی قتل دشمن کو مردانہ وار — جو تہا اوج وہم و گمان سی دور چند

ہوا چار جانب کئی تہی حصار — شرر ریز تہی آتش شعلہ بار — حصار صبا ہو گیا گرد برد

محافظ تہا اوس قلعہ کا دیو مور — ولیکن خالی از عقل نخوت قہر — ہوا طرفۃ العین مین غرق خون

تصادم اجکہ بند تہی او سکی ساتہ — شش و پنج مین آگئی بد صفات — مگر ملک ہستی سی راہی ہوے

چلا گہر سی بوما سر بد شعار — ہوا سہر سی آمادۂ کارزار — ستاری لگی ہلنی افلاک پر

رحمت رہی سب بحال تباہ | ہوئی درد جانگاہ سی شکل کاہ | نرس مضطرب ہو کی مانگی امان | اگر متی ناتوانی سی سب تنجان
کہا ہرنی اگر ورنہیں جیسی گم | ہوئی مبتلائی بلا نب سی تم | کسی طرح سی اونکو لاؤ یہان | نمایان ہوتا صورت اس بان
جہان ہی کوئی بھگت بت قدیم | نہین اوس جگہہ آمد و رفت و غم | چلی الغرض سب تجسس کرتان | اودھنین لیکر آئی لصد عزوشان
شفا سبنی پائی مٹا درد سر | بخوبی ہوئی بارش ابر تر | غرض ہر کو اگر ورنی دی من | مگر ست بھاون کو بخشی دھن

ادھیائی انسٹھوان یہا ہاجانا کالندی کا کرشن سی

سری کرشن بلدیو عالم فروز | گئی ہستنا پور ہین ایک روز | جدشٹر و بھیم و ارجن و نکل | خوشی سی ملی ارجن و عقل و کل
دعا کی بہت پس ازعرض حال | ہین رہی تا موسم سرشگال | گئی بن کو اکدن وہ عالیجناب | مگر پانچون بھائی چلی ہمرکاب
درندون سی خالی کی بنکی بن | ہوئی سب غزالونکی نشی ہرن | نظر آیا اک چشمہ خوشگوار | بہر صورت چشم تر انتظار
لب چشمہ تہی اک زن جامہ زیب | در و درج دلداری و دلفریب | کہا اوس سی ارجن نے اسی اہل ناز | کرو ہمسی بی پردہ افشای راز
کہا مین ہون کالندی اہل سوز | جگر پارہ مہر عالم فروز | بحکم پدر ساکن آب ہون | بی کرشن ماہی سی بیتاب ہون
جو دیکھا اوسی ہجر مین بیقرار | کیا ہرنی خود اوسکو بہتہ پر سوار | بنایا بہر اک لبھو کرمان نی گہر | خوشی سی رہی دونون ہا ہدگر
کہا ارجن نی یہ اگر کہا | کہ مدت سی ہی شدت اشتہا | جو ہین شاہ و فرمانذہ بحر و بر | مہاراجہ اندر کا ہے خطر
فقط حکم کی ہون مین ہیدوار | چرون دشت مین سبزہ برگ و بار | چلی سوی صحراوہ با صد غضب | کیا ہرنے ارجن کو سانم اوسکی تب
چراگاہ کہائی چری مرغزار | وہ آتش ہوئی ہر طرف شعلہ بار | اسد ہوگئی مثل آہو کباب | پلنگ اجل پر ہوئی گرم خواب



کیا یہہ آئینہ دل مین غرور — نہین مجھسا دراز ما کوئی اور — مگر ہتی اوتار رحمت بلند — نہین جسکو مطلق پہونچتا گزند

قدم پر قدم پر ہوا بی خبار — سب احوال ماضی کیا آشکار — بنی ہر بہ شکل سری رام چند — دکھایا اوسی جلوہ ارجمند

کیا اوسنے پہر جاکے منتی سہی بیاہ — وہان جب گئی تین گذر آئی بہت دن — گئی دوارکا کو جو تہی سوی دشت

خبر سنکے خلقت ہوئی بدحواس — لگی پہرنے آنکہون مین تصویر یاس — سر بگرشن آ پہونچی با صد خروش — تو آیا ہر اک جسم بیجان مین دم

غرض از رہ الفت و اتحاد — وہ من ستراوت کو دی ہو کے شاد — ہوا تب وہ دریای خجلت مین غرق — عرق آگیا پانون سی تا بہ فرق

دیا آخر غش سے بہامان کو بہا — وہ من پہر کسی ہر کی بیٹی نگاہ — جناب ہری نے انکار کی — وہ من اوسکو واپس تبکرا کی

ادہیای اٹہاون ما راجا ستراوت کاست وہنا کی ہاتہ سی

سنی کرشن و بلدیو جی نے خبر — کہ ہین پانڈو پر صدمہ سخت تر — گئی جانب ہستناپور وہ + — کہی جوش الفت سی مجبور وہ

یہان جاد و اک ست نہا تہا نام — دلیر و قوی ہیکل و تند گام — بی ست بہامان وہ تہا چشم تر — کہ پیغام عقد اوس سی تہا مشتہر

کہا کرت برما اور اکرور نے — کیا کرشن سی ستراوت نی بیاہ — نہ کی تجھہ پہ چشم کرم سی نگاہ

کیا خلق مین تجھکو رسوا عام — اگر حوصلہ ہی تو لے انتقام — وہ من پہ چمین نی کہا تکر اوسکا

مگر کرشن سی دل مین تہی ٹہار — پی زندگی خود وہ مرتا رہا — تردد سی پامال تہا کشت دل

ادہر جب ہنگامہ غم ہوا — بپا چار سو شور ماتم ہوا — ہوئین مضطر و شد رو در دمند

گئین ہستناپور مین ہر کی پاس — سنائی وہ کیفیت درد و یاس — مرض یہ وہ ہی جسکا چارہ نہین

ہوا تہا جو جرم بعید از ادب — چلی خونہا لینے با صد غضب — گیا کرت برما اور اکرور پاس

ہر اک نی کیا چشم دل سی پر آب — گرایا اوسی صورت اشک تر — بصد خوف اکرور کو دیکی من — کیا خانہ ویران نے ترک وطن

گریزان ہوا تن بہ تقدیر وہ — چلا سہم کر صورت تیر وہ — سری کرشن جا پہونچی پاکر خبر — لیا کاٹ چکر سو درشن سی سر

کیا پردہ زندگی کو کہ فاش — مگر من نہ ہاتہ آئی وقت تلاش — ہوئی والنسی بلرام گرم سفر

اودہ مین جو تہا حاکم دلفروز — خوشی سی ہوئی اوسکی محفل فروز — سکہایا اوسی طرز جنگ گدا

نپائی اودہ مین ہی اوسنے کمی — پہری دوارکا کو بصد جستجو — کہ جد بیشنو نکو نہین کچھ ہراس

جو ہی ہر طرح بی گزندی نہین — بسند آگئی خود بسندی نہین — گہسین تاکہ سب پہر جیون نیاز

یہہ کہہ سنکے اکرور والا گہر — ہوئی والنسی تیرتہہ کو گرم سفر — ہوئی سبکو بیماری لاعلاج

کوئی دف سی دق تہا کوئی مضمحل — کوئی غم سی رکتا تہا جاتا ہے سل — کوئی لرزہ و تپ کی بیمار تہا

کوئی درد سر سی پیکتا تہا — کوئی درد آشوب سے چشم تر — کئی سال تک قحط سالی رہی

کوئی جادو اک ستراوت تہا نام — رہا طاعت خور مین اُنکے مدام — مقدر جو چمکا بر سیہر — سری سورج اوسپر سوے گرم مہر

بصد لطف من اوسکو بخشی شتاب — چمک مین جو تہی صورت آفتاب — کہا تم پرستش کرو اوسکی گہر — ملی دولت و مال و لعل و گہر

کیا کشور خود سری اوسنی زبر — کہ تہا مال دنیا سی من پاکے سیر — اوگلتی جو تہی زر وہ شام و سحر — منون من سی سونا ہوا اوسکے گہر

گیا بزم تہی کرشن مین ایک روز — دکہایا وہ سرمایۂ دل فروز — ہوا دل مین جد بخشینو نکو گمان — زمین پر یہ ہی نیر آسمان

یہ تجویز و منصوبہ بزم عام — ہوئی کرشن جی اوس سے گرم کلام — کرو اسکو نذر شہ اگر تین — یہ ہی لائق اور گہہ اوگر تین

نہ بہائی اوسی خود غرضی سی بات — کہی اپنی پر تین بہائی سی بات — بصد دور اندیشی و عقل و فن — پی احتیاط اوسکو سونپی وہ من

وہ من اوسنی رکہی بطرز درست — گیا سوی صحرا وہ چالاک و چست — ہرن پر کیا اسپ کو گرم خیز — وہ رم کر گیا جو کڑی آنکہ تیز

کسی جانب اک دشت مین تہا رہتا — سراسر پہ از کژدم و مار تہا — خجل اوس سی تاریکی چشم کور — کہول بہر گور و گوزن اوسکو گور

سر خار سی اوسپہ جہپٹا جو ببر — کیا چاک اوسی مثل مرغان صبر — کئی الغرض کشتہ اسپ و سوار — وہ من جہین کر لیگیا سوی غار

اوجالا ہوا رقبۂ غار مین — چمک اہ تہی بجلی شب تار مین — وہان جامونت اک نکو نام تہا — جو لنکا مین رام سری رام تہا

اسد اوسنی مار الصمد عقل و فن — وہ دی دنتمر جامونتی کو من — ہوا قصۂ عیش خواب خیال — سنا جبکہ ستیراوت نی حال

نہ کچہ آب و خور سی رہا اعتقاد — نہ تہی خواہش زین سونکی یاد — کہا اپنی ہمجولہ ایک شب — کہی دمبدم مجکو جوش تعب

برادر کو مارا بہ درد و گزند — وہ من لیگئی ہین سری کرشن چند — ولیکن اوسی تہی کہان تا ضبط — کہا اپنی صحبت مین تہا خستی لبط

خبر ہو گئی جب مشہور عام — ہوئی منتشر کرشن عالی مقام — کئی سوی صحرا پی جستجو — ملی تا کہ کچہ نخل مطلب کی بو

نظر آیا نقش سم راہوار — ملی خونین تر استخوان سوار — ملا لاشۂ ضیغم صف شکن — جو تہا طعمۂ گرگ و زاغ و زغن

کہا سا تہیو نسی کہ دلسوز تم — رہو منتظر تا بہ دہ روز تم — رہی سب سر غار پر یار غار — ہوئی خود وہ داخل بصد افتخار

وہان جامونت جام صہبا جمی — مسہری پہ سوتا تہا با صد سرور — ہوا اوٹہہ کی آمادہ رزم وہ — کہ تہا فی الحقیقت اولوالعزم وہ

جامونت کا سری کرشن سی عذر و معذرت کرنا اور قدمون پر سر رکہنا



ہوئین دیوکی شادی سری کرشن جی کی پیدایش ہوپر تصدق کیا نقد دل غرض حسب دستور و آئین بید کیا بیاہ دونوں کا باصد امید

ادھیای چھپنواں بیان پیدایش سری پرمن کا

کسی دن گیا سوی کیلاس کام — جمایا وہاں نگ عشرت تمام — بسنتی وہ موسم عجائب بہار — وہ کیفیت گلشن و سبزہ زار

وہ رشک گلاب جوی جمین — ہوئی تازہ اک آبروی جمین — لگین گرنے شاخ شجر جھوم جھوم — صبا نی لیا عارض گل کو چوم

ہر اک محو عشرت پرستی ہوا — سدا آشیو کو بی جوش مستی ہوا — ہوئی آتش قہر سی خشمناک — جلا کر کیا اوس علی دلکو خاک

وہ رت کام کی زوجۂ اجر جاں — ہوئی محو زاری بیا نگ بلند — کہا قصر شمبر مین کر تو قیام — ملی گا تجھے پھر یہ نا کام کام

سری کرشن کی گھر مین گا بسر — شہر پرومن اہل علم و ہنر — بہاویگا دریا مین شمبر اوسی — نگل جاویگی ماہی ترا دشمنی

مگر بطن ماہی مہی ہو کر نمود — ملی گا تجھی پر وہ دریای جود — وہ رت قصر شمبر مین پیدا ہوئے — پی زار قدرت ہویدا ہوئے

ادھر سب کو تھا انتظار مید — تولد ہوا طفل عالی مقام — رکھا پرومن اہل دانش نے نام

منجم لگے کہنے سلطان سے آہ — یہ ایام طفلی مین ہوگا جدا — بہار جوانی دکھائیگا یہ

کہا جا کی شمبر سی نار دنی حال — نہین اپنے حاسد کا تجھکو خیال — ہوا ریب کا شائہ کرشن چند

بنا تند خو پھر وہ شکل عجب — کسی گوشۂ قصر مین آ دبا — اوڑایا گل تر کو مانند بو

سمندر مین پھینکا بصد مکر و کید — بہایا در بی بہای امید — مگر مچھ نے اوسکو نگلا شتاب

فرو گوہر درج شاہی ہوا — قمر داخل برج ماہے ہوا — وہ ماہی پھنسی دام صیاد مین — گئی بزم سلطان نا شاد مین

کیا خاصہ پرنے جگر چیر چاک — نظر آیا اک جلوہ گاہ نور پاک — بی پرورش تجھکو بخشا پسر

کہا رت سی نار دنی ہو شاد کام — سری پرومن ہین یاد تا کام — ہر اک مردم شہر تھا چشم تر

کہا جا کی نار دنی از راہ پند — نہ ہو پھر لخت جگر درد مند — یہ باطن ہی ظاہر پہ ظاہر نہان

جما جب ادھر کچھ جوانی کا رنگ — سکھایا اوسی رت نی آئین جنگ — مجھے دوار کا لیچلو اپنے گھر

یہ سنکر ہوا اونکو جوش تعب — کہا جا کی شمبر سے ما عفیب — کرون تیرا دم بھر مین کام تمام

یہ کہکر ہوئی پھر وہ سرگرم جنگ — کیا صورت آئینہ اوسکو دنگ — قلم کر دیا تیغ بران سی سر

وہین اوج گردونسی آیا بوان — اوڑی رتکو لیکر بصد عزو شان — نور کرشن ہوئین شکل آئینہ دنگ

کیا آگی نار دنی حال آشکار — ہوئین وہ کمنی پرومن پر نثار — ملا مال گم گشتۂ اصل و سود — لگین کرنی سری ادا سجود

ادھیای ستاون بیان حال ستراجت کا

کہا اونکا مطلق نہین اعتماد — جہان جائین فوجان کچھ نکچھ ہو فساد — لہین شادی عام مین غم نہو — یہ صعف صورت زلف برہم نہو

جراسندہ بولا بہ بانگ بلند — قوی ہین زبس بکہیر و کرشن چند — مجھی معتقدہ بار دیگر شکست — ہوئی خود وہ اظہار ہون بار پست

عیان کوئی مشکل قباحت نہو — کہ دعوت مین پیدا عداوت نہو — رکم نی کہا کچھ نہین خوف شر — سمجھ لین گی ہم اونکو نو عدگر

ادہر ذکر شی کرشن و بلرام تھا — محل مین اودہر مجمع عام تھا — سری رکمنی جی غرض وقت شام — ہوئین جانب مندر گرم خرام

پرستش ادا کرکے انداز سے — چلی ناز پروردہ اک ناز سے — اوسیدم سنری کرشن عالی تبار — ہوئی گرم رو رتھہ پہ کرکی سوار

محافظ ہوئی کل سی زیر مرصع — ہوی جیتی جی صورت مرد بہ — سنی جب یہ بلدیو جی نی خبر — چلی لیکی لشکر بصد کر و فر

ادہیای پچپن شکست ناجراسندہ شپال رکم کا

کہا ہرنے رکمن سے اثنای راہ — کرونگا مین شادی سی گہر چلکی بیاہ — پنہایا گلی مل کی اک ہار گل — لگایا گلی اونکے زنار گل

بصد جوش الفت جو کی شکمہ دہر — تو فوج عدو رہگئی سنکے سن — جراسندہ و شپال ہوکر بہم — ہوئی حملہ آور بصد جوش غم

گہری فوج دشمن سبکی لی کٹا — گٹانی اوسندر کریا جمگٹا — کہا حاسدون نے بیانگ درشت — گریزان ہو ہمکو دکہلائی پشت

رکا تا جو دل رک گئی قی کی باگ — برسنے لگی پھر تو میدان مین آگ — سر لاشہ پر لاش گرنے لگے — اجل اپنا منہ کہولی ہرنے لگی

مخالف ہوئی غرقہ خون ناب — یہی فرق احباب مثل حباب — سراسر کیا سر بلند دنکو پست — گریزان ہوئی دونون کہنہ شکست

ہوئی ایسی نوبت کہ شرمندگے — گران ہوگیا جامہ زندگے — کہا جو گیا اب مین کرونگا پھیر — یہ دہن ہی کہ جگلی سی جاون دلیر

جراسندہ سمجھا کی گہر لیگیا — سراسیمہ و چشم تر لے گیا — ہوا یان جو شپال کا حال بد — ہوئی اوسکی مادر کو دان فال بد

پھر کہنے لگی چشم جب آئی چینک — دہڑکنے لگا دل ہوا غم شریک — ستا باری مت گیا جاہ و اوج — گئی متی دلمن لینے کہو آئی فوج

بنی کی بدولت یہ نوبت بنی — بنا بن کی پہونچی مگر گت بنی — رکم نی سنا حال جنگ و جدل — چلا گہر سی اک چہونی لیکی دل

کہا کرشن جی نی نہ جیتون اگر — کبھی جیتی جی پھر نہ آؤن مین گہر — لگی ہونی جب فوج ہلدہر سی جنگ — چلا وہ سوی کرشن جی کہونگہٹ سے تنگ

لگا جب وہ سر کرنے چلا کی تیر — تو رکمن ہوئین سہم کر گوشہ گیر — اودہر شکل گہونگہٹ سی گہونگہٹ اوٹ

سری کرشن فرمانی نہی بار بار — سری رکمنی تم دہو بی قرار — بڑہی شان خفت گئی آن بان

چلا تیر جنجلا کے مانند تیر — سر دست اوسی کر لیا دستگیر — کہا رکمنی نی امان بخشیے — براہ کرم نقد جان بخشیے

لیا باندہ رتھہ سی بصد قہر و فن — تراشی وہین ابرو و سر کی بال — پھری جبکہ بلبھدر بعد از ظفر — لگی کہنی محبوس کو دیکھکر

عوض اوسکو ہرنے نرالا دیا — خسر پورہ کو کیا کسالا دیا — غرض اوسکو چہوڑ الحال تباہ — سری رکمنی سی ہوی عذر خواہ

رکم ہوگیا سحر غیرت مین غرق — کہا آگیا جوش مردی مین فرق — کرونگا ہین ترک لباس — نہ جاؤنگا تا زندگی شہ کی پاس

لیا پھر اک شہر نزہت مقام — کیا مشتہر بھوج کٹ رکھی نام — اودہر کرشن و بلدیو جی آئی گہر — ملی سب عزیزا کی باکر و فر

زمین و فرش چکر مین ہوجسے عرش — بچھا سر بسر نور کا جسپہ فرش — نہ تھی چاندنی چادر مہ سو کم — وہ جاجم کہ پای نظر جای جم

بہم جا بجا مطرب دل نواز — بجاتی تھی ساز و لے کر کے ساز — غرض وان وہ سر حلقہ انجمن — ہوئی صحن گلزار مین جنمہ زن

کہا نامہ بر سی کہ ای ذی ہنر — سری رو کمنی جی کو کر دو خبر — شہ اوگر تسین الفت ل ہی ان — لگی کرنے بلبہد رسی یون بیان

جبراسندہ وان جائیگا یکی دل — مباداہو کچہ ہیر سی رد و بدل — مناسب ہے بو فوج شاہی تمام — مدد کی لیی تم ہو گرم خرام

چلی فوج بہیر نجہ و شش کرور — شش و پنج مین جس سے ہوان ہوئی — جو نقارہ اوس لمین بجنے لگا — تو بادل ساگر دون گرجنے لگا

قریب سری کرشن والا گہر — ہوئی خیمہ افگن بصد کر و فر — او دہر گہر سی حشیال انتظام — چڑہا بیاہنی کو بصد احتشام

قدم باقدم رہ جیس تیرہ سر — جلو مین جرا سندہ پر شور و شر — پی پیشوائی بصد عز و جاہ — گئی حسب دستور دستور شاہ

اقتار اکسی قصر و لخواہ مین — مسخر کیا خر کو خر گاہ مین — سنی مقدم کرشن کی جب خبر — گیا بہیکہک وان کو با چشم تر

ادا کر کی رسم ضیافت تمام — گیا یار کہ گوشہ نیک نام — او دہر رو کمنی زن مبتلا بہتیرن — طپان صورت ماہی آب تہیرن

کبہی کہتی ابتک نہین آئی ہر — مری سوز دل کی نلی کچہ خبر — اگر مجہہ مین کچہ بختیاری نہین — سزاوار خدمتگزاری نہین

مباداگر ہوگیا بیاہ کل — تو دم جائیگا بیکلی سے نکل — خواصین لگین کہنی بی اتنیا — عبث ہے سری کرشن کا انتظار

چلی آتی ہر کسطرح آپ سی — نہ رخصت ملی ہوگی ماں باپ سے — کوئی بولی ہر ہونگی تم سی بہم — کوئی مہ مین جائین گی مثل دم

کہ اتنی مین حاضر ہوا نامہ بر — کبہی آمد فصل گل کی خبر — پیلا دفعتہ اون کا نخل مراد

کہا نامہ بر سے کہ بار دگر — سری کرشن کو جا کی کر دو خبر — جو ہی مندر دیوی کا منشور عام — پرستش کو مین جاؤنگی وقت شام

قدم رنجہ فرمایئے وان اگر — رکہون خاکیا اپنی بالای سر — او دہر کرشن و بلدیو بصد افتخار — گئی بہر گشت شہر و دیار

ہوا شور آمد مچی دہوم دہام — تماشائیون کا ہوا ازدحام — پدرسی لگا کہنے با صد غضب

سر یکرشن کیون بی سبب آئے ہین — یہ خود یا کہ حسب الطلب آئے ہین — کیا قصر ششپال مین ورد مند — بیان کی وہ کیفیت کرشن چند

سری کرشن کا رکمنی جیکو رتہہ پر بٹہالیجانا



کہا کرشن کی گر غلامی ملے — تبھی خلعت نیکنامی ملے — شہنشہ نے سنکر سراہا اوسے — کہا آفرین دلسی چاہا اوسے
رکم بول اوٹھا تب بانگ بلند — کہاں ہم کہاں صحبت کرشن چند — درِ قلزم شہریاری نہیں — وہ شایستہ رشتہ داری نہیں
چندولی کا حاکم ہے شیپال نام — سزاوار نسبت وہی الاکلام — رکم نی بوفت سعید ایک روز — روانہ کیا قاصدِ دل فروز
بہت خوش ہوا وہ شہ بد صفات — چلا پھر چندولی سہی بیحکد برات — سری رکمنی نی سنی جب خبر — ہوئیں تب سراسیمہ و منتشر
کہا اک برہمن سے ای نیکنام — سوی دوارکا تم ہو گرم خرام — کہو ہری آجائیں جلد تر — کہ یاں حالت دل ہی نو عدگر
یہاں بیاہ کا معرکہ گرم ہے — مقام حیا موقع شرم ہے — دیا لکھہ کی پھر نامۂ اشتیاق — زبانی کہی داستان فراق
گیا الغرض قاصد ارجمند — اوٹھی پیشوائی کو شہی کرشن چند — بٹھالا سرِ مسند زرنگار — قدم دھوئی خود از رہ افتخار
کہلا کر اوسی تحفۂ جز و کل — سولا یا سر بستہ نرم گل — کیا منع گو داب آداب نی — لگی سر بسر دست و پا داب نی
دیا اوسنی تب نامۂ اشتیاق — کہا فرطِ فرقت سی حال فراق — غرض صورت چشم کہولا جو خط — پیا از جذبۂ شوق تنہا سر نقط

اوہنای چون جانا کرشن کا اور لانا رکمنی جیکو

بوقت سحر ہو کی رتھہ پر سوار — چلی کرشن گہر سی بصد افتخار — ہرن پر پڑی دہنی جانب نگاہ — شگون اونکو اس آیا اچنای راہ

شبیہ سواری بلدیو جی کی



نظر آیا وہ شہر زینت سرشت — زمین پر جو تھا رشک باغ بہشت — ستارون پر سا وہ زرین خیام — درو بنمبن تامی کی پردی تمام

ہوا رات جب سو نشی وہ سر گرم جنگ
کیا عرصہ زندگی اونپہ تنگ
گئی جگ رہائی خور و خواب وہ
ہوا رات جب سو نپر ظفریاب وہ

کہا لہو نے کہا ای شہ ذی حشم
بس اب لی ذرا فرش راحت پہ دم
گئی جگ ہوئی مٹ گیا خاندان
نہین اب تری سلطنت کا نشان

تری محفل عیش باقی نہین
وہ شیشہ وہ ساغر وہ ساقی نہین
کہا مجھکو ہی آرزو صبح و شام
کرون آہوی خواب آرام رام

کہا کوہ پر جا کی ہو گرم خواب
نہ وان جا سکیگا کوئی بیحجاب
جگہائی گا جو خاک ہو جائیگا
کنار اجل مین وہ سو جائیگا

غرض کوہ مین وہ جفاکش رہا
دل سنگ مین مثل آتش رہا
ہوا کلجگ تو وہ خاک جب
کہانی درشن نی اوسکو تب

کہا باعث مقدم پر بہار
کیا قصہ کلجگ آشکار
کہا اوسنی مین اک گنہگار ہون
مگر مغفرت کا طلبگار ہون

کہا کرشن نی جا کی سوی شمال
رہو گرم طاعت پی اتصال
ترا جنم ہوگا کسی رکھ کے گھر
ملیگی تجھی مکت بار دگر

قدم پر گرا باندہکر ہاتھ وہ
گیا جانب بدری ناتھ وہ
ادہر ہرنی لی پہر جو تہا کی را
کیا لشکر کلجگ کو تباہ

ادہر وہ جراسندہ پہر لیکی فوج
چلا دل مین لہرا کی مانند موج
دکہانی جو تی قدرت آشکار
تو لی کرشن و بلدیو ہرنی راہ فرار

تعاقب کنان لشکر اہل زور
چلا صورت موج دریای شور
بہت دست و پا ماری کر کر کی جو
نپائی مگر بحر قدرت کی تہاہ

چڑہی کرشن و بلدیو کسی کوہ
لگی دیکہنی دشمن خیرہ سر
زبس نا ریون کو جو تی لمبی لاگ
لگا دی تن کوہ مین جلکی آگ

مگر دونون غائب ہوئی مثل لو
گئی دوارکا مین وہ فرخندہ خو
چلی وان سی پہر حسین و غل
کیا شہر متہرا مین جاکر عمل

ادیسواں ۵۳ بن بیاہا جانا بلدیو جی کا اور آغاز رکمنی منگل

جراسندہ جب کر چکا انتظام
کہ ہو عقد بلبہدر والا مقام
گیا تختگہ کو بصد احتشام

ہوئی بزم شہ مین یہ تجویز عام
کوئی ریوت اک شاہ نامی ہنر
دلیر و سپہدار فرخ سیر

شہ اوگرسین الغرض لیکی فوج
گئی وان بصد تبہ و شان و اوج
کیا فرط شادی سی بلدیو بیاہ
بہری دوارکا کو بصد عز و جاہ

لگی کہنی سکمد یو عالی نسب
سنو شادی کرشن کا حال سب
کہ کنڈل پہ اک شہر غدار تہا
وہان بہیشمک نام سردار تہا

ہوئی اوسکی گہر دخت فرخ سیر
اطاعت کرین جسکی شمس و قمر
سراپای عصمت نکو کار تہی
سر جانکی جی کا اوتار تہی

ہوئی جمع اکر منجم تمام
سری رکمنی رکہدیا اوسکا نام
کہا ہی یہ اک دختر بیمثال
سری کرشن ہی اسکا ہونگا وصال

بہارا وسپہ گرنی لگی کہوم جہوم
لیا حسن نی پای اقدس کو چوم
کسیدن سری نارد ارجمند
گئی بہر ما یہ بوسی کرشن چند

کہا رکمنی جی کا مانند نور
ہوا خانہ بیہمک مین ظہور
خیالی قدم اونکا بی پردہ تمام
سعادت کری اونکو جہک کر سلام

جہانمین نہین طاق و ابرو کا
بیان ذہن مین نہین جا گفت
لگی ہی جو اوس کا نکی لو سی لو
تو موتی ہین حلقہ بگوش اوسی مو

سوا آپکی اونکا ثانی نہین
کوئی لائق قدر دانی نہین
بڑہا سنکی جوش تمنای دل
کہ جائین ہم اوس نور کامل سی مل

سوی محفل بیہمک ایک روز
سری رکمنی تہین جو بالای بام
ہوئین طالب وصل سنکر یہ نام

یہ عالم رہا پہر تو شام و سحر
ادہر فکر رکمن ادہر ذکر ہر
لگا کہنی اک روز محفل مین شاہ
کہان کیجی رکمنی کا بیاہ

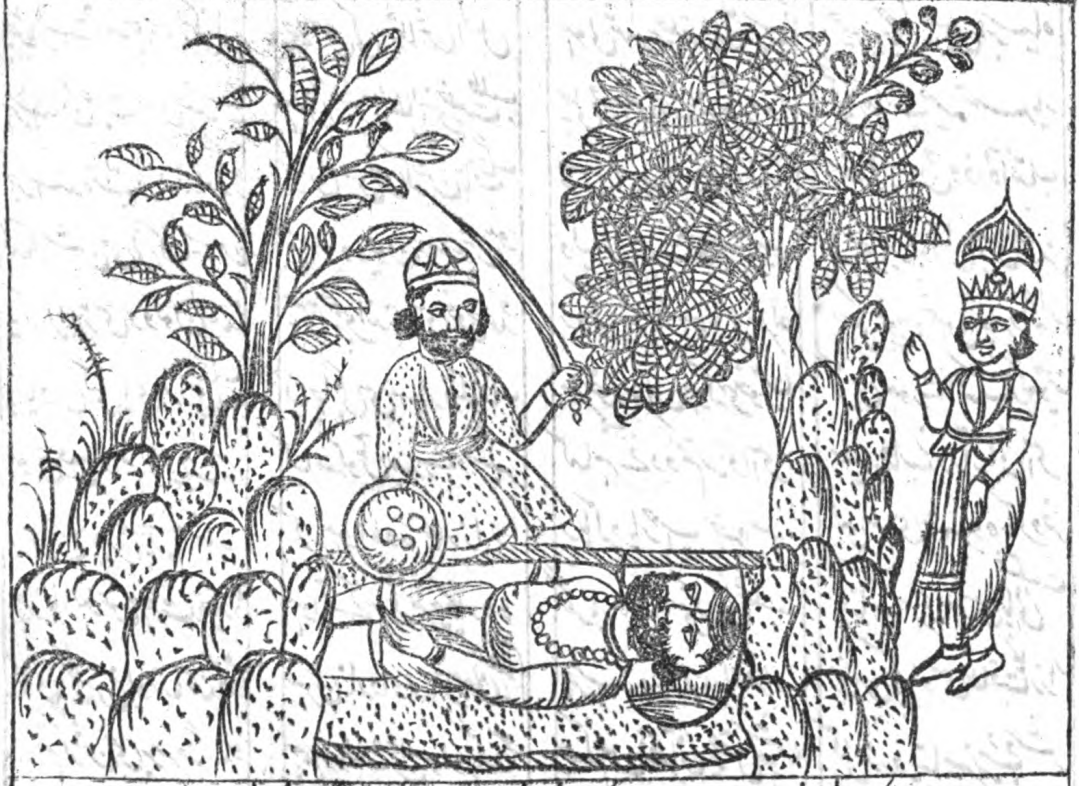
لگی لینی حضار شاہ سنکی نام
بتانی لگی رتبہ و احتشام
ترکم کیش پور و فا کیش تہا
سخن پر ورود در اندیش تہا

یہی قصر شاہی ہنین سر بسر — یہی گلشن و برگ و بار و شجر — بسا جاکی جد نشینون ہین دھان — بسی جسطرح جامہ تن مین جان
غرض دوارکا اوسنی طیار کی — زبس جستی و عجلت کار کی — بسایا وہ چکر سو درشن یہ شہر — جو تھا حسن خوبی مین یکتای دہر
وہان لیکی جد نشینون کو تمام — بسایا اوسی شب بصد انتظام — مچانا گہان شور دریای شور — ہوا باد صرصر سی موجون کا زور
بشر جاک اوٹھی بستر خواب سے — تعجب ہوا شور ش آب سے

اوھیائی باون ۵۲ مارا جانا کالجمن کا

چلی ولسی شی کرشن عالی وقار — ہوئی دفعتہً کالجمن سے دوچار — نظر آیا جب اوسکو پیتامبر — تو لپکا وہ بی پردہ باچشم تر
اوڑی ولسی نور گرانمایہ وہ — تعاقب کنان صورت مایہ وہ — تماشای قدرت نے پایا ظہور — بباطن قریب اور بظاہر نحی دور
رہا صورت دود آتش وہ سات — مگر آیا نور مجسم نہ ہاتھ — گئی کرشن اک دامن کوہ مین — پڑی روح تازہ تن گوہ مین
وہان کوئی سوتا تہا مچکند نام — فلک رتبہ وصاحب احتشام — اوڑہایا اوسی اپنا پیتامبر — چھپے گوشہ کوہ مین جاکی ہر
تعاقب کنان وہ بہی پہونچا شتاب — تو دیکہا مخالف ہی سرگرم خواب — عمل ہین سمجہ اوسکو مثل عمل — جگایا وہین فتنہ بر محل

چھپنا سری کرشن کا پہاڑ کی کہوہ مین اور مارا جانا کالجمن کا مچکند کی نگاہ سے



کہلی اوسکی جب دیدہ نشہ ناک — ہوا کالجمن صاف جل بہنکی خاک — پر بچہیتے نے پوچہا کای نامدار — کرو حال مچکند بہی آشکار
کہا شاہ تہا کوئی مچکند نام — جوان بخت و سلطان عالیمقام — ہوئی رکہہ جو سب سے چہپنے بنا — تو دامان مچکند مین لی پناہ

ہوا حکم جسدم یہ اگرور کو — روانہ ہوئی ہستناپور کو — سوی بزم ورجودہن نامدار — گئی شادخرم وہ ذی اقتدار

لگا کہنے ورجودہن نامور — کہو حال لسدیو بلد بود ہر — شہا گرسین اب ہوئے نیکنام — نہین اونکو اپنی یگانو نسی کام

روا رکہہ کی فرزند پر قہر سخت — ہوئی خود وہ فرماندۂ تاج و تخت — سنی جب سراسر یہ تقریر شر — گیا ایلچی واں سی کہتی کر گہر

بدر بہگت کو لی لیا اپنی ساتھ — قدم پہ گری باندہکر دونون ہاتھ — کہا بس بس ای مادر مہربان — غم پانڈ مین تم نہو نیم جان

یہ افسانۂ درد و غم ہیچ ہی — دم آدمی دم بدم ہیچ ہے — کہا اوسنی ہین کرشن ہلدہر بخیر — بغیر اونکی یان حالت دل ہی غیر

ہوا شاہ ورجودہن نامدار — کیا شیوۂ خود سری اختیار — مہان ارجن و بھیم و سہدیو نکول — جدشٹر ہین پابند آزار و بیم

کہو کرشن سی آکی یہ ہو نہین شتاب — کہ ہی دم بدم کثرت اضطراب — پہری والسنی کہہ سنکو اکرور تب — گئی پیش شہی کرشن عالی النسب

کہا موہمو سب جو دیکھا تہا حال — سنایا وہ افسانہ پر ملال

ادھیای اکاون اُرنا جراسندکا کرشن سی

جہان مین تہی کو عشرت پیدار — مگر بانوی کنس تہی بیقرار — لب خشک پر نالۂ بی اثر — روان خود بخود چشمۂ چشم تر

نہ نغمہ کی دہن تہی مے کا خیال — گئین اپنے میکے کو با صد ملال — پدر اونکا دیو جراسندہ نام — زبردست و بدمست و غوغا عام

سنی اوسنی جب یہ استان ملال — ہوا مثل آتش تپ غم سی لال — کہا نام جد بنشیونکا فقط — مٹا دو نگا مانند حرف غلط

چڑہا بست و سہ چوہنی لیکے دل — چلا جل کی بہر تلاش اجل — ہوئی شہر پر حلقہ زن یون سیاہ — چمن پر چہکی جیسی ابر سیاہ

ہر اسان رعیت ہوئی جسکو سب — ہوئی کرشن سی طالبی رخصت طلب — چلی فوج مین تہہ پہ ہو کر سوار — گئی جانب خیمۂ شہریار

جراسندہ تب بول اوٹہا بیدرنگ — نہین مجہسی شہی کرشن کو تاب جنگ — لڑین آگی ہلدہر جو ہو اونکو تاب — مقابل ہون و ذرہ آفتاب

کہا کرشن جی نی کہ خاموش ہو — نہ یہو دہ یون برسر جوش ہو — دلیر اہل ہمت کو ہنسنی نہین — گر جتی ہین بادل برستی نہین

یہ کہلا اوڑی دونون مانند یو — چلی پیچہو آندہی سی فوج عدو — جہکی فوج دشمن یہ مرد انہ وار

پیادی کئی پای مردی فرنگ — روکی پہر جما کر وہ پای قرار — گری صورت اشک تر گود مین

ہوئی فوج دام اجل مین اسیر — کیا شہ کو بل بہدر نے دستگیر — نہین تاب زور آزمائی اسی

گری جمع پہر جہپٹے بے شمار — مگر ہوا مادۂ کارزار — رہا کر دیا رجہپٹے خیرہ سر — گئی سوی متہرا وہ ہار کر و فر

چڑہا الغرض ہفتدہ بار وہ — ہوا آکے سرگرم پیکار وہ — مگر بار بار اوسنی کہائی شکست — جناب ہری ہر سی پائی شکست

کوئی کلجمن دیو تہا تندگام — سری نارد اوس سی ہوئی ہمکلام — مہین کچہ اوسی طاقت کارزار

جو تم کرشن جی برسر جنگ ہو — جراسندہ لیتا ہی راہ فرار — گئی زرد پتیا مسز بیدہش

اوسی جانیو دلمین سے کرشن چند — جو کم سن نظر آئی پر عقل ہوش — تو حد سے مخالف ہوا سد راہ

ہوا حکم یان لیسو کر مان کو تب — کیا شہر گہیرا اوسنی لاکر سپاہ — یہی نقشۂ شہر شنک جنان

اسیطرح کی در بہی ہون مکان

پڑی رہتہ پہ جب کو پیونکی نظر — تو نرگس صفت وہ گئین منتظر — کوئی بولی شاید کہ پھرآتی ہین — مگر بعد مدت کی گھر آتے ہین

کوئی بول اوٹھی بادل مضمحل — وہی ہی نہ اکر در آشفتہ دل — کوئی بول اوٹھی وسکا او دہی نام — یہ ہی کرشن کا قاصد خوشخرام

برہین الغرض وان سی رک رک گئی — جو بون حلقہ زن ہوا حلقہ زنی — تو اوتری وہ سر حلقہ انجمن

غرض گوپیان لی گئین گھیر کر — ہوئین جمع جسدم وہ دست دمند — ستایا اونہین نام کرشن چند

کہا اب کرو تم فقیرانہ بھیس — سنا جب اون شعلہ رویون نے حال — غضب سے ہوئین مثل آتش وہ لال

کوئی گلبدن جل کی رونی لگی — کوئی ٹکٹکی باندہ کر رہ گئی — کوئی خشک لب چشم تر رہگئی

کوئی بولی تاب طلاقت نہین — کرم ہمپر اب اک نگہ کیجئے — بس اب اپنی دفتر کوتہ کیجئے

کوئی بولی یہ قاصد بی خبر — مقرر ہی کبجا کا پیغامبر — کوئی ہوکی بیدم سسکنے لگی

کوئی بولی چل ای نسیم سحر — کسی دن نہ اوس گلکی لادی خبر — کشش کرکے لا اونکو بہر ملاق

کوئی بولی ای آہ پر سوز دل — تڑپ کر ذرا اونسی در پردہ دل — تو اک بولی جنہلا کی با چشم تر

حذر کیجئے سانولی رنگ سے — بہرا ہی یہ افسون نیرنگ سے — دل جانکہ ڈس لینی والی ہین یہ

بہرین جب وہ سرگشتہ و چشم تر — تو اودہو کو مہمان کیا اپنی گھر — عجب کیا جو ہو باغ جنت کی سیر

یہانتک جو آئین ہی اونکو عار — گئی شہر متہرا کو مشہور بات — ہوئی نند سی ملکے رخصت طلب

مری رودہنی جی کو کرکے سوا — عرض آگی اودہو بجوش طرب — کہی سب وہ کیفیت بیش و کم

مری رودہنی جی کو کرکے سوا — گئی شہر متہرا کو مشہور بات — ہوئی نند سی ملکے رخصت طلب

کہا وان گل و گلشن و برگ و بار — سر برکرشن ہلد کی چھو کر قدم — کہی سب وہ کیفیت بیش و کم

اودھیای اونچاسوان جانا کرشن کا گنجا کے گھر

ہوئی ہر کو اکدن جو کنجا کی یاد — گئی اوسکے گھر پر وہ عالی نژاد — ملا اوسنے سر پر غبار قدم — ہوئی بر ملا جان نثار قدم

بچھا تھا پلنگ جواہر نگار — بہار اوسپہ ہو جان دلسی نثار — سر سبز گل پہ مانند بو — ہوئی جلوہ آرا وہ فرخندہ خو

وہ چادر ہوئی چادر کہکشان — ہوئی یا ہی ہم پایہ آسمان — وہ تکیہ ہوا تکیہ گاہ امید — وہ مسند تھی پشت پناہ امید

کیا اوسنی بن ٹھن کر اپنا سنگار — بنی شکل گلشن وہ رشک بہار — جگہ پائی پہلو مین مانند دل — وہ بیٹھی اک انداز سی متصل

دیا پھول کر اوسکو لطف و صفا — کیا ہرنی باغ جہانمین نہال — چلی والسی ہی کرشن پاکر فرمہ — ہوئی قصر اگرو زمین جلوہ گر

غبار قدم اوسنی سر پہ ملا — تن کرشن پر صندل تر ملا — خبر لائے ہستنا پور سے

کہ کتنی وہان ہین گفتار عشم — برادر ہین پانچو اسیر الم

اودھیای پچاسوان جانا اگرو رکا ہستنا پور مین

کہا اوسنی پای مبارک پہر — کیا لاکے حاضر وہ بخت جگر — کہا پہر یہ گسکی جبین نیاز
سہنڈار کہا اس پسر کو بری — نہ بخشا کوئی قالب عنصری — پسر نیکی شی کرشن عالی وقار

اوہیای سینتالیسوان اناوو ہوکا برج مین

دیا نتظر کو وہ نور نظر — ہوئی اپنی گلشن کی پہولواری — گئی سوی متہرا بصد کروفر
کسیدن ہوئی ہر کو پہولوا دیکے — لکھا نامہ جان فزا پہر سنہ — ہوئی تا غبار دل دردمند
لکھی پہر تسکین کلام ادب — رہ بندگی سی سلام ادب — پی نازنینان شمشاد قد — لکھی یہ نصیحت بصد شد و مد
میری غم نہین جا مے باہر نہو — رکہو عشق باطن کہ ظاہر نہو — مگر سیکہہ لو رسم و آئین و رگ — کہ شایستہ ہی رو گیونکو پرد
کہا پہر یہ اودہو سی اینکنام — سوی برج ہو یا نسے گرم خرام — سنانا یہ خط مجمع عام مین — کہ تا صید مطلب پہنسی دام مین
وہ تقریر تو کیجیو اونکی ساتہ — سری دست اوتمالین ہے الصلت سی آتہ — سنانا اونہین کلمہ پندوہ — کہ ہووی نہ ہمکو جگر بندوہ
کہین اور کیا تم سی امی ارجمند — کہ کافی ہی نکتہ پی عقلمند — ہوا نامہ بر ہر کے تہہ پر سوار — چلا سیر گلشن کو مثل بہار
نظر ایا شہر دلاویز وہ — کہ تہا مثل گلشن طرب خیز وہ — کہ آیا کوئی قاصد خوشخرام
سنی جب سکرنندجی نی خبر — ہوا رفتہ رفتہ یہ غوغا عام — ہوئی جوش دل سی بغلگیر وہ
کہلا کر اونہین بیوہ خوشگوار — تو خوش ہو کی لائی اونہین اپنی گہر — ملی صورت شکر و شیر وہ
ہمین ہی زبس کرشن سی اعتقاد — دیا اک پلنگ جواہر نگار — غرض پوچہہ کر گرم و سرد سفر
دیانامہ زار سربستہ وہ — کبھی وہ بہی بہولی سی کر تہی نیز — کہو کچہ جگہہ گوشہ دلین ہی — سری نندجی بولی باشیم تر
نہ سمجہو اونہین طفل نورنگاہ — کہا پہر یہ اودہو نی از راہ پند — اثر کچہ میری عشق کامل مین ہے
اجل اونکی بستی مین بستی نہین — وہ ہین باعث ہستی مہر و ماہ — نہ سمجہو کبہی فرقت کشن چند
شٹاونگی جوش و خروش زمین — کبھی اوج قدرت کو پستی نہیز — جہان دیکہو واں آپ ہی آپ ہین
ہوا دفعتہ چاک دامان صبح — سبکسار کرونگی دوش زمین — نمایان ہوئی رکہہ کی اوتار وہ
ادہر گوپیان بہی اودہر مین صبحگاہ — پہٹائی کلی سی گریبان صبح — کہ بو باس کا ہی ہر اک گل مین تہا
دہیای اڑتالیسوان کشلو کرنا گوپیونکا اودہو سے — زبس مختصر کر کی طول سخن — گئی وہ پی غسل بحر جمن — چلین پانی بہر ملو بہر کی آہ



رہین گی یہان ہم بی مبدوست — سر سر کشان صاف کہدینگی تمسے — غرض رحم فرما کی مایوس پر — بہالا سر تخت طاؤس پر

چنور کرشن و بلدیو جھلنی لگی — عدو دست افسوس ملنی لگی — اوسیدم منادی نی پایا رواج — دوبارہ ہوئی زینت تخت و تاج

یہان کا بیاکہ دیا مختصر — سنو اور کیفیت طرفہ تر — گئی کرشن و بلدیو ہرمکلف لیبا کر — گئی خیمہ نندین بی ہرہرس

کہان آپ ہون گہر کو گرم خرام — رہین گی یہان ہم بی انتظام — نہین ہم کبھی عہدہ برآپ سے — کہ چاہین ہین بڑکی مان باپ سے

سمجھتے رہے ہمکو نور نظر — جگہ ہمکو دی مثل لخت جگر — اگر آپ کے گہر رہی جیسے ہم — ہوئین دیو کی مبتلای الم

مناسب یہی ہی کہ ہون غمزدہ — رہین کچہ دنون انکی پیش نگاہ — یہ سنکی وہ سرگرم زاری ہوئی — ادہر چشمہ چشم جاری ہوئی

کوئی گوال اوسمین سدا مان نام — ہوا جوش الفت سی گرم کلام — یہان عیش کو ہوگی صدہا زیاد — رہوگی مگر تابع انقیاد

کہان برج باسی کہان کنج بن — کہان پہر وہ سبزہ وہ سیر چمن — مناسب یہی ہمکو ہوئین آپ — بہار دور و رہ نہوئین آپ

کہا نندنی تم چلو اپنے گہر — مگر کر وان ہی عزم سفر — لگی کہنے تب کرشن عالیجناب — قدمبوس ہم کی ہوگی شتاب

دئی الغرض خلقت برگشتہ — کیا سبکو رخصت بصد کر وفر — چلی سب سراسیمہ و بدحواس — کوئی محو حیرت کوئی بیحواس

نہ دیکہا جسوقت نی جب تلک — جگر تہام کر رہے مضمحل — بنی رفتہ رفتہ وہ شکل ہلال — بدن ہوگیا گہٹ کی مثل ہلال

کبہی ذکر فریاد و زاری کرے — کبہی شب کو اختر شماری کرے — ادہر کرشن و بلدیو با عزوجاہ — لگی رہنی مادر کی پیش نگاہ

ہوا شورہ پہر کہ شی گرگ چند — رہی چند مدت وفادار نند — سکہائین ملت و رسم و دین — نشان منہ رکھیے دل نشین

بلائی سری گرگ مین ایکروز — بہالا سر محفل دلفروز — لگایا گلی ہر کے زنار کو — مکمل کیا رشتہ تار کو

اواجب ہوئی رسم جگنوپوت — گئین استیرا گانی گوپنند گیت — پی کسب علم و ہنر ایکروز — ہوئی آنکا پورہین رونق افروز

وہان رکہہ تہی سندیپن اوستاد — رہی دونون باہم بصد افتخار — ہوئی عرصہ چندہین سیکہ طاق — رکہا بیدخوانو نکو بالای طاق

فن و علم و آداب و اداب ہنر — ہوئی سیکہہ کر انتخاب ہنر — دم رخصت اگدت کی التماس — رہی ہمہ بہت خود بدولت کی پاس

جو ہو حکم ای عالم باعمل — بجالاین جاکر ابہی سر کے بل — غرض کہہ گئی سوی دولت سرا — کیا اپنی منجوابہ سے مشورا

نکل آئی پردہ سی رکہہ چشم تر — کہا ہے تمنائے نور نظر — لب تلذم اگدت بصد میل و ناز — نہایا مین ہمراہ آل و عیال

یہ لہر اگئی موجہ آب کو — ڈبویا میری در نایاب کو — براہ کرم اوسکو لا دیجیے — ہمین نقش قدرت دکہا دیجیے

غرض کرشن و بلدیو عالی وقار — ادسیدن ہوئے انہی رہگذار — لب بحر شور آکے بازو رو شور

سمندر نی آگہہ کی التماس — نہین وہ در ہر تری میرے پاس — مگر ہی جو نسکما سا رہل شتر — عجب کیا اوسہا لیگیا ہو سپر

سری کرشن جی دلین کہا بیقیاس — گئی بحر مین صورت موج آب — کیا چاک اوس دیو برگشتہ کو — نہ پایا مگر طفل سرگشتہ ہو

کہا ہر نی تب بادل مہربان — یہ کی انہی خونریزی را یگان — اجل ہی اسی ہمکناری ہوئی — نہ کہہ اپنی مطلب برآری ہوئی

جو تہا سر سبز شکل ناقوس وہ — بجانی لگی ہوکی مانوس وہ — اوسیدم وہ بخشندۂ تخت و تاج — گئی جانب کشور دہرم راج

ادھیای چھیالیسوان ۴۶ تخت نشین ہونا اوگرسین کا

سریکرشن وبلدیو عالی مقام — ہوئی دانسی محبس کو گرم خرام — نظر آیا جب جلوہ نور عین — منور ہوئی دیدہ والدین
جو تھی ہتکری دل شکستہ ہوئی — خجالت سی خود وہ پستہ ہوئی — کری نی جو دی تھی مصیبت کرے — بنی عذر خواہی وہ پانوں پڑے
ہوئی کرشن وبلدیو جی دلنشاد — کہا بعد مدت برآئی مراد — جو ہم ساکن خانہ بند تھے — کہلی بندون گویا کہ پابند تھے
کہی دل کو تاب جدائی نہ تھی — مگر یہان تک اپنی رسائی نہ تھی — تصدق کئی گوہر اشک تر
گئی پہر ہوئی خانہ اوگرسین — ہوئی زیب کاشانہ اوگرسین — جدا کر کی پانون سے زنجیر سخت — کہا تم ہو اب وفق آرای تخت
بسی بی بسونسی یہ بستی تمام — پہلی پہولی گلزار ہستی تمام — کہا مین سزاوار شاہی نہین — مجھی ذوق عالم پناہی نہین
کرین خود بدولت جو تسلیم تاج — نی سر سی ہو زینت و تخت و تاج — روایت یہ ہے کرشن جی نے کہی — نہین زیب جد بیٹھو تکو شہی
حجات ایک تھی سرور لالہ خد — پسر کا تھا نام اونکی مشہور جد — کہا اپنی بیٹی سی ہو کر ملول — میرا جائہ زندگی کر قبول
عوض اوسکی دی نوجوانی مجھے — ملی لذت زندگانی مجھے — پسر نی جو دیکھا یہ طرز خلاف — تو کی صاف دل ہو کی انکار صاف
ہوا تب کشیدہ شہ ارجمند — دعا اونکو دی بادل دردمند — نہوگی کبھی لائق تاج و تخت
جو تھا دوسرا پور عالی صفات — پر از عقل و دانش ٹپکیدات — لباس جوانی دیا باپ کو — زبس سن رسیدہ کیا آپ کو
دعا دی پدر نی بصد ابتہاج — تری نسل ہو افسر تخت و تاج

تخت نشین ہونا راجہ اوگرسین کا متھرا مین



کہا کرشن نی پر بصد عجز و کد — کہ ہم سب مین جد بیٹھتی نسل جد — کرین کس طرح ہم خلاف رواج — مگر آپ ہون رونق تخت و تاج

بڑھا جبکہ وہ اچھس بدشعار — ہوئی کرشن آمادہ کارزار — صف آرائیون کا جما پھر جو رنگ — لگی ہونی بلبہد مشک و خنگ

ملی سر بسر بازو دست و پا — سر و سینہ و زانو و دست و پا — دم چند زور آزمائی رہے — ہر اک دلمین حیرت نمائی رہے

چمک کر کبھی پھر وہ مفسد ہلا — ہوئی دونون غشتہ خون کشتہ — پکارا عدو بادل درد مند — کرو پہلی دونو نکو محبوس بند

کرون جسم بسدیو سی سر جدا — سر خواہر بانی شر جدا — پدر کا قلم ایک قلم کر کی سر — عوض دونگا ان سر بلند و پست

سنا یہ تو سب محو حیرت ہوئی — عدو غرقہ بحر غیرت ہوئی — زمین کانپن تھرتھرانی لگا — سر چرخ چکر سا کھانی لگا

اوسیدم سر یکرشن نے کی وہ جست — کہ پہونچی قریب شہ خود پرست — ٹھہا پہلی پیچھی کو وہ تند گام — حیانی لیا پای ہمت کو تمام

ہوا اوسکی آمادہ جنگ وہ — دکھانی لگا سحر و نیرنگ وہ — پکڑ جھد سر ہرنی لی ایکبار — کہ تھی بہر سہ کش وہ چوگی کی مار

بلند یسی ہیکا اوسی کر کی پست — زمین پردہ آئی پی بند و دست — ہوا اوج گردون سے باران گل

برادر جو آٹھہ اوسکو تھی بدشعار — سر یکرش کاٹیکنا کنس کو زمین پر سمو اور بہائیونکی — شش و پنج مین آگئی ایکبار



دو چار آکی حبسدم ہوئی وہ شریر — ہوئی پنجہ مرگ مین دستگیر — غرض کنچکر لاشہ شہریار — کنار جمن لیگئی موج دار

جو تہین بانوی شاہ اہل ستم — ہوئین غرقہ قلزم درد و غم — محل سی نکلکر چلین بر محل — لب بحر جمنا گئین سر کی جل

سر لاشہ پر روین زار زار — کہ او مندر ادل بحر بے اختیار — سر یکرشن نی کہکی کلمات پند — عطا کی دوای دل دردمند

لب بحر پہر جب رہم دیار — جلایا تن مردہ شہریار — جلایا جلی دل کو مانند عود — جلادی پی رسم اہل سنود

ادہر کرشن کو جبکہ پہونچی خبر — روانہ کیا لشکر خیرہ سر — گئی ہرنی سب توڑ کر خاکدہ — ہوئی دم مین آلودہ خاک رہ

کیا ہرنی آہستہ بلرام سے — کہ فرصت ملی مجمع عام سے — مناسب ہی چلیے سوئی نہ گاہ — کہ وہان منتظر دیکھتی ہونگی راہ

چلی الغرض وان سبی کرشن چند — اوب سی ہوئی جاکی پاوین نہند — نظر آئی جب عابدہ زیبا وش — تو کی یون سری نند نند وش

یہ وہی شہر متھرا ہین اپنا مقام — وہی ہی ابھی عادت وطرز خرام — ہمین تمسی جاتی لرکپن کی بو — ہمین کہ حصول ندامت ہی جو

تو بس آتش غم سی جلتا تہا وہ — وہی شب کو یان سب بسیط عرض — گیا شہ اودہر سوی آرامگاہ

کہ ہی یعنی اوسکا جدا تن سی سر — تو ہر لحظہ کروٹ بدلتا تہا وہ — قضا را کہین ہوگئی آنکہ بند — تو آیا نظر اوسکو خواب گزند

سراسر ہی تن روغن ترمین تر — ہوا دفعتہ خواب سی ہوشیار — وزیرون سی بولا بصد انتشار

کہ سرگرم تیار ہیے بزم ہو — سب آمین سر کرشن و بلدیو نند — کہ ہین خواب سی مجکو ہوا س چند

بصد زینت وزیب سیر استہ — وزیرون نی کی محفل آراستہ — ہوئی حاضر ارکان دولت تمام — امیر و وزیر و رئوسای عالم

جو تہا شاہ کا اک مقام بلند — وہان جم کی جمیا وہ بامہ گزند

اودہیای چوالیسوان اناکرشن کا اور مارنا فیل کو

ہوا جب نمایان نشان سحر — گئی نند محفل مین باکروفر

ادہر کرشن بلدیو بہی لیکر گوال — گئی بزم شہ مین بصد قیل وقال — در بزم سلطان پہ تہا فیل مست — جو دم مین کری فیل کو زیر دست

تہا دنس ہزار اوسکو پلوان کا زور — کہا بڑہ کی بلدیو ذرا ای فیلبان — ہٹا اوسکو گر جانتا ہی امان

ہوا جلکی سرگرم گفتار سخت — کہا مارنا اسکا بازی نہین — یہ گوکل کی نیرنگ سازی نہین

مگر اب ہو ہم پنجہ فیل مست — برہا جب وہ بدمست مردانہ وار — بلاتا بھی شہ کی شہ باکی پیل

کیا ہاتہ سی اوسپہ بلدیو نے وار — پہر اکرشن کی رخ وہ شکل صبا — لیا شاخ دندان مین اکر دبا

کہلا حال شطر بنجباز یکا سب — نکل آئی جہک کر وہ فرخندہ ذات — کیا اوسکی سب مست برد یکو مات

کبہی اوسکو للکارتی ہول ہول — عرض اوسکو مارا بصد زور مشت — شکستہ ہوئی مہرہ دست و پشت

سوار ونکی تہی کشتہ دانی بحال — لڑا فیلبان ہوکی تب خشمناک — کیا انکہ قہر سی سینہ چاک

لئی ہاتہ مین دو نو دندان فیل — یہ قدرت تہی اوس عرصہ خونریز — نظر آئی سی کرشن ہر رنگ مین

قضا جانتی تہی جو تہی اہل خشم — وہ لیرا ونکو سمجہی جو تہی اہل زور

کہا شاہ نی تب بیانگ بلند — جوان اوسمین تہا ایک چانور نام — ہوا کرشن سی آکی گرم کلام

کہ ہی آج فرمانروا کو امنگ — کہا چشم و سر پر ہی فرمان شاہ — ولیکن نہین نسبت کوہ و کاہ

لہذا ہی شوق تماشای جنگ — شہ کنس کی جہ سائی کرین — مگر خیز زور آزمائی کرین

اودہیای پینتالیسوان ماریا چانور اور مشک پہلوانونکو اور پٹکنا کنس کو زمین پر بلندی سی

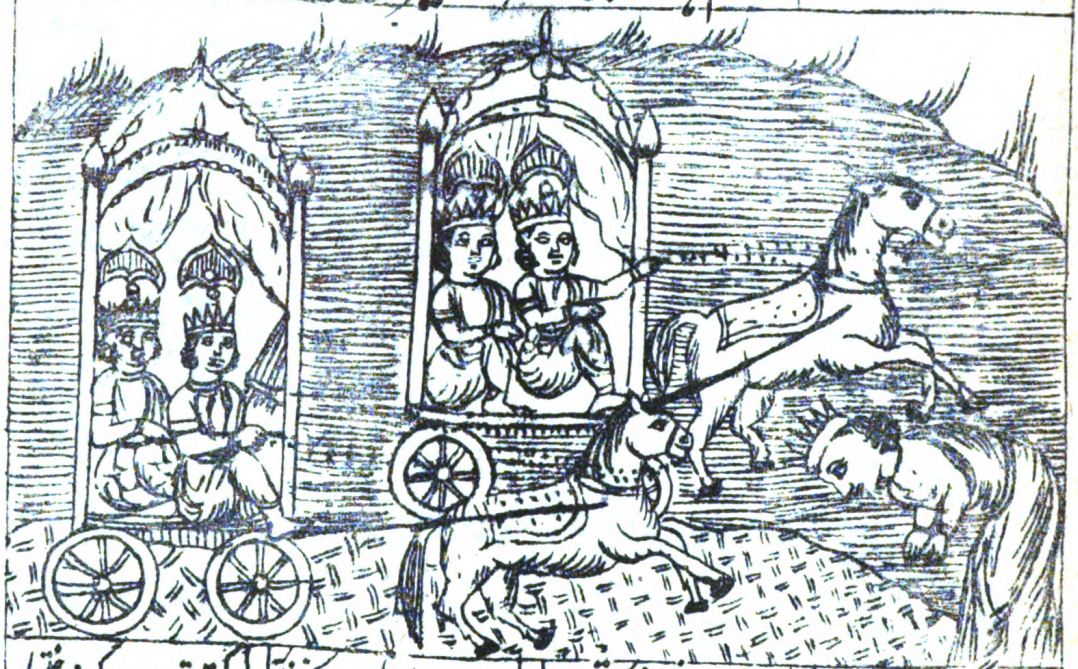
ہوئی غسل و پاہین دیر بیقدر — تماشا کہ کوئی آیا نظر
بہلا تمسے کیا پوشش عجب ہو — اجی تم تو خود عالم الغیب ہو
در شہر ستھرا یہ تنہا سبز زادہ — ہوئی خیمہ زن اوسمین مثل باد
کہا جایئی کھیلی سلطانکی باہیں — کہی اوسکو مدت گئی بیسر
کہی جبکہ کیفیت جزو کل — عمدہ کہکہلانی لگا شش گل
اودہر نندنی کشن جانی نسب — ہوئی سیر ستھرا کو رخصت طلب
عجب شہر ستھرا شاک باغ جنان — زمین جسکی تہی عزت آسمان
ہوا ناگہان چار جانب سے غل — کہلا شہر ستھرا مین ہے تازہ گل
ملی راہ مین گاؤ شہریار — بغل مین لیئے جامہ زرنگار
کیا اوسنی کب ہی یہ تاب و تنیر — جو پہنی لباس شہ بحر و بر
سر کرشن جی تب ہوئی خشمناک — پی جامہ اوسکو کیا فرش خاک
پہنی لگی جب وہ دانش پسند — کہلی بندون کستی تہی جامہ کی بند
ملا ایک خیاط عجوبہ کل — گرا وہ قدم پر بصد اتکسار
سر کرشن و بلدیو سجکر لباس — چلی آگی بی خطرہ و بی ہراس
کئی پیشکش اوسنی پہولونکی ہار — کہا شرم سی بادہ کر اوسنی تاب — کہ ہین آپ ہر لحظہ انسانکی ساتھ
غرض سب نہاکر بصد شان و جمع — کہ ہین جمن ہی ہر ہی مثل موج
لگی کہنی اگر ور عالی گہر — قدم رنجہ فرمائی میری گھر
گئی الغرض وہ سوئے بارگاہ — ہوئی چشم و سر سے قدمبوس شاہ
خوشی سی بدن مین سمانا نہ تہا — بدن پیرہن مین سمانا نہ تہا
سر کرشن و بلدیو شیرین مقال — لگی سیر کرنی بصد رنج و حال
زمین جسکی تہی عزت آسمان — کہ شش در مہون خود دیدہ شد
پیو چہو مکانا شاہی کی بات — پی بامی بوسی چلی سر کی بل
کہلا شہر ستھرا مین ہے تازہ گل — زن و مرد شہر اپنی گہر دنکل
بغل مین لیئے جامہ زرنگار — مشرف ہون جاکی سلطانکی بار
کہا کرشن نی ہمکو نجشو لباس — نہین تمکو زیبا یہ طرز کلام
تمہین اپنی گائین چرانیسے کام — لباس مکلف دیی ہاتھون ہاتھ
جو گوالون سی تہا چولی اوسکا تنگ — یہ جامی مین پہولی سماتی نہ تہی
وہ تنگی سی تن مین جو آتی نہ تہی — نہائی وہ پیرہن تنگ و چست
کئی یکقلم اوسنے جامی درست — ہمنت اوسنین لیگیا اپنی گہر
رکہی اگی گلدستہ خوشگوار

اوہیاسی تیالیسون ملاقات ہونا کبجا سی

کئی اپنی یاران ہمدم تمام — نظر آئی کبجا زن کو زیبا نیست — بجسم خمیدہ بہ شکل درست
لئی بامہ مین صندل خوشگوار — ہوئی کرشن یون مرجع گفتگو — کہ تو کون ہی ای زن نیکخو
کہا اوسنی مین ہون بندہ کنس — در طرز مہی کمالی ہون مین — مگر تابع حکم عالی ہون مین
ہوس ہکہ ہو ہون زمین ادب — گہسون شکل صندل جمین آ و لب — بڑہی آبرو سب مین ہون ہر فراز
دکہانی جو تہی باغ قدرت کی سیر — کہا کرشن نی سکرا کر کہ خیر — مذوق اوسنی سب صندل تر ملا
غرض ہرنی رکہکر قدم بر قدم — ذقن چہو کی سیدہا کیا اوسکا خم — تصدق ہو جسپر عروس بہار
کنیز ک ہوئی جب بہ شاہ کرشن — بڑہا جذبۂ شوق دیدار کرشن — کہ رشک ارم میرا کاشانہ ہو
کہا ہنسکی ای دلبر دلفروز — چلین گی پس از عرصۂ چند روز — ہوئی محفل شاہ مین جلوہ گر
خیا عجزہ آشکارا کیا — دہنک شیلو کا لیکر دو پا کیا — ہوا حلقہ زن اوجسون گرد ہ

جو تہین گوپیان غرقہ بحر یاس — ہوئین جمع یکبارگی تہہ کی پاس — زمین سی فلک تک یہ کہرام تہا — کہ چار و نطرف ماتم عام تہا
ہر اک چشم تر اشکبار یمین تہی — ہر اک روح بی اختیار یمین تہی — زلب بی کلی سی ہوئین منتشر — گریبان کو پہاڑ ابر نگ سحر
کوئی بولی اکرور کا ہی فساد — جو یون لیچلا ہر کو حسب المراد — کوئی شعلہ رو بولی یون ہو کی گرم — مناسب ہی کچہ دستگیری سی شرم
روان تم ہوی لیکی روح روان — رہیگا فقط جسم خاکی یہان — بس اب کچہ بہار جوانی نہین — ہمین لذت زندگانی نہین

عازم ہونا نند جی کا متہرا کو موہ سیر کشن کی



چلین ساتہ گر صورت سایہ ہم — رہین زیر بامثل خاک قدم — حسبومت دل جان سی ہو کر شتا — یہ کہتی تہی رو رو کی بی اختیار
کہین بہولجانا ای لخت دل — بجوش محبت شتاب آ کی مل — اودہر کرشن سر حلقہ انجمن — گئی رفتہ رفتہ کنار جمن
نہائی جو اکرور الانسب — تو دیکہا تماشای قدرت عجب — نظر آئی شی کشن جیب آب مین — ہینسا دل تعجب کی گرداب مین
اودہار اجو سیر ہر برنگ حباب — تو تہی کرشن رتہہ پر بصد آب و تاب — جب و راس و زیر و زبر پیش و پس — وہی آپ ہی آپ تہی ہر نفس

ادہیای اکتالیسوان استت کرنا اکرور کا دریا مین

نظر آئی قدرت جو حسب المراد — ہوا موج زن قلزم اعتقاد — بڑہا دل مین دریا و حدت کا جوش — ابر نگ صدف کہلگئی چشم ہوش
لگی کہنی اکرور حالی و زار — کہ ہین آپ اعجوبہ روزگار — وجود کرم قاطع العیب ہو — کشاینده پردہ غیب ہو
تن و جان مین تم شبیہ جود ہو — وجود ہر انسان مین موجود ہو — تمہین ہی یہ ہین جملہ جن و ملک — یکین و مکان و زمین و فلک

ادہیای بیالیسوان داخل ہونا متہرا مین

غرض جبکہ اکرور بیتاب سی — برآمد ہوئی پردہ آب سی — کہا کرشن نی ای عم مہربان — ہوئی کیا دل بیگمان کو گمان

ادھیای اڑتیسوان مارا جانا کیشی اور لوہرکا

ہوئی سنکی اکرور دلمین ہلچل — بظاہر کیا حکم سلطان قبول

کوئی دیو تہا کیشی نشت کار — جفا کیش و بدطینت و بدشعار — بنا جا بکی ہی بہ شکل سمند — جسیم و قوی ہیکل و پر گزند
کبہی سوی صحرا دہ ہوتا تہا — کبہی مثل دریا بہاتا تہا کف — چلا جب دہن کہولکر بد خصال — دیا ہرنی خود دست آدس کو ڈال
اوسیدم ہوا عالم حبس دم — لگا کہیلنے بازی گرگ و میش — اوٹہاتا تہا اک اک کو انبوہ مین — مشیر و فرستادۂ شہریار
ملا ہمنشینون مین و ہمسایہ ریش — ہوا تب رہ دشمنی سی دوچند — وہ دی ہاتہہ سی ہرنی فرط بیم — چہپاتا تہا اک دامن کوہ مین
اکیلی رہی جب وہ عالی تبار — لگی پوجنی شب کو احوال شاہ — کہا منتشر مین رؤسای شہر — کہ راجہس ہوا رہ نور دصدم

ادھیای انتالیسوان جانا اکرور کا بندرابن مین

جہان ہی کملا پردہ صبح جب — ہوئی شہ سی اکرور رخصت طلب — چلی بی بسی سی وہ ہو کر سوار — بسی آنکہہ مین صورت انتظار
کہا دل نی گو خدمت سخت ہے — مگر اوج پر کوکب بخت ہی — کہلی مجہہ کب راز وحدہ لا شریک — ملی کب مجہی دولت لازوال
عیان اونپہ ہو جائیگا سارا دل — کہ ہین خود وہ دانندۂ راز دل — اونہین مجہہ سہ نا مہربانی نہین — کوئی صورت بد گمانی نہین
پہری سوی دولتسر اپنکہ پہر — تو جا پہونچی اکرور والا گہر — ہوئی جب سر یکرشن جی سی دوچار — قدم پر گری آکی بی اختیار
سر یکرشن جی ہاتہہ مین دیکی ہاتہہ — گئی خانۂ نند مین لیکی سانہہ — سری نندنی اونہہ کی تعظیم کی — ادا سر کی بل رسم تکریم کی
کہا مہمان کو بصد غرو جا — لگی پوجنی شب کو احوال شاہ — کہا منتشر مین رؤسای شہر — سب اظہر من الشمس ہے جبر و قہر

ادھیای چالیسوان جانا نند جی کا متہرا مین اکرور کی سبا

ہوا دل مین بسدیو جی کا خیال — ہوا کرشن کو ذوق تفتیش حال — الگ اونکو لیجاکے بولی کہ عم — کہو سچی کیفیت بیش و کم
نہ بس ہی یقین مجکو انی ہی نہر — میری یاد دان ہوگی شاہ حرم — کہا قید غم مین گرفتار ہین — دل و جان سے مشتاق دیدار ہین
کہا جا کی جسدم سی نالہ و حال — وہ بسدیو جی تب سی پابند ہین — بی ہجر مان صدمہ چند ہین
مگر جگ کا آغاز ہی کل کی رات — وہان آپ ہون چلکی روز فیروز — اونہین قید سی اب رہائی ملے — بی زخم دل موہیائی ملے
ادہر شرکت جگ اودہر اتصال — ہمہم ہون یہ دو امر فرخندہ فال — میری ساتہہ آپ ایمہاراج ہون — مثل وہ کہ اک پنتہہ دو کاج ہون
کہا ہرنی تب نند جی سی کہ شاد — کہ ہی آپ کی بزم سلطانہین یاد — مناسب ہی لیکی خیل و خدم — سوی شہر متہرا چلین صبحدم
بحکم سری نند عالیمقام — منادی نی دی پہر یہ آواز عام — کہ کل صبحدم اپنی گہر سی نکل — ہر اک بہر طاعت چلی سر کے بل
چلی صبح کو جب کہ باد سحر — رعیت ہوئی اوسکی گرم سفر — سر یکرشن و بلدیو عالی وقار — ہوئی شان و شوکت سی بہ سوار

مگر اوسکو مارا بصد عقل و فن | نکالا وہین سری کالی کی بن

ادہیای چھتیسوان ۳۶ بیان حال گوپیون کا

سری کرشن صحرا کو جاتی ہی جب | جلیسون پہ ہوتا تہا جور و تعب | اوجہتا تہا جی دن جو کٹتا تہا | پہاڑ اونکی چہاتی سی ملتا تہا
اونہین کو سدا یاد کرتی تہین | تپ غم سی فریاد کرتی تہین | جو ہوتی زبس مضطر و بد حواس | تو آ بیٹہتی تہین جسوقت کی پاس
وہان کہولکر پردۂ راز کرشن | سناتی جسوقت کو اعجاز کرشن | جو آتی سہر کرشن جی وقت شام | تو ہوتی تہین سب غم و غم شاد و کام

ادہیای سنتیسوان ۳۷ گاہونا کنس کا حال ولادت سری کرشن سی اور مشورہ کرنا اوسکا گرفتار کی

کسیدن کوئی راجہس اہل شر | مبدل ہوا صورت گاو نر | پہری ہر جو صحرا سی ہنگام شام | لگا شور کرنی وہ شور انام
لگا کانپنی جسم گاو زمین | ہوا صاف چکر مین چرخ برین | لگا کرنی وہ گاو زور سی بیچ | مگر ہو گئی واوپچ اوسکی بیچ
سری کرشن نی دی کہ جب آ اوسے | پکڑ کر کمر دہر سے پٹکا اوسے | ہوا پہر وہ آمادۂ شور و غل | لیا شاخ پر ہر کو مانند گل
مگہ ہرنی مانند جام بلور | کیی اوسکی عضو بدن چور چور | کہ خون رہنے لگا وہی فعل بد | کہا راد ہکانی بصد رشد و مد
نہائین اگر جملہ تیرتہہ پہ آپ | تو ہو رفع اس جسم خاکی سی پاپ | گئی تب گو برد ہن کرشن چند | وہان حوض کہدوای دونے گرند
بحکم سر کیشن عالی نسب | قدمبوس تیرتہہ ہوئی اگی سب | بہرا دونو چشمون مین آب رواں
نہائی وہ جب اوسمین فرخندہ خو | ہر ہی چشمۂ آب کی آبرو | ہوئی راد ہکا کندسی کرشن کند
سنو یہانسی کیفیت ذکر کنس | کہ تہی مشتعل آتش فکر کنس | کہی سر گذشت گذشتہ تمام
وہ مایا کی پیدائش بر محل | وہ نابود ہونا نشان جمل | وہ در پردہ جانا سوی قصر نند
سنایہ تو شاہنشہ اہل شر | ہوا قتل یہ قتل بسدیو پر | دوارکہہ نہ بسدیو جی پر گزند
وہ تدبیر کرای شہ نیک روز | کہ یان کرشن و بلدیو ہون نہ فیروز | بلائی مشیر وارا کین تخت
لگا مشورہ کرنی دیو شریر | کرون کرشن کو کسطرح دستگیر | کہا سینی ہو عمر سلطان مدار
اگر گوپیون مین ہو کا ہوا نصرام | خبر ہو یہ آویزۂ گوش عام | عجب کیا چلی آئین شتی کرشن چند
ہوئی دلپسند اوسکو تجویز جملہ | ہوا پہلوانون سی گرم کلام | کہ جب موقع و وقت برجستہ ہو
کہا فیلبان ہی بصد بندوبست | لئی در پہ حاضر رہی فیل مست | کہا پہر یہ اگر وہی ہو کی شام
فن و دانش و عقل و تدبیر سے | فریب دعا مکر و تزویر سے | بلا لائیگی کرشن و بلرام کو | کہ راحت ملی سعی ناکام کو
کہدون پہلی ہم جمع کو زیر و زبر | نمایان ہو نا صورت رفع شر | وہین کر کی بسدیو جی کو ہلاک | پدر کو غضب ہی کرون بر جا



اوہیای پینتیسوان بیان پرستش دیوی انبکا

ہوا تہا جب اوتار شری کرشن چند — یہ تہی لطمہ پیر اتمنای نند — کہ جب ختم انہین بارہوان سال ہو — پرستش بصد عز و اقبال ہو
پی طاعت دیوی انبکا — گئی حسب نیت وطابل وفا — پرستش ادا کرکے باصد ادب — ہوئی استقامت گزین بطف شب
وہان ایک تہا افعی پر گزند — پکڑ کر لگا کھینچنے پای نند — کہا نند نی تب بصد اضطراب — سری کرشن جی آکی پہنچو شتاب
رکہا ہر نی جب اوسکی سر پر قدم — بنا از دہا آدم تازہ دم — کہا او نی میرا سودرشن ہی نام — بہم سیر ہیکنہ تہی صبح و شام
چلانا گہان ایکدن کہرین سے — اوڑا انکو رکہہ کی سر پر سے — غضبناک ہو جہپٹہ سی رکہہ نی کہا — یہ مغرور ہو صورت از دہا
سری کرشن کا جبکہ اوتار ہو — عذاب گران سی سکسار ہو — جبین پر ملی اوسنی خاک قدم — اوڑا مثل بوسوی باغ ارم
کٹی رات باری تو وقت سحر — سری نند جی اگئی اپنی گہر — کوئی مجہپہ ہو سوم تہا شکہ ہو — گیا بن مین اکدن وہ باصد عزو
غرض گہیر کر گلہ و گوال و بال — چلی مارتی ہر تو مار شر پر — اوڑا صاف چلا کی مانند تیر

خواصین و سب باسی آپ سی — کنار جمن آئین بتاب سے — اونہین بھلی باتونکو کرکی یاد — لگین رونی وہ صاحب اعتقاد
کوئی بولی ای محرم راز دل — کرم کرکی آجائیے تم بیقصل — مریض الم کی دوا کیجیے — مری گہر کو دارالشفا کیجیے
جلانا تہا گر سوز فرقت سے یون — بچایا تہا صحرا کی آتش ہی کیون — رہیں سنبی رہ رو کی گفتگو — نہ پائی مگر نخل مطلب کی بو
گرین پہر وہ سبزہ پہ بی اختیار — لگین رونی شبنم سی زار و نزار — بڑہا اسقدر اونکی نالونکا زور — مچایا لب آب دریا نی شور
ببولی نہین تہی وہ گزرگاہ این — بہولی پڑی سینۂ آب مین — درندا کی کرتی تہی جوش و خروش — پرندونکی سن سنکی اوڑتی تہی ہوش

اوہیاسی تینتیسوان آنا کرشن کا گوپیون کی پاس

زبس گوپیان جب ہوئین درد مند — ہوئی روح آراسے کرشن چند — ملا جبکہ اونسے انیشن کا نشان — تن مردہ مین آگئی سبکی جان
کوئی شکل گل کہلکہلانی لگی — کوئی کہکی بون مسکرانی لگی — کہ نازک ہین عضو بدن بسر — بہلا کونسا ہی وہ سختی کا گہر
لگی کہنی ہنس کر وہ عالی صفات — پئی آزمایش تہی واردات — بخوبی ہوئی اب خبردار ہم — طریق وفا مین ہو ثابت قدم

اوہیاسی چونتیسوان بیان مین راس منڈل کی

جو صاف اونکی آئینہ دل ہوئے — شبستا نمین ہل مل کی داخل ہوئے — دہان بیخود انسی ہوئی اک حسین — دوپٹہ کیا اپنا فرش زمین
سر پکشن جی بیٹہی انداز سی — اوسی بانکی چتون اوسی ناز سے — کیا ہرنی اعجاز تو آشکار — کنہیا نمایان کہی بی شمار
سر پکشن تہی سہیلی کی تہ — حمایل کیی اوسکی گردن مین آ — جلیسون نی جو رونسی بدلا وہ رنگ — کہ گل جایگہ زندگی سی ہوتنگ
وہ لہنگی زری کی وہ صد آب و تاب — نہ دیکہی وہ تہی جاوہ ماہتاب — کناری کناروں کی مانند برق — وہ حوض اونکی بحر لطافت مین غرق
کرن عیزت پر تو آفتاب — ستارونسی تارونکو تہا پچیا — زر گل جو چمکی ہی انکین لڑی — تو باد صبا چمکیون مین اور اڑی
لگین ناچنی جب وہ انداز سے — تو نکلی صدا پر وہ ساز سے — نہ تہمی سی موج اونکی پہیلی آئی — کمر بار انچل سی لچکا نہ کہا ہی
وہ باجونکی سازش وہ بنسی کی تان — انہین ذوق عشرت اونہین وجد مین — دلونسی مٹی گرد و سواس سب — لگی راس کرنی چپ راس سب
کسی کی گئی پردہ داری نکل — کسی کی گئی ساری ساری نکل — کوئی بوسۂ لب سی خرم ہوئی — کوئی راز محرم سی محرم ہوئی
کوئی فرط مستی سی کرتی تہی پیار — کوئی لیتی گردن سے زنار وار — سری اندر نارد مہادیو سب — لگی دیکہنی اکی جشن طرب
سنو تم یہ اعجاز کامل کی بات — کہ شش ماہ کی ہوگئی تہی وہ رات — کہا ہرنی اب جائی اپنی گہر — سنو دار تا ہو نہ جائی سحر
مجہی یاد کرتی رہو بی ہر اس — مین ہر لحظہ تیا ہون تم سکی پاس — غرض سب جلیسین گئین اپنی گہر — ہوئی شوہر دیکہنہ مطلق خبر

ننانوا راس منڈل کا اور گلفشانی دیوتون کی

ادھیای اکتیسوان ۳۱ تلاش کرنا گوپیون کا صحرا مین



نظر سی نہان جب ہوئی کرشنچند — جلیسین ہوئین بیحد اضطرب و دردمند
اوڑانی لگین سر بسر سر بہ خاک — ہوئین ہمدمہ غم نشی اندہناک

کوئی بولی کیا بد گمانی ہوئی — جو یون مجھپہ نامہربانی ہوئی
کوئی بولی گیسو پہ ڈالا تہا ہاتھ — ملا تہا فقط شانہ شانی کی سات

لگین پوچھنی ہر شجر سی وہ گل — کہلی تا کہ کیفیت جزو کل
کوئی بولی سنبل سی تر و بید مجنو — اوجھکر نہ ہر بار لی بل کی تو

ہمین کوئی نے زلف کی دی خبر — پریشانی دل سا سر بسر
کوئی بولی نرگس کو آنکھین دکہا — اشارہ مین ہمکو بتا دی پتا

کوئی گل سی تہی بر سر گفتگو — بتا جب غنچو نسی پاتی تہین وہ
تو یون بیکلی سی سناتی تہین وہ

ٹہٹکتے تہی ہر دم یہ سنہ کی کڑی — مگر آج کیا سنہ پہ مہر پڑی
پڑی ہی اور سر پہ بلای الم

نظر آیا جب دوسرا نقش پا — تو سبکو یقین آپی دلمین ہوا
کہ ہی شاید اسکا نشان قدم

ادہر کرشن تہی رادہکا جی سا تہ — نبل مین دئی جوش الفت سے ہاتہ
محبت مری ہر کوہی دلنشین

ہوئین یون تبسم سی گرم کلام — قدم مین نہین ہیری نا خرام
کہا ہرنی تم زیب کاشانہ ہو

رکہا دست ناز جو بالای دوش — سری کرشن غائب ہوئی مثل ہوش
تو آہیو نخین سب گوپیان مقرار

ادہر فکر عشرت ادہر فکر عیش — کسیکو الم تہا کسیکو تہا طیش
پہرین مضطرب جای مہمود کو

ادھیای بتیسوان ۳۲ بیان بیقراری سکہیون کا

ہوا ہر کو اقرار کا مک جو یاد — گئی بن کو یکشب وہ نقد مراد — قطار قدم ہی قدم پر قدم — وہ چھبکی ہوئی چاندنی پر قدم

شب مہ مین کیفیت لاازہار — گل چاندنی کی انوکی بہار — وہ سیدھی سمی سیدھی سادی سما — وہ البیلی بیلی کی بانکی ادا

وہ بوی عنبر وہ لطف صبا — فضای بیابان تہی راحت افزا — بجائی جو وان بنسی خوش نوا — ہوا ہو گئی سن کی ہوش ربا

سنی گوپیون نی جو آواز نی — چلین جیسی صورت مستانی — پڑی تہی کوئی اپنی شوہر کی پاس — اوٹہی ہو کی مضطر چلی بیحواس

شبیہ آنا گوپیون کا صحرا مین مری کشن جی کی پاس آواز بنسی کی سنکر ہو کر بدحواس



ہوا شوہر ادا دہ بغض و کین — ٹہالا اوسی ہو کی جین بجین — مگر رو کنی سی رو کا اوسکا دم — وہ آہو صفت گر گی صارم

بظاہر وہین چہوڑ کر جسم خاک — بہ باطن مجسم گئی روح پاک — دیا ہر نی سرمایہ مکت اوسی — عنایت کیا پایہ مکت اوسی

کہا کرشن نی ہو کی سرگرم ناز — کہ ای ناز پروردہ دلنواز — رواہی پی زوجہ ہو شیار — رہی اپنی شوہر کی خدمتگذار

کسیکی اگر زلف مین دل پہنسا — ابد تک وہ نار نرک مین جا بسا — تم اس عالم ہو مین ہنگام شب — چلین آپ صحرا مین کو دن عجب

ہوئین تب وہ سرگرم افشای راز — کہ ای واقف رمز و ناز و نیاز — ہنسا کر رولانا نہین خوب ہے — یہ بات اہل ہمت ہی کی خوب ہے

کرم کیجی ہی یہ وقت مدد — کہ ہین آپ دانندۂ نیک و بد — کیا ہر نی نا یا سی ارشاد تب — بنی خوشنما اک بہانہ طرب

بنایا غرض اوسنی ایوان رز — ادہر ناز نینان عشرت طلب — گئین جشنہ مان سر بر مین سب

بدل کر وہ پیرہن بی بدل — ادہر ناز پروردہ اودہر ہنے یار — لگی چہیڑنی سازش دلسی ساز

بجا نگ گا نا بجانا رہا — خوشی کا وہان کارخانہ رہا — گئین بہشین دلکی ساری نکل — ملا سبکو بلاغ جو انیکا پہل

ہوا دلبر تب گوپیونکو غرور — کہ ہین دلسی طالب دریای نور — اوسیدم گئیا پی امتحان — ہوئی صاف چشم دل کور بہی

ادھیای ستائیسوان کہنا گوبردھن کو نمن پر

پس از نہوت روز آخرش دہنا — ادھیای ستائیسوان کہنا گوبردھن کو نمن پر — ہوئی مینہ کی بدلی و بادل گہٹا

لکھا ہی کہ شی کشن نی سایان — اوتارا جو آہستہ کوہ گران — تعجب سی کہتی تہی اہل شکوہ — تہما کسطرح دست نازک پہ کوہ

کسی نی کہا سن او نا ہی — مجسم یہ نور نرنکار ہے — سری نند جی جوش الطافسی — لگی بوسی لینی رخ صاف سے

محبت یہ تھی مانکو بنسی کی تہ — کہ ہاتہہ اونکی ملتی تہی ہل ملکی ہاتہ — نصیب عدو ہو نجوف و خلل — کہین دست نازک ہوا ہو شل

ادھیای اٹہائیسوان عذر خواہی کرنا راجہ اندر کا

بوقت سحر شاد و مسرور کشن — گئی دشت مین جب دستور کشن — ہوا راجہ اندر کو تب یقین — یہ ہین مالک آسمان و زمین

پی پای بوسی لی کا مہین — چلی عین خجلت سی بالائے زین — ہوئی جب سر یکبس سے چشم چار — سواری سی اوتری بصد انکسار

جہکایا پی بندگی اپنا سر — قدم پر گری اونکی با چشم تر — دعا کی یہ سریت نی دلگیر ہو — براہ کرم عفو تقصیر ہو

ہوا مین جو آمادہ زور و شور — حقیقت مین چشم حقیقت تہی کور — کہا ہنس کی خیر اب ہوا سو ہوا — نہ کرنا غرور آئندہ بار دگر

یہ ہی قاطع رشتہ زندگی — ہی انجام کار اسکا شرمندگی — غرض راجہ اندر والا گہر — اوتری سوی بالا بصد کر و فر

ادہر آئی گہر جبکہ پیر و جوان — تو کی سرگذشت گذشتہ بیان — یہ سن سنکی کیفیت کرشن چند — جسومت نہال اور شگفتہ شند

ادھیای انتیسوان گرفتار ہونا نند کا دریا مین

سری نند سردار عالم فروز — رہی برت ایکادشی اکروز — بروز دوم کچہ رہی جبکہ رات — گئی غسل دریا کو وہ باکذات

وہان جند کس تہی پی نساد — برن دیو کی تابع انقیاد — مگر غسل ہو وقت سی ہو گئے تنگ — دہن کہولی آہو نچی تکل تنگ

کمند گرہ گیر مین کر اسیر — حضور برن لی گئی وہ شریر — ملازم گئی تہی جو ہمراہ نند — پہری گہر کو اشفتہ و دردمند

خبر سنکی شی کشن عالیمقام — ہوئی بحر دریا مین گرم خرام — نظر آئی جسدم وہ دریا جو — برن دیوتا اوٹہی بہر سجود

ترس نند خواہی سی جو کر قدم — یہ جادہ وحشم آخرش گہر بہری — پدر کو وہ دریا سی لیکر بہری

ہوا سنکی پیرو جوان کو یقین — یہ ہین بانی آسمان و زمین — لگی کہنی سب ہمدم و منفسر — ہمین سیر بیکنٹھ کی ہو ہوس

وہین ہر نی بیکنٹھ پیدا کیا — گلستان جنت ہویدا کیا — وہی نخل مورون وہی سبزہ زار — وہی بانگ بلبل وہی برگ و بار

وہی گہر وہی در وہی آب جو — وہی پہل وہی لذت و رنگ و بو — غرض محو حیرت بنایا اونہین — گلستان سر سبز کہا یا اونہین

مبدل کیا پہر جو قدرت کا حال — ہوئی ہوشیاری وہ خواب خیال — وہی مان جیوست وہی نند — اوسی دائم الفت مین پایندے

ادھیای تیسوان جانا کرشن کا محرا مین بانسری بجانی کی

جسیم و قوی ہیکل و کوہ تن
کہ ہو حبس ہی چکر مین چرخ کہن
بڑہی مثل دریا بہ جوش و خروش
رکہا منہ مین سب تحفہ خورد و نوش

عجب سا تہا چشم انبوہ مین
چہلا وہ ہی غائب ہوئی کوہ مین
پس از رسم و طاعت پہر گر گو
ہوا ہم بغل شاہد اعتقاد و

ادہیای چہبیسوان ۲۶ غضبناک ہوکر بارش کرنا اور میگرشن کا گوبردہن اوٹہانا



برو زد و م مار دذی ہنر
ہوئی محفل اندر مین جلوہ گر
کیا تب وہ کوہ گوبردہن کو گرم
کہ ہون غرقہ بحر غم خاص و عام

بحکم سریکشن عالم فروز
گوبردہن کی پوجا ہوئے کل کے روز
اودہم اودنڈائی ہاد کے دل
برسنی لگی کرکے رد و بدل

سر برج پہ میگہہ برسین تمام
کہ ہون سا کنان زمین جس بسی ہے
اوٹہایا جو اوس کوہ کو شکل کا
ملی ساکنان زمین کو پناہ

سری اندر خود آئی تا صد غضب
ہوئی بارش ابر جور و تعب

کہا تابع حکم ہین خاص و عام
مگر برج باسی ہین خود سر تمام
غضب غصہ آیا مہارا جکو
دیا حکم میگہون کی سر تا جکو

کرو آج گردونسی یون بند و بست
کہ ہون سا کنان زمین جس بسی ہے
جو نازل ہوئی آفت آسمان
کہا ہر سی سبنی پی حفظ جان

تپ غم سی اوسنی کیا تہا جو تپ
لیا بر سر خنصر دست چپ
گرا بوند جو ازرہ دشمنی
بنا قطرہ تا بہ آہنے

سر دست کرتی تہی تد بر چند
کہ پہنچی نہ پہنچی بہ درد و گزند
بپا شور محشر ہلاک گہر مین تہا
زمین کانپ اوٹہی ہر خ چکر مین تہا

ادھیای چوبیسوان ۲۴ گرسنہ ہونا گوالونکا کہ امین

کسی دن سرکیشن ہی سب نی آ — کیا دشت مین شکوہ اشتہا — کہا جا کی دیکہو کنار جمن — پرستش مین ہی فرقہ برہمن
بصد عاجزی اونسی لو سیرام — عجب کیا جو کچہ تمکو بخشین طعام — غرض سو وی دریا چلی تشنہ لب — کیا دست بستہ سوال ادب
برہمن مخاطب بہت کم ہوئی — مگر صورت زلف برہم ہوئی — وہ جب مثل دامن کشیدہ ہوے — تو سب خشک لب آبدیدہ ہوے
پہری صورت بخت برگشتہ وہ — پلٹ آئی حیران وہ سرگشتہ وہ — کہا اونکی منجوا بہین رحم دل — سینگی وہ حال دل مضمحل
کہا آخرش اونسی جاکر پیام — چلین سب وہ پوشیدہ لیکر طعام — اوڑی مثل قمری جو اک سرو قد — ہوا شور ہر آمادہ جد و کد
وہ زن چہوڑ کر قالب عنصری — چلی اس روش سو وہ فرخندہ خو — اوڑی جسطرح جامہ گل سی بو
سرکیشن خوش ہوی کی انتہا — لگی کہنی صد مرحبا مرحبا — کہلا ہم پہ سب جذبہ اشتیاق — چلین آمن صحرا مین بہر ملاق
ہمین بہی ہی کچہ پنیر انی ضرور — مگر تم تو نزدیک ہو گہر ہی دور — بس اب جاؤ تا بد گمانی نہو — کوئی آفت ناگہانی نہ ہو
کہا گہر مین گہر والون کا شور ہے — وہ گہر بد تر از خانہ گور ہے — تمنا یہی ہی کہ لیل و نہار — رہین آپ کی دلسی خدمتگذار
کہا ہر نی ہنسکر براہ کرم — تمہین شو ہر اونسی نہ کچہ ہوگا غم — چلین الغرض کہلی جہاتی پہیل — نہ سینی مین دم تہا پہلو مین دل
ز بس اشک بہ چشم تہہ لیچلین — مگر جسم بیجان کو گہیچلین — او دہر شوہر اونکی آہی چشم ہوئی — لگی کرنی رو رو کی جوش و خروش
نمایان جو کار جہالت ہوا — ہر اک غرق بحر خجالت ہوا — کہا کرشن سی ہمنی انکار کی — خطا تہی یہ بخت سیہ کار کی

ادھیای پچیسوان ۲۵ بیان اندر پوجا کا

ہوا جبمین اندر پوجا کا روز — بجا ساز عشرت گہٹا در دوز — بصد عیش گہر گہر مچی دہوم دہام — ہوئی خلقت آمادہ انصرام
لگی پوچہنی نند سی اکی ہر — کہ ہی کیون یہ تیاری کر و فر — کہا ماہ کاتک مین ہوگا بہم — سدا طاعت اندر کرتی ہی ہم
کہ تا برکت تازہ ہو کام مین — رہین سال بہر امن و آرام مین — سنا جبکہ یہ ماجرا مو بمو — ہوئی کرشن تب مرجع گفتگو
سری اندر گو صاحب تاج ہین — مگر بشن و برہما کی محتاج ہین — فقط دیوتون نی نی انتظام — کیا اونکو شائستہ خاص و عام
کبہی اونکو تاب طلاقت نہین — ہمین دی سکین کچہ طاقت نہین — نہین اونسی آسایش و امن و خیر — وہ کیا دی سکی ہو جو محتاج غیر
سنا سب ہی بن کی طاعت کرو — سدا گر گو برہمن کی طاعت کرو — پرستش پی جزو و کل فرض ہے — ہمین بندگی واجب الفرض ہے
سنا جب یہ حکم سرفراز دہر — ہوا دیسندر رو سای شہر — پی جملہ خلقت منادی ہوئی — کہ سرپت سی بی اعتقادی ہوئی
بو قت سحر ہو کی گرم خرام — گو برد ہن کی پوجا کرین خاص و عام — یہی میوہ و نقل شیر و شکر — چلی صبحدم مثل باد سحر
کیی پیشکش تحفہ بے بہا — وہان قدرت تازہ پیدا ہوئی — گو برد ہن سی شکل اک ہیدا ہوئی

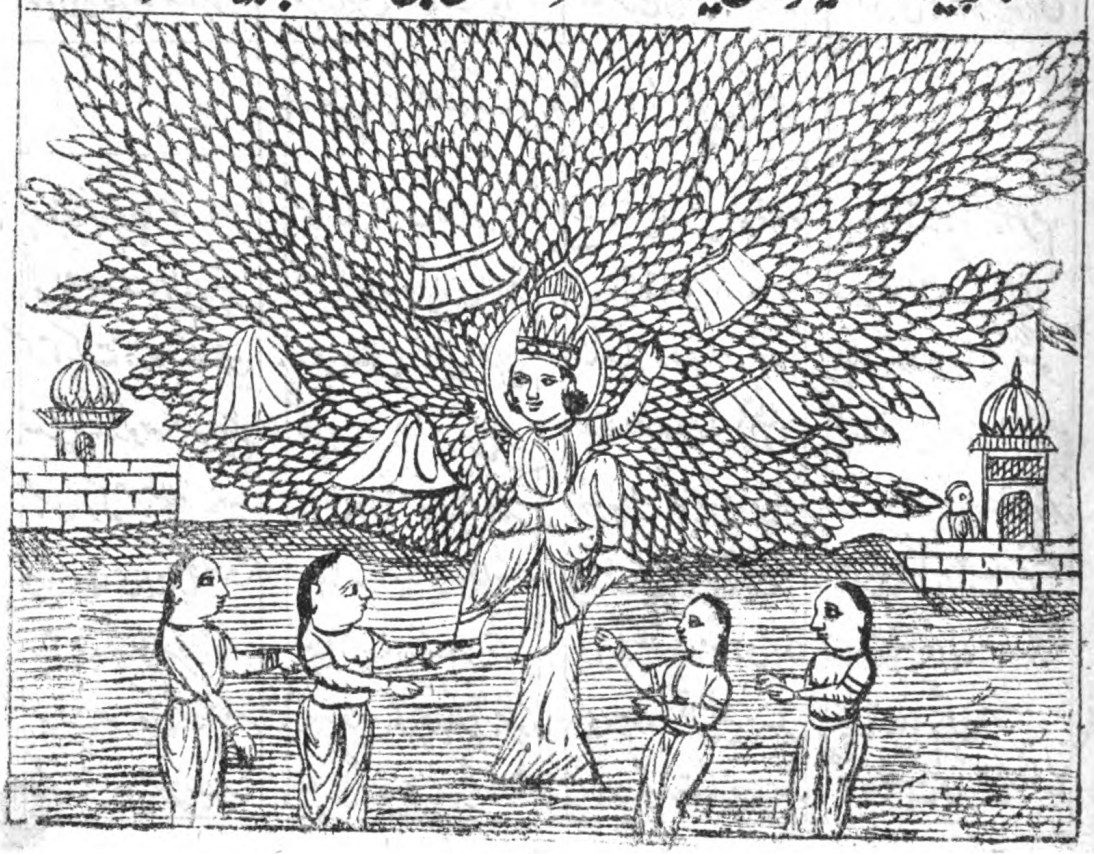
ادھیای تینتیسوان ۳۳ چیرہرن لیلا کی بیان مین

ہوئی جاگزین جب کہ ایام سرد — تو بازار گرما ہوا گرد برد
یہ چلّی سی سہمی صغیر و کبیر — کہ چلّا کی سب ہو رہی گوشہ گیر
کنار جمن جا کی سب دلفروز — نہانی لگین ماہ اگہن مین روز
سری کرشن جا پہونچی در پر دہ پاس — کہ دم پر چڑہی اونکا لیکر لباس
شجر پر نظر جا پڑی ناگہان — تو دیکہا کہ ہین خود بدولت وہان
کوئی شوخ دیدے دکہانے لگی — کوئی غنچہ سان مسکرانے لگی
کہا ہی اگر تم کو دون لیا بس — نکل بی حجابانہ لو آکی پاس
غرض جامہ دار ہوئی ہمکلام — کہ ہی آپ دریا برن کا مقام
تمہین اس نہانی ہی کردی خبر — نہاؤ نہ بی پردہ بارد گر

عبث یون نہ سرگرم سختی ہو تم — کہ خود چشمہ نیک بختی ہو تم
درختون پہ شبنم کا جہالا پڑا — حسینان فی حشمت و خوش جمال
سحر کو جو اگدن نہانی لگین — ہوا اونکو جب جائبہ فن کا ہوش
جو یہ موقع ناگہانے ہوا — تو دیکہا کہ ہین خود بدولت وہان
کوئی بولی خیر اب تو بی بس ہین ہم — اوبہارا بدن سب بنی مثل حباب
نہائی اگر آدمی بی حجاب — تمہین ہمسی از بس کہ ہی اعتقاد
کہ خود چشمہ نیک بختی ہو تم — بہم ہوگا کاتک مین نقد مراد

زمانی کو سردی سی پالا پڑا — ہوئین ہر کی مشتاق لطف وصال
بصد جوش ہو جبی دریا مین آئین لگین — لگین کرنی دریا مین جوش و خروش
بدن شرم سی پانی پانی ہوا — ہمین بہی ستا لیجی کوئی دم
نکل آئین بی پردہ و بی حجاب — سراسر وہ سب غرق بحر عذاب

نہانا گوپیونکا دریای جمن مین اور سری کشن جی کا درخت پر بیٹہنا اونکے لباس لیکر



سری کشن ہاری جو بلدیو سے | وہ راجہس اونہین را در آئے | ہوا الغرض رفتہ رفتہ بلند | قد خم کو بالا کیا چار چند۔

ادہیای بیسوان جانا چار پاؤ لکا مونج بن مین

کھیلن سیر کشن یار ونکی ساتھ | لگی کہیلنی غمگسارونکی ساتھ | وہ گاتین قدم باقدم چلی ہوئین | حجاب نظر سی سب اوجھل ہوئین
ہوئی منتشر سب برنگ حباب | رہی خوش گہر غرقہ بحر ہاس | سنائی یہ اک باجز نے خبر | کہ ہین مونج بن مین وہ سب جلوہ گر
چڑہی کشن بالای نخل کدم | بجانی لگی بنسی تازہ دم | لگا گوش دل پردۂ ساز پر | چلین گاتین جنی کی آواز پر
کسینی جو دیکہا سوی سبزہ زار | تو تہی مشعل آتش شعلہ بار | وہ آتش وہ گرمی وہ تاب شرر | جلین طایر ہوش کی بال و پر
ہوا تب یہ حکم سری کرشن چند | کہلی راز قدرت کرو آنکہ بند | تماشای قدرت کرو آشکار | ہوا ہو گئی آتش شعلہ بار
جو تہی گوال صحرای گلگشت مین | ہوئی جلوہ گر اک نئی دشت مین | غرض آنکہ کہولی تو سکتا ہوا | ہر اک رہ گیا منہ کو تکتا ہوا

ادہیای اکیسوان بیان موسم برسات

پریمیت سی رکہہ ہین گریم منال | روان ہر طرف چشمہ خوشگوار | سنو لطف و کیفیت برشکال
جہانسی جو بدلی ہوائی ستم | وہ سبزہ وہ باد بہاری کا زور | کہری چار سو کالی بادل کی دل
پہلی ہولی گلشن مین سب برگ و بار | نہ تہا لالہ رویونکی فرقت کا داغ | برہا جوش مستی گہٹا ابر غم
وہ قمری کی کو کو پپیہونکا شور | اکڑنا گئی سرو قد اپنا بہول | جوانی یہ موسم ہوا کا عمل
ہوئین قمریان نغمہ زن پہول پہول | نہ تہا چشمہ چشم گریان کا زور | زمانہ تہا مثل چمن باغ باغ
برنگ حباب ایک چھالا تہا | کبہی لب پہ ندی کی نالا تہا | سیر کشن وان رہ کی کرتی تہی | دکہاتی تہی قدرت جمالی کیل

ادہیای بائیسوان بنسی بجانا سیر کشن کا

کسیدن سیر کشن جی بہر گشت | رفیقونکو لیکر گئی سوی دشت | لگی گانی اک عشوۂ دلبرانہ سے | بجانی لگی بنسی انداز سے
شجر پتی پتی سی دیتی تہی تال | کلی کہلکہلاتی تہی ہو کر نہال | بشر ساری من ہو کی سنی لگے | دہنون پر سر و سینہ دہنی لگے
سنی جب صدا ہو گئی گوال سم | ہوئی سنی والونکو ہر تال سم | جو تہی اہل ہوش اونکو سکتی ہوئی | رہی مثل پتلی سسکتی ہوئی
یہ تہا عالم بیخودی دم بدم | قدم برگری جہک کی شاخ و قدم | سنی گوپیون نے جو میٹھی صدا | اوڑین ین کو بیخود برنگ صبا
خبر ساری بہولین یہ تہا دلنشین | نہ چادر کی سدہ تہی نہ سار یکا ہوش | کوئی بولی ہم جم ہماری ہوئی | یہ بنسی جو پیاریکو پیاری ہوئی
کوئی بولی منہ لگ گئی ہے ہمارے | ابہی اور کیا جانی کیا رنگ لائے | بہلا ثمرہ زندگی کب ملے | ہمین غم اسی بوسۂ لب ملی
غرض جب وہ جاتے تہی وقت سیر | سر راہ رہتی تہی سب منتظر | اونہین کی شب و روز کرتی تہی یاد | جو ملتی تہی درشن تو ہوتی تہی شاد

ادھیای تیئیسوان چیر ہرن لیلا کی بیان مین

ہوئی جاگزین جب کہ ایام سرد — تو بازار گرما ہوا گرد برد — درختون پہ شبنم کا جھالا پڑا — زمانی کو سردی سی پالا پڑا
یہ چلّی سی سہمی صغیر و کبیر — کہ چلّا کی سب ہو رہی گوشہ گیر — حسیناں فی حشمت و خوش جمال — ہوئین ہر کی مشتاق لطف وصال
کنار جمن جا کی سب دلفروز — نہانی لگین ماہ اگہن مین روز — سحر کو جو الکدن نہانی لگین — بصد جوش ہو جل مین آنین لگین
سری کرشن جا پہونچی در پر دہ پاس — کہ دم پر چڑھی اونکا لیکر لباس — ہوا اونکو جب جامۂ تن کا ہوش — لگین کرنی دریا مین جوش و خروش
شجر پر نظر جا پڑی ناگھان — تو دیکھا کہ ہین خود بدولت وہان — جو یہ موقع ناگھانے ہوا — بدن شرم سی پانی پانی ہوا
کوئی شوخ دیدے دکھانے لگی — کوئی غنچہ سان مسکرانے لگی — کوئی بولی خیر اب تو بس ہین ہم — ہمین بھی ستا لیجی کوئی دم
کہا ہی اگر تم کو ذوق لباس — نکل بی حجابانہ لو آکی پاس — او بہار ابدن سب بنی مثل حباب — نکل آئین بی پردہ و بی حجاب
غرض جامہ دیکر ہوئی ہمکلام — کہ ہی آب دریا برن کا مقام — نہائی اگر آدمی بی حجاب — سراسر وہ ہے غرق بحر عذاب
تمہین اس نہانی سی کردی خبر — نہاؤ نہ بی پردہ بار دگر — تمہین بھی ازبس کہ ہی اعتقاد — بہم ہوگا کا تک مین نقد مراد
عبث یون نہ سرگرم سختی ہو تم — کہ خود چشمۂ نیک بختی ہو تم

نہانا گوپیونکا دریای جمن مین اور سری کشن جی کا درخت پر بیٹھنا اونکی لباس لیکر



سری کشن ہاری جو بلدیو سے | وہ راجس اونہین لا ادر لیو سے | ہوا الغرض رفتہ رفتہ بلند | قد خم کو بالا کیا چار چند۔

غضب سی وہ ہلدر نے دی ضرب شت | ہوا غرقہ خون وہ دیو دشت

ادھیای بیسوان جانا چار پاؤ لکا مونج بن مین

کسیدن سیر کشن یار ونکی ساتھ | لگی کہیلنی غمگسارونکی ساتھ | وہ گاتین قدم باقدم چل رہی ہین | حجاب نظر سی سب اوجھل ہوئین

ہوئی منتشر سب برنگ ہوا | رہی خوش گہر غرقہ بحر ریا | سنائی یہ اک باجہ نے جہر | کہ ہین مونج بن مین وہ سب جلوہ گر

چڑہی کشن بالای نخل کدم | بجانی لگی بنسی تازہ دم | لگا گوش دل پردۂ ساز پر | چلین گاتین جنی کی آواز پر

کسینی جو دیکھا سوی سبزہ زار | تو تھی مشتعل آتش شعلہ بار | وہ آتش وہ گرمی وہ تاب شرر | جلین طایر ہوش کی بال و پر

ہوا تب یہ حکم سری کرشن سے | کہلی راز قدرت کرو آنکہ بند | تماشای قدرت کرو آشکار | ہوا ہو گئی آتش شعلہ بار

جو تھی گوال صحرا کی گلگشت مین | ہوئی جلوہ گر اک نئی دشت مین | غرض آنکہ کیہ لی تو سکتا ہوا | ہر اک رہ گیا منہ کو تکتا ہوا

ادھیای اکیسوان ۲۱ بیان موسم برسات

پریجیت سی رکہ ہین گرم مقال | سنو لطف و کیفیت برشکال

جہانسی جو بدلی ہوائی ستم | برہا جوش مستی گہٹا ابر غم

پہلی ہولی گلشن مین سب برگ و بار | روان ہر طرف چشمہ خوشگوار | گہری چار سو کالی بادل کی دل | جوانی پہ موسم ہوا کا عمل

وہ قمری کی کو کو پپیہون کا شور | وہ سبزہ وہ باد بہاری کا زور | نہ تہا لالہ رویونکی فرقت کا داغ | زمانہ تہا مثل چین باغ باغ

ہوئین قمریان نغمہ زن پہول پہول | اگر نا گئی سرو قد اپنا بہول | نہ تہا چشمہ چشم گریان کا زور | نہ رو رو کہ تہا شور دریای شور

برنگ حباب ایک چالا تہا | کبہی لب پہ ندی کی نالا تہا | سیر کشن وان رہ لی کرتے کیل | دکہاتی تہی قدرت جہانی کہیل

ادھیای بائیسوان ۲۲ بنسی بجانا سیر کرشن کا

کسیدن سیر کشن جی بہر گشت | رفیقونکو لیکر گئی سوی دشت | لگی گانی اک عشوۂ دلبرانہ سے | بجانی لگی بنسی انداز سے

شجر پتی پتی سی دیتی تہی تال | کلی کہلکہلاتی تہی ہو کر نہال | بشر ساری من ہو کی سنی لگے | دہنون پر سر و سینہ دہنی لگے

سنی جب صدا ہو گئی گوال سم | ہوئی سنی والونکو ہر تال سم | رہی مثل پتلی سسکتی ہوئی | جو تھی اہل ہوش اونکو سکتی ہوئی

یہ تہا عالم بیخودی دم بدم | قدم پر گری جہک کی شاخ و قدم | سنی گوپیون نے جو میٹھی صدا | اڑین بن کو بیخود برنگ صبا

خبر ساری بہولین یہ تنہا دلین | نہ چادر کی سدہ تہی نہ سار یکا ہوش | کوئی بولی ہم جہم ہماری ہوئی | یہ بنسی جو پیارے کو پیاری ہوئی

کوئی بولی منہ لگ گئی ہے یہ ہا | ابہی اور کیا جانی کیا رنگ لائے | بہلا ثمرہ زندگی کا ہے یہ | ہمین غم اسی بوسۂ لب ملی

غرض جب وہ جاتی تہی وقت سیر | سر راہ رہتی تہی سب منتظر | اونہین کی شب و روز کرتی تہی یاد | جو ملتی تہی درشن تو ہوتی تہی شاد

ویس اژدہی نی کیی مار پیچ — مگر ہوگئی سب وہ بیکار پیچ — پہنہون پر لگی ناچنی کرکی چیت — کیا اوسکو بہت بلند لیکی پیت
دبا سر لیسر گو سر و سینہ تہا — مگر سر پہ کالی کی گنجینہ تہا — غرض ناگن اگر ہوئی مدح خوان — دعا کی نی بخشش دامن جان
کہا دیپ مرگ کو جانی نکل — نی زندگی ورنہ ہوگا خلل — قدم ہمکی کالی نی کی التماس — گرڑ سی مین ہون غرقہ بحر یاس
کہا اب تجہی خوف نی سود ہے — نشان قدم سر پہ موجود ہے — گرڑ کو بلا کر کہی پھر یہ بات — رہو اس سی تم بر سر التفات
رہا جبکہ باقی نہ خوف و خلل — گیا سانپ بحر جمن نی نکل — جہان سی نکالی وہ کالی بلا — سر پکشن نی سر سی ٹالی بلا
بر نگ حباب اسطرح سر کو کوٹ — سب حباب ونی لگی پھوٹ پھوٹ — تڑپتی تہی مادر بد بقرار — روان اشک تہی مثل ابر بہار
برآمد ہوئی جب وہ بحر کرم — پھڑک اڑہی سب آگیا دم مین دم

ادہیای اٹہارہان حقیقت بود و باش کالی ناگ کی

پریچہت ہوے کہہ سی گرم سخن — رہا کیون وہ کالی ہیان جمن — کہا ملک رمرگ جو مشہور ہے — وہ اندازہ دو ہم سی دور ہے
گرڑ کا وہی ہی مقام قرار — جو کہا جاتی ہین مار کر مار مار — نکالا تہا کالون نی دیتور نیک — کہ رکہتی تہی رو راز دہا کے ایک
شجر پر گرڑ آئی مثل بہار — بصد شوق کہا جاتے تہا اوسکو مار — مگر مار کالی جو پر شور تہا — قوی ہیکل و صاحب زور تہا
کسیدن وہ زور آزمانی لگا — غذائی گرڑ جا کی کہانی لگا — گرڑ نی پکڑ کر کیا جبکہ بیت — بجای غذا اوسنی کہائی شکست
نہ پائی کہین جبکہ جائی امان — ہوا سوی مندر ابن اگر نہان — پریچہت نی پوچہا بصد ذوق شوق — کہ تہا کیا یہان آپ یا ہین فوق
کہا ایک تہی عابد نکتہ بین — کنار جمن تہی وہ خلوت نشین — گرڑ ایکدن جا کی بی اختیار — لگی کرنی وہان مچھلیون کا شکار
دعا دی کہ یہ پھر جو آئین ادہر — جلین آتش قہر سی بال و پر — لہذا میان جمن جا کی بس — بسا بی بسی سی وہ بی دسترس
نکل آئی دریا سی جب کشن چند — تصدق ہوئی مادر درد مند — ہوا مشورہ پھر کہی تو شام — یہین پر کرین قصہ شب تمام
بجہی چاندنی نور مہتاب کی — وہین رہ کی طی منزل خواب کی — ہوئی مشتعل آتش اوسہانا غبار — شجر جل گیی مثل نخل چنار
لگی گوال کہنی بصد درد و غم — سری کشن جی ہی یہ وقت کرم — ہوا گرد او سدہم وہ گرد و غبار — ہوا بہی ہوا پر گیی ایکبار

ادہیای اونیسوان مارا جانا پرلمب راچہس کا

جہان مین ہوا فصل گرما کا دور — تو باز آئی ذوق شرر سی چکور — ہوئی شدت حدت آفتاب — پرندون کو اور نمین نہا بیتاب
مگر یہان تہی اک قدر آشکار — کہ ہر فصل مین تہی بستی بہار — کسیدن سیر کشن جی بن مین — وہ روح روان جا بہ تن مین تہے
کوئی دیو پرلمب تہا بد خصال — بنا کر و فطرت سی ہمشکل گوال — رہ راستی کو گیا دل سی بہول — ملا غول احباب مین آکی خول
کبہی ہرنی بلبہدر جی سی یہ بات — مقرر یہی راچہس بد صفات — کری شکل اصلی جو دیو یون — کرو اسکو آغشتہ خاک و خون
ہوی محو بازی بصد شان و اوج — برابر ہی تقسیم کی ہر نی فوج — بنائی جو نام گل و برگ و بار — وہ ہو گردن و پشت و سر پر سوار

ادھیای تیرھوان ناتھا جانا کالی ناگ کا

کوئی مار کالا دل آزار تھا — سیہ صورت زلف خمدار تہا — بلائی مجسم سراپای سم — دم آتشین رہنمای عدم
میان جمن تہا وہ خلوت نشین — پر از فشہ و نفض و آزار کین — پہ چہایا تہا سم چار فرسنگ تک — کہ خاک اوسمین ہو نخشہ سنگ تک
وہ بحر روان اگ کا گہر بنا — ہر اک مرغ آبی سمندر بنا — غضب کا وہ گہر تہا بلا کا مکان — وہ تہی چارون کی فنا کی نشان
نہ ان گہریون گہریال کے تہے دم — مگر سنگ پشتون پہ تہا بار غم — اگر جا پری اوس مین مرغ نظر — حرارت سی جلنی لگین بال و پر
شجر جل گئی تہی بہ تاثیر سم — فقط ایک باقی تہا نخل کرم — امرت ایکدن اپنے منہ مین دبا — ہوئی تہی گرد اوس کی رونق فزا
گرا قطرہ تر جو وقت مقال — لہذا شجر رہگیا تہا نہال — کسیدن سیر کشن بازی مین تہی — کرم بخشی و دل نوازی مین تہی
لگی کہیلنے گیند گوالونکی ساتھ — سر دست دینے لگی ہاتھون ہاتھ — مگر گیند اوچہل کر گرا ناگہان — ہوا غرقہ موج آب روان
اوسی دم سر کشن عالیجناب — کدم پر قدم رکھکی پہونچے شتاب — گری کود کر بحر ژرف مین — گئی رقبہ مار خونخوار مین
لگی کہنی ناگن بصد اضطرار — کہ آہستہ لویان سی راہ قرار — مبادا یہ سوتا ہوا ناگ اٹھی — کہین فتنہ پر غضب جاگ اٹھی
یہ سنکی سر کشن نے دی جو تال — رگ تن سے لپٹا وہ مار سیاہ — ہوا حلقہ زن صورت دود آہ

شبیہ ناتھناسری کشن جی کا کالی ناگ کو دریای جمن مین اور ناگنیون کا دست بستہ معذرت کرنا



رفیق آگی اکجا ہوی دشت مین — مگر جا رہائی رہی گشت مین — گئی رفتہ رفتہ جو وہ دور نر — بھیلی گہیرلانی کو خود اوسکی ہر
ہوا دلمین برمہا کو تب احتمال — وہ غائب گئی گلہ وگوالن بال — اوڑا کر بیابانسی مثل غبار — پہیایا تہ درۂ کوہسار
سری کشن نی اور پیدا کیے — بصد زور قدرت سو پیدا کیے — وہی بینی وابرو گوش و خد — وہی رنگ رخسار و انداز قد
وہی صورت وسیرت وطرز و خو — وہی روز مرہ وہی گفتگو — ہوا منقضی اسطرح اکسال — کہلا کچہ نہ اعجاز قدرت کمال
خیال کرم کرکی انبوہ پر — پہنچ آئی اوس درۂ کوہ پر — نظر آئی سب خواب گاہین — یہ راحت تہی اوس مجمع عاشقین
گئی بن کو پہر پہر تفتیش حال — تو دیکہی وہی گلہ وگوالن بال — یہان ہرنی کی تازہ قدرت عیان — بنی صورت بشن پیر وجوان
جناب پنچ ومہا دیو سب — کہڑی دست بستہ تہی بارگاہ — یہ قدرت دکہا کر جو بولا خیال — وہی شکل اصلی وہی گوالن بال

ادہیای پندرہوان عذرخواہی کرنا سری برمہا کا

ہوا دلنشین جب نشان آب — تو برمہا نی کہوی زبان آب — کہ ای بانی اسمان وزمین — سراسر تو ہی سروار بالا نشین
عطا کیجی آب براہ کرم — خطا پر مری ہو نگاہ کرم — غرض قافلہ تہا جو سرگرم خواب — کیا لاکی حاضر بصد اضطراب
جو تہی جام غفلت سی سر شار وہ — اوٹہی دفعۃً ہوکی بیدار وہ — سمان تہا وہی اونکی پیش نظر — وہی لذت قند وشیر وشکر
ہر اک نی برہ تعجب کہا — ہمین تہی زبس شدت اشتہا — مگر گلہ وگاو کو گہیر کر — بہت جلدی آئی تم پہیر کر

ادہیای سولہوان مارا جانا رجہسونکا صحرا مین

کسی دن سیر کشن بن کو گئی — برنگ بہار اک چمن کو گئی — دکہاتی تہی سبکو نئی فن کے کیل — وہ جوش طبیعت ارکین کے کیل
اوٹہی بیچ بیچی ہتی جو اک دلمین موج — لگرانی لگی اپنی گوالونکی فوج — قریب چمن رشک باغ بہار — دکہا تا تہا اک زندگانی کا کیل
بہار گل وسنبل ویاسمن — وہان قرب دشت ایک تہا سبزہ زار — ہر اک پہول باغ جو اونکا چیل — خرامان چلی جانب سبزہ زار
وہان ایک تہا رجہس شکل خر — سرایای خودبینی وشور وشر — سنی جب یہ بلدیو جی نی بہار — عدو شل باد مخالف چلا
ہوئی دل سی محو بہار شجر — لگی نوچنی برگ وبار شجر — جو دیکہی یہ کیفیت برملا — خرنا مسنجر سنجر کیا
ہوئی دلمین بلبہدر جی خشمناک — کیا اوسکو آغشتہ خون وخاک — نجات اوسکو بخشی مفخر کیا — اُسنڈ آئی مانند ابر سیاہ
سنی جب یہ کیفیت جدوکد — سری کشن بہی آئی بہر مدد — رفیق اوسکی اگر ہوئی کینہ خواہ — لگی پینے آب چمن بدحواس
کیی ہرنی سب زور بازو شکل — کیا اونکو سرگرم خواب اجل — کشیدن ہوئی جنکی باس — جو تہی بہتر از وصف آب حیات
اثر کرگئی تن مین تاثیر سم — رہی تاب جنبش نہ اوٹہنی کا دم — نگاہ سری کشن والاصفات — ہوئی چست وچابک اوٹہی تا بہم
رفیقونکو دیکہا بچشم کرم — ہوئی چست وچابک اوٹہی تا بہم

جبھی جام نخوت سے بیخود ہوا — ہوئی دخت انگور کی انکو تاک — کسیدن جو محفل مین پاس آئی ہی — نہ اون ستور بختو نکو راس آئی ہی
گئی بھول کر ساغر مے جو نوش — تو رم کر گیا آہوی عقل و ہوش — لب گنگ لہر اکی مانند موج — نہانی لگی دونون ہم لطف و موج
یہ مستی مین جامی سے باہر ہوئی — کہ بی ننگ عریان سر سر ہوئی — قضا را سری نارد آئی ادہر — کہا برج مین ہون بیکل شجر
جو اوتار دوا پر مین ہو کشن کا — تو سرسبز ہو گلشن مدعا — بنائین بشیر ید خصالونکو وہ — کرین خود نہالون نہالونکو وہ
رہی دونون یہ دیر علنکی من — ہوی برج مین نخل جملا رمن — کمر جب بندہی کشن کی باتون مین تھی — رسن تہی سلسل وہ اوکھل کی تھی
بچا کر نظر کر گئی جال وہ — گئی قرب نخل کہن سال وہ — وہان جا کی آہستہ بہر نجات — بصد پا یمردی جری جرئہ لات
گری نخل تر مثل برگ خزان — مبدل ہوئی صورت نوجوان — اوری مثل بو ہو کی شکل بشیر — کہلا باغ مطلب تری نخل تر

ادہیای بارہوان مارا جانا بچھاسر اور بکاسر دیتون کا سری کرشن کی ہاتہ سے

مچا شور آفت گری جب شجر — تجسس لگی کرنی مادر پدر — سری کشن کولی کی بی اضطرار — لگی کرنی آنکہون سی ہوتی نثار
ہوا کرشن کی جب دلاد تکار — ہوئی اقربا آکی رونق فزا — گرہ جب بندہی کہل گی عقدہا — ہر اک نی تصدق کیا نقد دل
کہا نند نے مجمع عام سے — رہین سوی نند اون آرام سے — یہان آفت تازہ ہی سر گہری — بلا مثل گیسو ہی سر پر کہری
ہوئی جب یہ تجویز منظور عام — چلی صبحدم سب کو بعد اختتام — وہ صحرا بنا رشک باغ ارم — ہوا بن وہ چشم چراغ ارم
کسیدن پس از عمر صد سال — گئی کشن جی بن کو ہمراہ گوال — بچھا سر بنا صورت گاو نر — ملا گلہ برج مین بے خطر
انیسان جانبا زبار بار مین تھی — مگر کشن جی کا رسا نمین تھی — پٹکنکر زمین پر بصد عقل و فن — کیا طعمہ گرگ و زاغ و زغن
بکاسر تہا اک راچہس رو سیاہ — بیثمار بنکر ہوا سد راہ — گئی ہر خرامان جو سوی چمن — کیا اوسنی مخفی درون دہن
فضا کر کی اوس مردم آزار کو — نکل آئی شق کر کی منقار کو

ادہیای تیرہوان مارا جانا اگہاسر راچہس کا

اوگہاسر تہا دیو اک بلا مہیب — بنا صورت اژدہای مہیب — قریب جمن آپڑا مثل کوہ — لگی دیکہنی ہمدم ذی شکوہ
گئی سنہ مین سب اوسنی کینچا جو دم — نظر آئی ہستی مین سیر عدم — شکم خایہ گور سی کم نہ تہا — وہ گرمی کہ دم لینی کا دم نہ تہا
کیا کشن نی قد بلند اسقدر — کہ شق ہو گیا اژدہی کا جگر — گئی تہی جو لیسان بی دم کی تہا — دہن سی برآمد ہوئی دم کی سا
جب آئی وہ روح مجسم نکل — عدم کو اوسدم گیا دم نکل — غرض مار کر مار خونخوار کو — شفا بخشی یاران بیمار کو
چہٹی نیچہ دیو ناپاک سے — ہوئی بارش امرت افلاک سے — وہ تریاک تہا بہر تاثیر سم — بدستور سب ہو گئی تازہ دم

ادہیای چودہوان لیجانا سری برمہا کا گوالونکو صحرا سے

منفوظر فہ ترا یکدن کی یہ بات — گئی بن کو شی کشن والا صفات — بہم پایہ کان و جزات تر — لگی کہانی گوالونمین بلند یو دہر

کبھی باہیں نازک سی گرنا بیل — کبھی بنسکے چلنا وہ گھٹنونکی بل — لگی چلنے پھرنے جو وہ اہلِ فن — تو سیکھا نئی چال کا اک چلن
گئی دنکو در پر وہ گوالن کی گھر — چرالائی جعفرات و شیر و شکر — جو قرب آیا کوئی گئی دور وہ — اوڑی صورت بوی کا فور وہ
کسی نی کسیدن کیا دستگیر — گو تنکو گھریلے ظرف شیر — کیا ہرنی اعجاز نواوسکی سالہ — پسر کا دیا ہاتہ مین اوسکے ہاتہ
لگی کرنی شکوہ جو وہ غنچہ لب — کہا کھلکھلا کر جسومت نے تب — مجہے کب یہ باور ہو کہنا ترا — سراسر غلط ہے اولہنا ترا
ترا ہی یہ نور نظر یا کہ چور — وہ گوالن ہوئی سنکے مجبور جیب — سراسر گئی بحر خجلت مین ڈوب
کسی دن سرکیشن نی کہائی خاک — جسومت ہوئی مضطر و خشمناک — جو کہولا دہن ہو کی اندر ہگین — نظر آئی پاتال و عرش برین
ہوا دلمین اندیشہ بیگمان — کہ ہی یہ سراسر ازکون و مکان — مبدل کیا پہر جو قدرت نگار نگ — وہی جوش الفت وہی رنگ و ڈنگ

ادھیای وسوان باندہی جانا ہاتہہ کرشن کے رسن مین

سری نند کی بانو ہی الفروز — سنہانی ہی ستہتی نہی شیر اکروز — سری کشن ورد کی بی اختیار — گلی لپٹی تا در کے زنہار وار
دیا بوسی اونی لب و گوش پر — سر و سینہ و گردن و دوش پر — کیا ہرنی پر شکوہ اشتہا — دیا سیو و قند بہر غذا
مگر چہوڑ کر راحت دیدہ کو — گئی دیکہنے شیر جوشیدہ کو — سری کشن جی تو ڑ کر ظرف گل — گئی اپنے ہمراز دن کی متصل
ہم ایک جا شکل شیر و شکر — لگے کہانی سنس سنس کی خبر اتر — پکڑ لائی مان دہلین کہینچ و تاب — لگی باندہنی اک رسن مین شتاب
رسن سب ہوئین گہر کی کتوہ بس — ہوئی مان سرد ست بر دسترس — جو دیکہا کہ بادر ہوئی درد مند — ہوئی شوق سی خود گرفتار بند

ادھیای گیارہوان بیان کرتون جملا ارجن کا جو کہ بدد عا مین مبتلا تہی



کوئی وہ جوان مرد مند تہی — کبیر دلاور کے فرزند تہی — عبادت جو کی شب کی شام و سحر — ہوئی فائق و لائق و سیم و زر

ملا بر ملا اوسنے پستا نمین سہم — گئی نند کی گہر مین بہجوف و غم — جسومت کو تھی کثرت کاروبار — اکیلے تھی شی کشن عالی وقار
پسر کو لیا اوسنی آغوش مین — بلانی لگی شیر تر جوش مین — دبایا مگر اوسنی اس قہر سی — کہ بھاگی وہ خود رقبہ شہر سی
اسی کشمکش مین ہوا دم تمام — رعیت جو تھی غرقہ بحر یاس — ہوئی جمع مانند ہوش و ہواس
سری کشن تھی دیونی پر سوار — اوٹھایا جسومت نی بی اختیار — تصدق بہت لعل و گوہر کیے — نراشک سر پر نچھاور کیے
اودہر شہر متھرا مین آئی جو نند — کیا شکر صحت ہوئی شاد و خند — غرض پوتنا ہو چکی جب ہلاک — جلا کر کیا گوال بالون نی خاک
اوٹھی مشک عنبر ترن سی بو — نکلتی ہی جسطرح گلشن سی بو — پریچت نی پوچھا رکھہ پاک نام — اوڑی کیون وہ بو قالب خاک سی
کہا کشن کی مہربانی ہوئی — جو وہ دست اقدس سی فانی ہوئے — ہوئی غرق حیرت بڑہی آبرو — ہر نگ گلستان اوڑی اس سے بو

ادہیائی آٹھوان ماراجانا اچہسونکا برج مین

غرض سوز جب بست و ہفتم ہوا — بپا شور رقص و ترنم ہوا — ہوئی جمع باشندہ شہر سب — بنی سیمان آکی حسب الطلب
سری نند جی نی ملا قاتکی — اوا سب سی رسم مدارات کی — عنایت کیا ہر یہ من کو زر — غریبون کو پیراہن پر گہر
جو تھی کثرت کاروبار طرب — جسو دا تھی محو بہار طرب — قضا را کوئی راچہس خو ش — ہوا پر اوڑا صورت مرغ ہوش
نظر آئی شی کشن عالی تبار — جو تھی زیب گہوارہ خوشگوار — عوا بہ شکستہ پڑا تھا وہین — ہوا بیٹھکر اوسپہ سر گرم کین
جڑی ہر نی اک بامروی سی لات — فنا ہو گیا راچہس بد صفات — گرا کر کی نخل مثل شور نشور — طروف گلی ہو گئی چور چور
جسودھا بہی جہٹ اگین متصل — پسر کو بغل مین لیا مثل دل — سنو ماہ پیچم کی اک واردات — کہ آیا کوئی راچہس بد صفات
نہس تہا شریر یا نکارو ہ — بنا آگی شکل بو تیمارو ہ — سمجھتے تہی کشن اوسکی ہمت کو پست — بو تیمار کشتن بود پر یدست
گہر دو راندیشی و ہوش سے — اوتر آئی مادر کی آغوش سے — مچا شور و غل چہا گیا ابر تار — اوٹھا ایک طوفان گرد و غبار
سری کشن کو لیکے از راہ کین — اوڑا سوی بالا وہ دیو لعین — جسومت تجسس مین تہی جا بجا — مگر اپنی گل کی نہ پاتی تہی بو
سری کشن نی جبکہ دیکہا یہ رنگ — تو تیر پہ پیکا اوسی بی درنگ — ہوا صاف بدلی گہٹا گہت گئے — سیر دشمنان سی بلا ہٹ گئی

ادہیای نوان جانا گرگ من کا برج مین بسدیو جی کی تجویز سے

کوئی جو تشی گرگ من نام تہی — جہان دیدہ و شہرہ عام تہی — بہ تجویز بسدیو عالی وقار — گئی نند کی گہر بصد افتخار
ملی آگی نند از رہ بندگی — بجا لائی رسم پرستندگی — کہا تم ہو سرمایہ افتخار — کرو نام سخت جگر آشکار
کہا آپ کا ہی جو نور نظر — ہیں بدہ دیدہ و دیدہ ور — بہت نام مین اسکی انی نکلیام — مگر با بسدیو اب ہی شو را نام
پسر دو سرا شہرہ عام ہی — یہ بلدیو و بلبہدر و بلرام ہی — دیی نند نی تحفہ خوشگوار — کیا اوسکو رخصت بصد اعتبار
یہان دو نو سرمایہ برتری — بڑہی صورت الفت مادری — لکہون کیا مین اوسکی طفلی کا حال — کہ لکہنے سی شاخ قلم ہی نہال
یکشتر یہ پیتامبر زیب دوش — وہ کندل تہی کانو مین حلقہ بگوش — کبہی بیٹہنا ہنسکے چلنا کبہی — بی شیر مادر مچلنا کبہی

ہوئی محو حیرت وہ مادر پدر | قدم پر گری صورت اشک تر | ثنا کر کے بعد از دم چند وہ | ہوئی دام الفت مین پابند وہ
محافظ جو تھی سو گئی مثل بخت | کٹی اونکی پاؤنکی زنجیر سخت | جو در بند تھی مثل چشم خمار | کھلے صورت دیدۂ انتظار
کہا آج نند و جسومت کی گھر | تولد ہوئی دختر فرخ سیر | ہمین لیکی دختر کو لاؤ یہان | کہ ہو ہمکو راحت تمہین ہمن جان
پس از عرصہ چند آئین گی ہم | تماشائی قدرت دکھائین گے ہم | پر اجب در گفتگو گوش مین | چلی مثل دل لیکی آغوش مین
لب بحر پہونچی جو وہ اہل فن | بر ہا پائی بوسی کو آب جمن | ہوئی جبکہ بسدیو جی محو ہایں | قدم ہر نے لنکا دی بی ہر اس
گہنا چھوکی پائی سیر کشن چند | ہوا صاف دریا وہ کو ہین بند | گئی نند کے گھر بصد پیچ و تاب | جو دیکہا جسومت کو سو گرم خواب
وہان چھوڑ کر اپنا نور نظر | پھری گہر کو در پردہ ہاشیم تر | وہ مایا جو تھی دختر لاجواب | اوسی لیکی آئی بصد اضطراب
ہوئی بند در صورت چشم وا | پڑی پاؤن سنت سنی بیخبر پاسبان | اوٹھی خواب غفلت سے فی الفور | شہنشہ کو دی سب نے جاکر خبر

ادھیائی پانچوان برہم ہو کر جانا کنس کا طرف محبس کے اور پٹکنا لڑکیکو تہ پر اور ستنا اوز عنت کا

خبر سنکے سلطان ہوا بیقرار | گیا سوی محبس بصد انتشار | نظر آئی جب دختر سبز رنگ | تو بجلی ستمگر نے بالای سنگ
تڑپ مین یہ بجلی سی تہا اوسمین برق | اوٹہی سوی مایا بصد رق و برق | کہا تو کامل ہوید ا ہوا | ترا قاتل ای کنس پیدا ہوا
ہوا سنکے حیران و دلگیر وہ | رہا دم بخود تن بہ تقدیر وہ | کیا قیدیون کو رہا جلد تر | بہ منت دیا خلعت و سیم و زر
دیا حکم پہر شہ نے باصد ملال | کرو قتل جد بنسی و گوال بال | رکھیشسر منشیر برہمن فقیر | کرو سبکو دام بلا مین اسیر
چلی فوج شاہی تجسس کنان | ہوئی وقف آفت زمین و زمان

ادھیائی چھٹوان بیان مین جانی نند کی کنس کی ملاقاتکو

اودہر جب سری کشن والا گہر | ہوئی خانہ نند مین جلوہ گر | زمانہ مین نور آشکارا ہوا | جسومت کی پتلی کا تارا ہوا
ہوا گہر وہ ہم پایۂ لامکان | زمین کو ملا رتبۂ آسمان | لگی کہنے انجم شناسان نیک | کہ ہے وسعت دو جہانمین ایک
یہ ہی کشن اوتار جو بنس سروپ | وتیون کو پابند خواری سری | غریبونکی مطلب برآری کری | غرینونکی مطلب برآری کری
جسومت نی صدقی کیا سیم و زر | دیی نند نے خلعت پر گہر | کئی روز تک وان ہی اژدہام | جما جشن عشرت مچی دہوم دہام
لیے شکر و شیر و جعرات و نند | گئی گوال متہرا کو ہمراہ نند | وہ تحفی کئی پیش کشن جا بجا | ہوئی کنس مفسد سی خصب طلب
کنار جمن آکی بسدیو جی | ملی گوال بالون سی باصد خوشی | کہا شہ کو ہی دل مین خوف و خطر | لہذا دیا حکم قتل پسر
کسی دیونی کی رسائی نہو | گوئی برج پر آفت آئی نہو | ہوا سبکو اندیشۂ خوف و بیم | چلی سوی گلشن بہ رنگ نسیم

ادھیائی ساتوان مہاراجا پوتنا دیونی کا سری کرشن جی کی ہاتہ سی

کوئی دیونی پوتنا نام تہی | سیہ شکل زلف سیہ فام تہی | شب تار سی کم تہی و سیاہ | سحر ہین گئی حسب تجویز شاہ
سراپا ہوئی شعلۂ نور وہ | بنی مشک سی شکل کافور وہ | بلا کا وہ قامت قیامت کی چال | کری دل کو مثل حنا پائمال

گئی سیکڑون غرق دریائی غم ۔۔۔ تڑپتا تھا بجلی سا گردون دون ۔۔۔ زن روہنی اک نکو کار تھی ۔۔۔ جو بس دیو کی زوج ہشیار تھی

ہوا قید جب شوہر نامدار ۔۔۔ سوی برج لی اوسنے راہ فوراً ۔۔۔ جگہ اوسکو دی نند نے اپنے گھر ۔۔۔ کہا دیسی آنکھوں مین مثل نظر

اودھر تازہ قدرت ہوید اہوئے ۔۔۔ کہ اک شکل مایا کی پیدا ہوئی ۔۔۔ کہا دیوکی کی شکم سے پسر ۔۔۔ اور اصورت بوئی گل جلد تر

گرو پہلوئی روہنی مین نہان ۔۔۔ رہی صوت دل وہ آرام جان ۔۔۔ نمایان ہو بطن جسوقت سے تو ۔۔۔ شگفتہ ہوا گلشن آرزو

وہ مایا جو نور گرانمایہ تھے ۔۔۔ قمر طلعت و آسمان پایہ تھی ۔۔۔ کیا اوسنے تعمیل ارشاد سب ۔۔۔ دیا خواب بسدیو کو ایک شب

کہ نور نظر گو جدا تم سی ہے ۔۔۔ ولیکن نہان چشم مردم سی ہے ۔۔۔ کہا شہ سی بسدیو نی ہو ملول ۔۔۔ کہ کہلایا یا دمخالف سی ہو پول

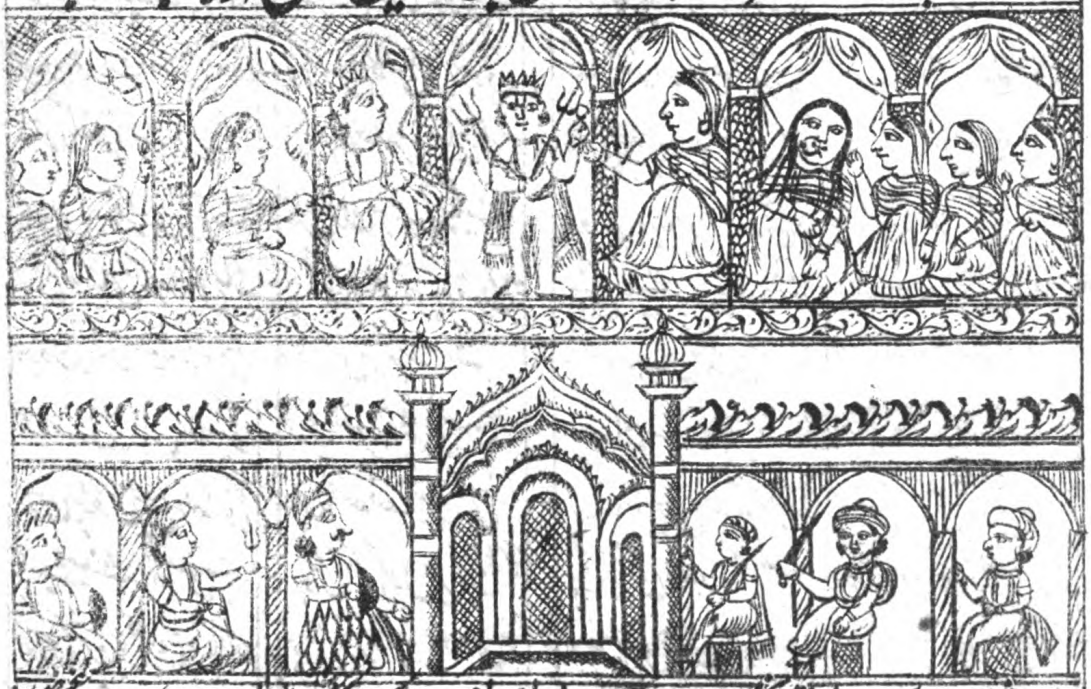
غرض چلے بلدیو کا مثل نور ۔۔۔ ہوا خانۂ روہنی مین ظہور ۔۔۔ ہوئی پہر جو یان بار ہشتم امید ۔۔۔ لگی دیوتا پر سنے خوش ہوکی بید

کسی شب ہوا قید یونکو یہ خواب ۔۔۔ کہ اوتار ہم آکی لین گی شتاب ۔۔۔ تمہین دینگے اب بقدر آرام ہم ۔۔۔ کرینگے کرم بخشے عام ہم

کھلے دفعۃً چشم پر انتظار ۔۔۔ ہوئی محو حیرت وہ آئینہ وار ۔۔۔ نہانی گئی دیوکی ایکسر و نر ۔۔۔ ملی نند کی یا نو دلفروز

ہوئی قول و اقرار با ہمد گر ۔۔۔ بدل لین گی آپس مین نخت جگر

ادہیائی چوتھا ظہور فرماناسہری کرشن جی کا درمیان مجبس کے اور سوجانا سب دربانونکا



چلی بار ہشتم جو باد بہار ۔۔۔ تو بہر تحمل امید مین آیا بار ۔۔۔ عجب ماہ بہادو کی تا یک شب ۔۔۔ عیان جلوہ برق تابان تھا

وہ تاریخ ہشتم وہ ابر بہار ۔۔۔ وہ کیفیت موسم خوش گوار ۔۔۔ فلک سی ملک گلفشانی مین تھے ۔۔۔ بجوش طرب نغمہ خوانی مین تھے

گئی تا کمر زلف لیلائی شب ۔۔۔ ہوئی کرشن جی رونق آرائی شب ۔۔۔ وہ ذات مقدس سی می عیب ہے ۔۔۔ نمایان ہوئی پردہ لغیب سے

لیے ہاتھ مین شنکھ و چکر و گدا ۔۔۔ پدم وہ جو مرغوب شاہ و گدا ۔۔۔ سراپائی الطاف وجود و کرم ۔۔۔ قدم سی عیان جسکے نور قدم

رہی بس مائل تیز دستی ہوا — فقط مذہب خود پرستی ہوا — جو ہم چشم تھی صاحب و روزر — کہی مثل مرگان کی زیر و زبر
رعیت ہوئی غرق بحر ملال — یہی شعر سعدی ہوا حسب حال — چو خواہد کہ ویران کند عالمی — نہد ملک در پنجۂ ظالمی
زمین جب ہوئی غرقۂ بحر بیں — گئی اندر تہا سدا شیو کی پاس — وہ سب مشورہ کرکے با ہمد گر — ہوئی چھیر ساگر کو گرم سفر
دعا کی بس ارغرض احوال غم — کرم ہو کرم ہو کرم ہو کرم — غرض آئی ساگر سی کردار غیب — کھلا بر محل پردۂ راز غیب
بڑہائین گی ہم رتبہ جسم خاک — مجسم یہ ہو جائیگی روح پاک — کوئی کشن اوتار ہوگا نمود — سزاوار آداب و داب سجود
بندہی گا جو سر شتہ بندو بست — سر سر کشان ہونگی عالم مین پست — یہہ کہہ من جو ہین خاموان جناب — اب اوتار گوکل مین لین شتاب
گئی الغرض کرکے فکر مآل — بنی سب وہ جد بنتی گوآل و بال — ہوئی پھر یون آمادۂ بندو بست — کہ سیتا ہون رکمن بنین کشن رام — وہ اندر و در مشہور ہون سر بسر

اودہیامی دوسرا بیاہ جانا دیوکی خواہر کنس کا بسدیو جی کی ساتہ اور سنا اکاشن بانی یعنی الہام غیب

کوئی شہ کی تہی دیوکی دختر عم — چہوئی خود حیا جسکے جہکا کر قدم — جوان جبکہ وہ شاہزادی ہوئی — تو پھر فکر تجویز شادی ہوئی
شہ سورسین ایک تہی باوقار — پسر اونکی بسدیو دی اقتدار — بہن تہی جو اون دیو کی دیوکی — ہوئی باری ہم عقد بسدیو کی
عیان قدرت آسمانی ہوئی — پی کنس اکاشن بانی ہوئی — فنا ہشتم اولاد خواہر کری — سب اسرار مخفی کو ظاہر کری
کری یکقلم تاخت تاراج راج — ترا دم عدم سر ہو محتاج تاج — وہین کھینچکر اونسی شمشیر کو — ارادہ کیا قتل ہمشیر کو
کہا اکی بسدیو جی نی کہ شاہ — نکل خون ہمشیرۂ بیگناہ — روا مذہب خود پسندی نہین — یہ اندیشہ عقل مندی نہین
یہ بی عنانی کمر اوسکی ساتہ — پسر لاکی دونگا تجہی ہاتہون ہاتہ — سنی کنس نے جب یہ کلمات پند — کیا صاف دونون کو محبوس بند
درون بردن وچہ در اوس پیشتر — مقرر کئی مرد کفر کیش — ہوا جب عیان مہر برج حمل — محل سے اوسی لادیا بر محل
کہا شہ نی لیجائی اوسکو گہر — کہ ہی طفل ہشتم سنی خوف خطر — اوسیدن سونا رو اہل فن — گئی قرب سر حلقۂ انجمن
زمین پر اوسی کھینچ دکھلائی خط — وہی آٹھہ تعداد مین آئی خط — کہا غافل و بی خطر تم نہ ہو — کہ شاید یہی طفل ہشتم نہ ہو
کہیشر سنیشر اٹہاسی ہزار — ہوئی آکی گوکل مین مین شکار — جو آئی نتہی وہم و ادراک مین — وہ آئی ہین اب قالب خاک مین
سری کشن جی کلبہی ہوگا ظہور — جو ہین قلزم فیض دریای نور — غرض شہ نی جہنجلا کی مار السیر — کیا خون عصیان ہی دامن سکوتر
کیا اسطرح خون ناحق چہ بار — ہوا صاف شد دل روزگار — ہوا اسکو بہ پہ انتظار امید — پہلی ہفتمین بار بار امید

اودہیامی تیسرا قتل ہونا جد منسینو کا اور جانا روہنی کا نند کی گہر مین اور ظہور فرمانا سری بلدیو جی کا

دیا دل نی یہ مشورہ کنس کو — مٹا دیجیے قوم جدبنس کو — بحکم شہنشاہ عالی وقار — روانہ ہوا لشکر بے شمار

لگا کہنے شاہ نیک ذات | کہ دکھلایئے مجھکو راہ نجات | کہا پھر کہ نے اب کلہ پنڈت سُن | سری بھاگوت کی سب اسکندھ سُن
سُنائی غرض شہ کو اسکند نو | کہ دی شعلۂ آرزو جس سے لو | کہا پھر کہ ای سرور ارجمند | سنو حالِ اوتار سی کشن چند

بیٹھنا راجہ پریچیت کا اور سُننا بھاگوت کا بزبانی شکدیو جی کے اور پرشنات دونکا



ادھیائے چھلا بیان راجہ اوگرسین حاکم متھرا کا

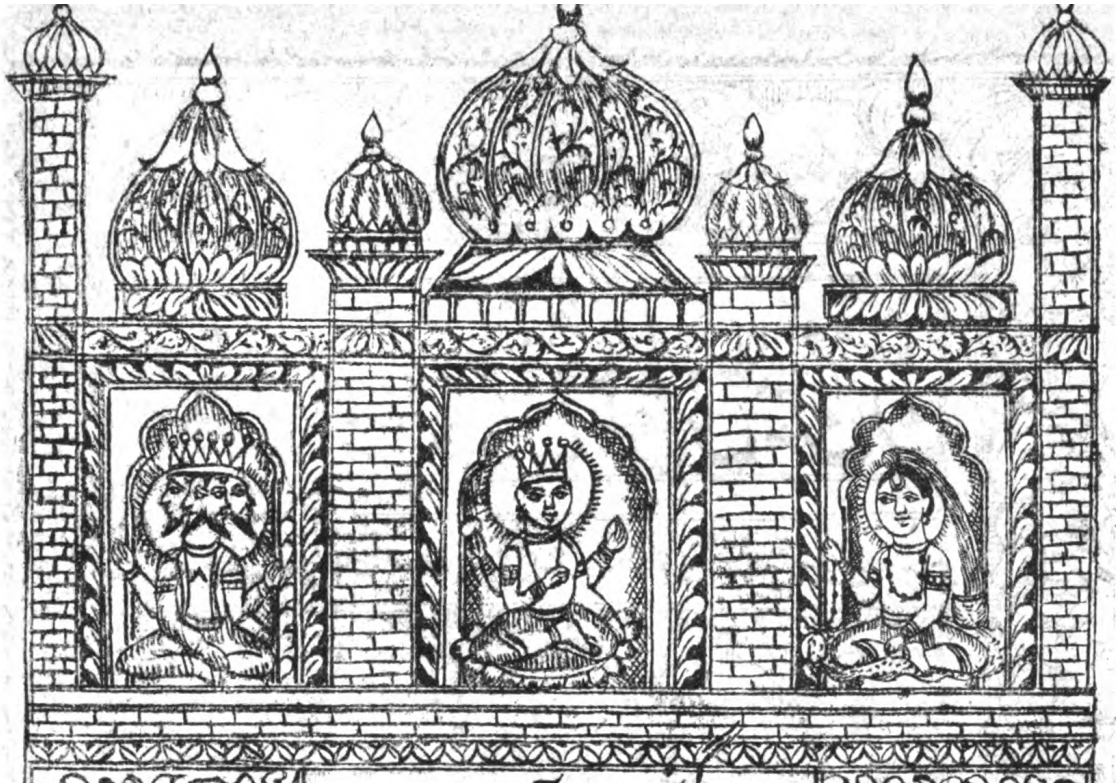
کوئی شہر متھرا مین تھا باجگر | شہ اوگرسین اہل علم و ہنر | جہاندیدہ و گرم سرد آزما | جوانمرد و مرد نبرد آزما
محل مین تھی اک بانوی سبزہ فام | گل باغ خوبی یون یکتہ نام | پیئے دید کیفیت سبزہ زار | گئی سوئے صحراوہ رشک بہار
ہوئی اپنی ہم صحبتون سے جدا | لگی پھرنی ہر سو برنگ صبا | وہان ایک متھا تھا دیو جرے | ہوا دل مین مشتاق ہمبستری
بدل کر غرض صورت شہریار | کیا غم بالجزم بوس و کنار | وہ مکھنے لگی بہر کراک آہ سرد | نہین دنکو صحبت روا ہر مرد
مگر چشم دل ہو گئی تھی جو کور | تو آغوش مین اوسکو کھینچا بزور | مبدل کیا اوسنے اصلی جو رنگ | وہ گل غنچہ سان ہو گئی جلد تنگ
ہوئی زن جو آمادۂ بد دعا | تو بولا وہ خجلت سی گردن جھکا | کہ مین کال نیم اگی مشہور تھا | لڑا بلش سے ایسا مغرور تھا
پر اب مشتہر ور ملک نام ہے | مری طاقت اک شہرۂ عام ہے | پسر تیرا ہو گا شہ نامور | سپہدار و فرمان دہ بحر و بر
گئی باری وہ ہمنشینونکی پاس | مگر مضطر و شش در و بد حواس | یہ پہل پایا راجہ سے ہو ہمکنار | وہ رشک سہی ہو گئی باردار
پہلا جب کہ سلطان کال تحمل امید | تو تہرائی گاو زمین مثل بید | گرجتا تھا بادل تڑپتی تھی برق | زمین ہو گئی آب طوفان مین غرق
ہوا کنس جب بے فتہ رفتہ جوان | ادب سی جھکی گردن آسمان | چڑہا جا کے دیو جر اسندہ پر | کیا زور بازو سے زیر و زبر
جو تھین اسکی دو دختر اہل وقار | ہوئین تابع حکم و خدمت گذار | بڑہا دل مین اندیشہ شور و شر | چڑہا لشکر راجہ اندر پر
بہ تجویز وزرا سے گردن فراز | ارادے سے باز آگیا حیلہ باز | ہوا کنس خود رو نق آرای تخت

کہا اوسنے کالجگ مرا نام ہی — مری آمد اک شہرۂ عام ہی — کہا گاؤ نے دہرم ہی میرا نام — مری شاخ زدہ پاتھے بہر حرام
مگر ہر زمانہ مین ای شہریار — قدم کمٹ گئی چار ناچار چار — ہوئی مادہ آمادۂ گفتگو — زمین ہون ہین ای شاہ فرخندہ خو
بس اب تن دہ بازو قوامت نہیں — مجھے طاقت استقامت نہیں — سنی جب یہہ کیفیت شور و شر — تو کھینچے پرچیت نی تیغ دو سر
کہا مردنی مجھکو ہوا من جان — عطا ہو پئی استقامت مکان — کہا بیسوا خون قتل بشہ — قمار و مئی و دزدی و کذب زر
بہ تفصیل توان مقاصو نمین رہ — یہین شب متغل اپنی کامو نمین رہ — پئی زر مگر شرط ہی تجھسے ایک — نہو لائق بہ مصرف کار نیک
جو فرق پرچیت پہ تہا تاج زر — جگہ پائی کالجگ نے بالای سر — کسیدن ہوئی دشت مین شب کو پیدا — اور اطائر عقل و ہوش حواس
گئے قرب تو مس رکہ دی ہم — جو مشغول طاعت تہی بیخ و خم — نطر مار مردہ پڑا ایک سو — بنایا اوسے رکھہ کا طوق گلو
پنہا اوسکی گردن مین زنار وار — گیا گہر کو سلطان ذی قتدار — پسر اوسکی شنکی رکھہ نامور — کہ بکو شکی پر جو تہی جلوہ گر

شبیہ راجہ پرچیت کا شکارگاہ کو جانا اور ملنا کالجگ کا وہان آ رہوتی ہوئی ہرم اور زمین شکل گاؤ کے



کسینے کہا دیکھیے اک نگاہ — گلوئی پدر مین ہی مار سیاہ — کہا رکھہ ذی مجھکو دیا جیسے ہو — افنا ہو پس از عرصۂ ہفت روز
یہی مار جو نخوار کاٹی اوسے — زبان اجل جاکی چاٹی اوسے — گئے دست بستہ حضور پدر — کہا قصہ بدعا سر بسر
کیا رکھہ نی آئینۂ دلمین غور — تو سمجھے کہ آیا ہی کالجگ کا دور — کہا شہ نہین ایمین تقصیر دار — کرے ہے تاج پر او سکے کالجگ سوار
کسی سے کہا شہ کو کر دو خبر — ترے حق مین ہی بد دعا سی اثر — سنا الغرض جب پرچیت ذی جلال — ہوا غرق دریائی رنج و ملال
دیا جنجی کو وہ تاج و سر پر — لب گنگ بیٹہا بشکل فقیر — بششت و پر اشر و نارد و بیاس — گئے پاس الفت سے سلطان کے پاس
کہا تا ابد زندگانی تہین — بری ہو یہ وہ دار فانی نہین — بشر ہیچ ہے باوجود و جود — کری گر نہ سر سے ادائی سجود
نہ کر اپنی کچھہ زندگانی کا غم — کہ درپیش ہی سبکو راہ عدم — اودہر گفتگو تہی یہ باہمدگر — ہوئی آکی سکھدیو جی جلوہ گر
اوٹہی سب وہ نیک اختر باکمال — جہکے سامنی اونکے مثل ہلال — تو بولی وہ از راہ داب ادب — کہ واقف ہین ہر عبادت سی یہ — مغز ہین ہر روز ولادت سی یہ — پسند آئی عرفانی تن انجیر — نہین جنس تن جنس انس نہیں



سری گنیش آی نمہ

ہری ہر روش سی ہو شاخ قلم — نئی گل کہلائی پھلے دم بدم — قلم اپنا گلدستہ گل بنے — زبان اپنی منقار بلبل بنے

ہر اک مصرعہ شعر ہو سنبل نور — روش کی روش سی ہو مین بسطور — مرا تختہ کاغذ زرفشان — بنی تختہ غیرت گلستان

بہار مضامین برجستہ ہو — عیان ہو بہو از سر بستہ ہو — جمے رنگ مضمون آراستہ — ہر اک مصرعہ ہو سرو نوخاستہ

ہر اک نقطہ ہو خال روی نگار — چھپی مردم چشم دنبالہ دار — فدا دائرون پر ہون شمس و قمر — وہ مد ہو جو مردم کوے نظر

وہ مرکز جو ہو مرکز چشم جان — وہ نقطہ جو ہو تحفہ سنجہ دان — کشش کھینچ لی عقل و ت حد گریز — اوڑی رنگ از رنگ نقاشن چین

بنی چرخ چارم زمین سخن — چمک جا بی نقش و نگین سخن — نہ حرف آسکے معنی و حرف پر — شفق ہو فدا رنگ شنجرف پر

بظاہر مرے دیدہ و دل کہلیں — جو باطن کی اسرار کامل کہلیں — مرا سینہ صاف بی کینہ ہو — ہر آئینہ مانند آئینہ ہو

جانا راجہ پرچیت حاکم ہستناپور کا صحرا مین شکار کیو اسطی اور ملاقات ہونا کلجگ سی

ہوئی کرشن جی جب نظر سی نہان — ہوا دورہ گردش آسمان — شہ پانڈ فرمارواے عظیم — ہوئی مبتلائی بلاے عظیم

وہ سوی حمالہ جو راجی ہوئی — پرچیت سرافراز شاہی ہوئے — سپہدار و سرحلقہ بخشروان — خلیق و لئیق و فصیح البیان

نہ تہا دور مین اوسکے نام گرند — بنی شیرنی دایہ گوسفند — جما عدل کا چار پایو مین رنگ — پلنگ غزالان تہی حریم پلنگ

جو بستی مین بی بند و بستی نہتی — تو مہرانئی خلق بستی نہتی — کسیدن بہ رنگ صبا بہر گشت — پرچیت ہوئی رونق آرامی دشت

نرو مادہ اک جفت گاو سفید — گریزان تہی آشفتہ و نا امید — پس گاؤ اک مردم تیر دست — سیہ مست تہا صورت چشم مست

کہا شہ نے تجکو نہین کچھ خطر — یہ ہی دور شاہنشہ بحر و بر — صبا وی اگر شہ سے جوج کاٹ — اوتارون اسی آپ جنجر کی گہاٹ

بہ فیض خالق دوراں زمانِ فضل بانی مکین و مکان

نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی مرتبت منشی شنکر دیال فرحت مسمّے بہ



بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف ہی واسطے سدباب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع منشی نول کشور من مطبوعہ دل ہای جہان ہوا

اطلاع

اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطبوعہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مذہبی اہل ہندزبان اُردو نظم و نثر بخط فارسی و کتب زبان ہندی بخط فارسی نظم و کتب فقہ جابتہ نثر و نظم اگر رو ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر خط کتابی و مہرہ دانی ارسال فرماوین —

کتب مذہبی اہل ہندزبان اردو نظم و نثر بخط فارسی

اُردو نظم

کاشی استت منظوم — یہ نظم دلکش حالات سری کاشی جی تصنیف منشی جیتن لال صاحب متخلص آفرین سے

رامائن فرحت — منشی شنکر دیال صاحب لکھنوی فرحت تخلص کی تصنیف ہے مع مقدار عمدہ ہے —

اومان پت دگیج — اردو مصنفہ منشی لالجی کاکوروی —

سدامان چرتر — منشی گردھاری لال صاحب کی تصنیف ہے یہ کتاب نہایت عمدہ ہے اِس حال سدامان چرتر کا لکھا ہے

ایضاً خرد — موسوم بہ منظومہ فرخ —

سدامان چرتر — مولفہ جگناتھ سہاے —

پوتھی ست نام نظم — منشی جے کرن صاحب کی تصنیف ہے —

مثنوی چیرگویت — تصنیف منشی جگناتھ خوشتر

شیو پران خرد منظوم — تصنیف منشی شنکر دیال فرحت

گنیش پران نظم ایضاً — سری گنیش جی کی پیدائش اور اونکی بزرگی کے بیان مین ہے —

بھاگوت منظوم — تصنیف منشی جگناتھ صاحب خوشتر

رامائن خوشتر — کئی مرتبہ مطبع مین چھاپی گئی —

پہلاد چرتر — سری پہلاد جی کی کتھا کا بیان ہے مصنفہ منشی رام سہاے صاحب متخلص تمنا —

پریم ساگر نظم — مصنفہ منشی شنکر دیال صاحب فرحت تخلص —

ایکادشی مہاتم کتھا — ایکادشی جی کی مطبوعہ مطبع ثمر ہند

مہابھارت اردو نظم — یہ کتاب تالیف و تصنیف منشی طوطا رام مرحوم متوفی متخلص شایان ہے —

جانکی بیاہ نظم ایضاً — سری جانکی جی کی حالات مین

سیتا سوئمبر نظم اردو — تصنیف بوگورنر ائن —

انت کتھا اردو — منشی رام ٹہل کی تصنیف ہے —

اودھبت رامائن — از منشی شنکر دیال فرحت تخلص

کتھا ست نرائن — سمیت دافع عذاب —

ایضاً — مصنفہ لالہ جگناتھ سہاے —

گنیتا مہاتم وگنیش جنم تھم منظوم —

شکٹ چالیسی — از منشی شنکر دیال فرحت —

سورج پران اردو منظوم — معروف و مشہور کتاب ناور ہے

گجندر مکٹ — مصنفہ جگناتھ صاحب

اُردو نثر

بہار بندرابن — سری مہاراجہ سچتانند سرسوتی بندرابن جی اچارج کی عمدہ تصنیفات سے ہے —

ثمر بہار بندرابن — مصنفہ سر صیاراج بندرابن جی اچارج نتیجہ بہار بندرابنی جو بطور لکچر کے فرمایا —

مجموعۂ معدن مکھ چیٹا — تصنیف لالجی کاکوروی

کاشف دقایق مذہب ہند — تصنیف مکھن لال صاحب —

INDIAN

بہ فیض خالق روز من ان دون بانی مکین و مکان

نسخہ صحت یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی مرتبت منشی تلسکر دیال فرحت متخلص بہ



بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سدباب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع منشی نول کشور میں مطبوع دل ہای جہان ہوا

Premiās-āgarā

15 D 25

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

